BOOK HOME

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

حیات و تعلیمات

ڈاکٹر ظہور الحسن شارب

حضرت خواجہ معین الدینؒ چشتیؒ

حیات وتعلیمات

ڈاکٹر ظہور الحسن شارب

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

اہتمام	رانا عبدالرحمٰن
پروڈکشن	ایم سرور
سرورق	ریاظ
کمپوزنگ	محمد انور
پرنٹرز	حاجی حنیف پرنٹرز، لاہور
اشاعت	2006ء
ناشر	بک ہوم لاہور

بک ہوم

بک سٹریٹ 46- مزنگ روڈ لاہور۔ فون:7231518
E-mail: bookhome_1@yahoo.com

Marfat.com

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی والدہ محترمہ

حضرت بی بی ماہ نور

کی بارگاہ میں

یہ چند اوراق بصد عجز و نیاز پیش کرتا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

شارب

حمد باری تعالیٰ

وہ آنکھوں میں پھرتا ہے دل میں مکیں ہے
کسی نے مگر اس کو دیکھا نہیں ہے
اگر دیکھئے اس کو ہر جا وہی ہے
نہ دیکھے کوئی تو کہیں بھی نہیں ہے
وہ ذروں میں لاکھوں جہاں بن کے چمکا
مگر پھر بھی آنکھوں نے دیکھا نہیں ہے
ہر اک کی زباں پر ہے کیوں اس کا چرچا
کسی نے اگر اس کو دیکھا نہیں ہے
وہاں نیست اور ہست کا کب گزر ہے
جہاں لا مکاں میں وہ مسند نشیں ہے
اگر وہ نہیں ہے تو پھر سب یہ کیا ہے
وہی ہے تو پھر کیوں کہوں وہ نہیں ہے
خیال و گماں بھی نہ پہنچے جہاں تک
وہاں بے گماں وہ یقیناً کہیں ہے
مقام اس کا حدِ نظر سے ہے آگے
نظر جس جگہ ہے وہاں وہ نہیں ہے
تو خادم جسے جابجا ڈھونڈتا ہے
وہ پردہ نشین تیرے دل میں مکیں ہے

شمع جہاں سیّد وسرور

شمع جہاں سید و سرور صلی اللہ علیہ وسلم
رونق بستاں، دین کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ ہدایت، ماہِ طریقت، مہر نبوت، رازِ حقیقت
آیۂ رحمت، ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ مقدم، مشفقِ اعظم، شاہِ معظم، رحمتِ عالم
مونس و ہمدم، محسنِ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

مصحفِ جمالے، شیریں مقالے، روشن دلیلے، فخرِ خلیلے
اعلیٰ و افضل، بہتر و برتر صلی اللہ علیہ وسلم

بدر التمامے، افصح کلامے، اعلیٰ مقالے درِّ یتیمے
حامیِ اُمت، شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم

قبلۂ دینے، کعبۂ جانے، سدرہ مقامے، مہرِ جہانے
فتح نشانے ناصر و یاور صلی اللہ علیہ وسلم

شیریں کلامے، عرش مقامے، جادو بیانے، نازِ زمانے
جانِ جہانے، مخفی و مظہر صلی اللہ علیہ وسلم

چشم سیاہے، جادو نگاہے، گیسو درازے، بندہ نوازے
رہبرِ عالم، طاہر و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم

فخرِ زماں ہو، جانِ جہاں ہو، عقدہ کشا ہو حاجت روا ہو
ادنےٰ غلامے، شارب کمتر صلی اللہ علیہ وسلم

☼

Marfat.com

معین الدین اجمیریؒ

نگاہِ لطفِ پیمبر معین الدین اجمیریؒ
عطائے خالقِ اکبر معین الدین اجمیریؒ

بصورتِ مثلِ پیمبر بصیرت سیرتِ حیدر
حبیب خالقِ اکبر معین الدین اجمیریؒ

بفیضِ شافعِ محشر، بہ لطفِ حضرتِ حیدر
تو ہے سلطان بحر و بر معین الدین اجمیریؒ

بشانِ عشقِ لافانی بصورتِ یوسفِ ثانی
حبیبِ شافعِ محشر معین الدین اجمیریؒ

فرید الدین، نظام الدین، علاء الدین کے رہبر
شہہ عثمان کے دلبر معین الدین اجمیریؒ

بفیضِ خواجۂ عثمان ہوئے ہو ہند کے سلطاں
نہیں ہے آپ کا ہمسر معین الدین اجمیریؒ

ادھر بھی ایک نگاہ لطف ہو یا خواجۂ سنجر
کہ شارب ہے گدائے درِ معین الدین اجمیریؒ

☼

غریب نوازؒ

ہے فیض آپ کا فیضِ اتم غریب نوازؒ
کرم ہے آپ کا ربّ کرم غریب نوازؒ

سرِ نیاز جھکائیں سب اہلِ دیر و حرم
ملے جو آپ کا نقشِ قدم غریب نوازؒ

تمہی نے بندہ نوازی سکھائی عالم کو
تمہی ہو مخزنِ لطف و کرم غریب نوازؒ

خدا سے ملتی ہوئی ہے جہان بخشش میں
تمہاری شان خدا کی قسم غریب نوازی

بہت ہی تشنہ ہے دل آپ کی عنایت کا
پلایئے مجھے جامِ کرم غریب نوازؒ

بجز تمہارے کہیں کس سے حالِ دل اپنا
ہمارے تم ہو تمہارے ہیں ہم غریب نوازؒ

تمام اہل جہاں بھر لیں جھولیاں اپنی
بڑھائیں آپ جو دستِ کرم غریب نوازؒ

پیا ہے آپ کی اُلفت کا جس نے ساغرِ مے
نظر میں لائے وہ کیا جامِ جم غریب نوازؒ

ستا رہا ہے غمِ روز گار مدت سے
مٹایئے دلِ شاربؔ سے غم غریب نوازؒ

☼

Marfat.com

خواجۂ سنجر مددے

جانِ حیدر مددے سبطِ پیمبر مددے
فخرِ دیں فخرِ جہاں خواجۂ سنجر مددے
مظہرِ فضلِ خدا بخشِشِ داور مددے
جودِ حیدر مددے لطف پیمبر مددے
مستغیث آمدہ ام بردرت اے بحرِ کرم
گنجِ رحمت مددے حامیٔ برتر مددے
از وفورِ غم و اندوہ منم افتادہ
فضلِ ربی مددے مشفقِ اکبر مددے
تشنہ لب آمدہ شارب بامید اکرام
بہر شبیر دہے قاسمِ کوثر مددے

☼

Marfat.com

فہرست

دیباچہ 11

حصہ اوّل

باب1: ولادتِ مبارک اور قرابت داریاں 15
باب2: ابتدائی زندگی 20
باب3: تلاشِ حق 24
باب4: بیعت وخلافت 30
باب5: پیرومرشد کے ہمرکاب سفر 39
باب6: پیرومرشد سے رُخصت 47
باب7: ورودِ اجمیر 51
باب8: معرکۂ جنگ 60
باب9: روانگیٔ بغداد اور واپسی اجمیر 66
باب10: اجمیر سے سفرِ دہلی بعہدِ سلطان التمش 70
باب11: ازواج واولاد 81
باب12: وفات شریف 83
باب13: پسماندگان 89

Marfat.com

حصہ دوم

باب1: سیرت پاک 101
باب2: آپ کا علمی ذوق 104
باب3: آپ کی تعلیمات 109
باب4: ارشاداتِ عالیہ 132
باب5: آپ کے مکتوبات 145
باب6: اوراد و وظائف 153

حصہ سوم

باب1: کشف و کرامات 169

حصہ چہارم

باب1: عماراتِ درگاہ شریف 175

حصہ پنجم

باب1: نذرِ عقیدت 181
حوالہ جات 184

دیباچہ

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی ذات والا صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ لاکھوں انسانوں کے دلوں پر آپ کی عقیدت کی مہر لگی ہوئی ہے۔ لاکھوں انسان آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ لاکھوں انسانوں پر مشکل کے وقت آپ کا نام نامی بے ساختہ آ جاتا ہے۔ لاکھوں انسان کسی نہ کسی صورت میں اپنی خدمت پیش کر کے خواجہ غریب نوازؒ سے قریب ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ لاکھوں انسان ہر سال دربار غریب نوازؒ میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اس میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں کہ ایسی عظیم شخصیتیں صدیوں بعد بزمِ عشق سے محفلِ زمان مکان میں جلوہ گر ہوا کرتی ہیں۔ آپ کی ہستی گراں مایہ روحانی سرچشمہ ہے جس نے ہندوستان کو خوب سیراب کیا۔

آپ کے نورِ ایمانی اور فیض روحانی نے تاریکی کو روشنی میں بدل دیا۔

آپ نے لوگوں میں ایک ذہنی انقلاب پیدا کیا۔ اور اس دور کی بنیاد رکھی جس کو ہم بجا طور پر امن و عافیت اور روحانی تسکین وطمانیت کا دور کہہ سکتے ہیں۔

خواجہ غریب نوازؒ کی شخصیت ایک عظیم اخلاقی اور روحانی شخصیت ہے۔ آپ کے مدارجِ روحانی ایمانی کا اندازہ اس سے بخوبی ہوتا ہے کہ سرورِ عالم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے کشور ہندوستان آپ کے سپرد فرمائی۔ اسی باعث آپ ''سلطان الہند'' اور ''نائب رسول الہند'' کے گراں مایہ خطابات سے یاد کئے جاتے ہیں۔

انسانیت آج حیران و پریشان و سرگرداں ہے۔ وہ کبھی تو اپنی مشکلات کا حل اور اپنے امراض کا علاج کسی ''ازم'' میں ڈھونڈتی ہے اور کبھی جمہوریت کے دامن میں پناہ تلاش کرتی

Marfat.com

ہے لیکن دراصل انسانیت کی نجات اور فلاح و بہبود خواجہ غریب نوازؒ جیسی پاک اور عظیم شخصیتوں کے کردار، تعلیمات، سیرت و احوال میں مضمر ہے۔

میں نے جب سے انگریزی میں خواجہ غریب نوازؒ پر دو کتابیں لکھیں اس وقت سے میری آرزو تھی کہ خواجہ غریب نوازؒ کے حالات طیبات پر اُردو میں بھی ایک کتاب لکھ کر حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو خراج تحسین و نذر عقیدت پیش کروں۔ بحمد اللہ خواجہ غریب نوازؒ نے مجھ سے یہ کتاب لکھوا کر میری دیرینہ آرزو کو پورا کیا۔

اس کتاب میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آپ کی سوانح مقدسہ، عادات و خصائل، اشغالِ زندگی، تعلیمات، مذہبی و روحانی جذبات اختصار کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔

التجا ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ میری یہ ادنیٰ خدمت قبول فرمائیں۔

اگر میری یہ کتاب دربارِ خواجہ غریب نوازؒ میں حسنِ قبول سے آراستہ ہوئی تو میں سمجھوں گا کہ میری یہ محنت ٹھکانے لگی۔

ڈاکٹر ظہور الحسن شارب

Marfat.com

حصہ اوّل

Marfat.com

رَہے گی یاد اَبد تک تری ولادت کی
ازل کے پھُولوں سے یہ ہے بَسی غریب نوازؒ

Marfat.com

باب: 1

ولادتِ مبارک اور قرابت داریاں

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجریؒ سرآمد اولیاء ہیں۔ آپ شائستہ روحِ رسولؐ ہیں۔ نازشِ اولادِ بتول ہیں۔ حضرت علی کی جان ہیں۔ حسنین کے دل کا ارمان ہیں۔ گلشن اسلام کا پھول ہیں۔ غرض آپ آئینۂ حسنِ قبول ہیں۔

معین آپ کا نام، خدمت آپ کا کام، توحید آپ کا پیغام، عشق آپ کا جام، فیض آپ کا عام، آپ رحمت ہی رحمت ہیں۔

آپ روحانی پیشوا ہیں۔ ہر طرح کی زبوں حالی و ابتری کو سدھارنے والے ہیں۔ عدم تشدد کے حامی ہیں۔ برائی کا بدلہ نیکی سے دینے والے ہیں۔ اخلاق کا مجسمہ ہیں۔ عشق و محبت کے پرستار ہیں۔ خلوص کے پیکر ہیں، انسانی حقوق کے حامی ہیں، اخوت، مساوات اور آزادی کے علمبردار ہیں۔

عاشقوں کی آرزو ہیں۔ فخرِ کون و مکان ہیں۔ آفتابِ جہاں ہیں۔ مکینِ لامکان ہیں۔ بے کسوں کے حامی اور مددگار ہیں۔ مراد کے پورا کرنے والے ہیں۔ مخلوق میں عزیز ہیں اور بارگاہ ایزدی میں مقبول ہیں۔

خواجہ عثمانؒ کی آنکھ کے تارے ہیں۔ غوث پاک سے قرابت رکھنے والے ہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجریؒ روحانی پیشواؤں کی کہکشاں میں ایک چمک دار ستارہ ہیں۔ سرور دنیا و دین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خاندان میں آپ کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ آپ کے خاندان کی دین داری و پرہیزگاری مشہور ہے۔ علم و فضل میں آپ کے خاندان کو اعلیٰ درجہ حاصل تھا۔ زہد و تقویٰ اس خاندان کے شعار تھے۔ حق شناسی اس خاندان کا طرۂ امتیاز تھا لیکن ان اوصاف کے باوجود اس خاندان میں نخوت و پندار، غرور و تکبر نام کو نہ تھا، عجز و

Marfat.com

انکساری، اخلاق اور خدمت خلق نے اس خاندان کو ہر دل عزیز بنا دیا تھا۔ ہر شخص اس خاندان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

والد ماجد:

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے والد ماجد کا نام خواجہ غیاث الدین ہے[1]۔ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے والد ماجد نے اپنے والدین کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی۔ زیور تعلیم و تربیت سے آراستہ ہوئے، علم و فضل میں آپ نے درجۂ کمال حاصل کیا۔ آپ نے علم ظاہری پر اکتفا نہ کیا بلکہ علم باطنی بھی حاصل کیا۔

آپ کا شمار مشائخ کبار میں ہوتا تھا۔ آپ کو خداوند تعالیٰ نے دولت بھی دی تھی۔

والدہ ماجدہ:

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی ام الورع ہے[1] لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ماہ نور و خاص الملکہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کے والد کا نام داؤد بن عبداللہ الحنبلی ہے۔

بھائی:

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے دو حقیقی بھائی تھے۔[2]

غوث پاکؒ سے رشتہ داری:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ المعروف بہ غوث پاک اور غوث الاعظم اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ آپس میں قریبی رشتہ دار ہیں۔

حضرت غوث پاک عبداللہ الحنبلی کے پوتے ہیں اور خواجہ غریب نوازؒ کی والدہ محترمہ عبداللہ الحنبلی کی پوتی ہیں۔ ان دونوں کے والد حقیقی بھائی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ کی والدہ ماجدہ حضرت غوث پاکؒ کی چچازاد بہن ہیں۔ پس حضرت غوث پاکؒ اس

Marfat.com

رشتہ کی رو سے خواجہ غریب نوازؒ کے ماموں ہوتے ہیں۔

خواجہ غریب نوازؒ اور حضرت غوث پاکؒ آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں۔[3] خواجہ غریب نواز ایک رشتہ سے حضرت غوث پاکؒ کے ماموں ہوتے ہیں۔[4] چونکہ حضرت غوث پاکؒ کی والدہ خواجہ غریب نوازؒ کی نہالی رشتہ میں خالہ اور ددوہیالی رشتہ میں بہن ہیں پس خواجہ غریب نوازؒ حضرت غوث پاکؒ کے خالہ زاد بھائی اور ماموں بھی ہوتے ہیں۔

نسب نامہ پدری:

آپ کا نسب نامہ پدری حسب ذیل ہے۔

خواجہ معین الدینؒ بن خواجہ غیاث الدین بن خواجہ نجم الدین طاہر بن سیّد عبدالعزیز بن سیّد ابراہیم بن سیّد ادریس بن سیّد امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔[5]

نسب نامہ مادری:

آپ کا نسب نامہ مادری حسب ذیل ہے۔

بی بی ام الورع الموسوم بی بی ماہ نور و بی بی خاص الملکہ بنت سیّد داؤد بن حضرت عبداللہ الحنبلی بن سیّد زاہد سیّد بن مورث بن سیّد داؤد بن سیّدنا موسیٰ جون بن سیّدنا عبداللہ مخفی بن سیّدنا حسن مثنیٰ بن سیّدنا حضرت امام حسن علیہ السلام بن سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔[6]

ولادت شریف:

آپ کی ولادت دنیا کے لیے باعث رحمت ہے۔ آپ کی دنیا میں تشریف آوری نے دنیا کو انوار معرفت سے جگمگا دیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب معین الدین میرے شکم میں تھے، میں بہترین خواب دیکھتی تھی، گھر میں خیر و برکت تھی۔ دشمن دوست ہو گئے جس وقت خداوند تعالیٰ نے آپ کے جسمِ مبارک میں روح ڈالی تو آپ کی والدہ محترمہ اکثر محسوس کرتی تھیں کہ نصف شب کے بعد ان کے شکم مبارک سے تسبیح وتہلیل کی آواز آرہی ہے۔ یہ آواز سن کر

Marfat.com

ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ پیدائش کے وقت آپ کی والدہ کا بیان ہے کہ سارا گھر انوار الٰہی سے روشن تھا۔

آپ کی جائے ولادت کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ سنجر میں پیدا ہوئے۔ بعض آپ کی جائے پیدائش بجستان بتاتے ہیں۔

بعض کا خیال ہے کہ آپ سنجاز نزد موصل کے قریب پیدا ہوئے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ سنجاز جو اصفہان کے قریب ہے۔ وہاں پیدا ہوئے۔ لیکن اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت غریب نوازؒ کی جائے پیدائش اصفہان ہے۔[7] آپ کی پرورش سنجان میں ہوئی۔ جو سنجر کے نام سے مشہور ہے۔

اس زمانے میں اصفہان کے ایک محلہ کا نام سنجر تھا۔ اسی محلہ میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے والد ماجد کی بود و باش تھی۔

سنہ ولادت:

آپ کی تاریخِ پیدائش کے متعلق بھی کافی اختلاف ہے۔ بعض نے آپ کی تاریخِ پیدائش 523ھ اور بعض نے 527ھ لکھی ہے۔ کچھ کا خیال ہے کہ آپ 535ھ میں اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔ بعض آپ کی تاریخ پیدائش 535ھ، بعض 536ھ اور بعض 537ھ بتاتے ہیں۔

دراصل حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے 530ھ میں اس جہان کو زینت بخشی۔[8]

نامِ نامی:

آپ کا نام معین الدین رکھا گیا۔ بعض تذکرہ نویسوں کا خیال ہے کہ آپ کا نام معین الدین حسن ہے۔ آپ کے والدین پیار میں آپ کو "حسن" کہہ کر پکارتے تھے۔

خواجہ غریب نوازؒ مقبول بارگاہ ایزدی و دربار رسالت ہیں۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کی پیشانی مبارک پر بخط قدرت یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

هٰذا حَبِیْبُ اللهِ

Marfat.com

یہ اللہ کا حبیب ہے۔

یہ الفاظ خواجہ غریب نوازؒ کی بارگاہ ایزدی میں محبوبیت کی شہادیت دیتے ہیں۔ سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دربار سے آپ کو

قطبُ المشائخ برّ و بحر

کے خطاب سے نواز گیا۔

یہ خطاب آپ کی بزرگی و برگزیدگی کے ثبوت کے لیے کافی ہے۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو جو بے پناہ مقبولیت خواص و عوام میں حاصل ہوئی اس کا ثبوت یہ ہے کہ آج آپ کے صدیوں بعد بھی آپ کو مختلف خطابات و القاب سے پکارا جاتا ہے۔

خطابات:

خاص خاص خطابات حسب ذیل ہیں:

ہند النبی، عطائے رسول، خواجۂ اجمیر، خواجۂ بزرگ، ہند الولی، غریب نواز، سلطان الہند، نائب رسول فی الہند۔

القاب:

خاص خاص القاب جس سے آپ کو پکارا جاتا ہے۔ حسب ذیل ہیں:

تاج المقربین و المحققین، سیّد العابدین، تاج العاشقین، برہان الواصلین، آفتاب جہاں، پناہِ بے کساں، دلیل العارفین، مخزن معرفت، قدوۃ الاولیاء، سلطان العارفین، قطبِ دوراں، معین الملت، وارث الانبیاء و المرسلین، امام شریعت و الطریقت، مقتدائے ارباب دین، پیشوائے اربابِ یقین، صاحب اسرار، مہبط انوار، برہان الاصفیاء، عالم علم ظاہری و باطنی، قدوۃ السالکین، واقف رموز صوری و معنوی، معین الحق، محب اولیائے زماں، رہنمائے کاملین۔

☼

باب: 2

ابتدائی زِندگی

خواجہ غریب نوازؒ کا بچپن اور بچوں کے بچپن کی طرح نہیں گزرا۔ بچپن میں آپ کی باتوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ آپ بڑے ہو کر ایک برگزیدہ ہستی ہوں گے اور دنیا کے لیے مصلح اور مفید ثابت ہوں گے۔

بچپن کی کرامات:

آپ کے دودھ پینے کے زمانے میں جب کوئی عورت مع اپنے شیر خوار بچے کے آپ کے یہاں آتی اور اس عورت کا بچہ دودھ کے لیے روتا تو آپ اپنی والدہ محترمہ کو اشارہ کرتے جس کا مطلب ہوتا کہ وہ اپنا دودھ اس بچے کو پلا دیں۔ آپ کی والدہ آپ کے اشارے سمجھ جاتیں اور اپنا دودھ اس بچہ کو پلا دیتیں۔ جب وہ بچہ دودھ پیتا تو آپ بہت خوش ہوتے۔ آپ کو اتنی خوشی ہوتی کہ آپ ہنسنے لگتے۔

خاطر تواضع:

تین چار سال کی عمر میں خواجہ غریب نوازؒ اپنے ہم عمر بچوں کو اپنے یہاں بلاتے، اور ان کو کھانا کھلا کر خوش ہوتے۔

ایک عید کا واقعہ:

خواجہ غریب نوازؒ ایک عید کے موقع پر اچھا لباس پہنے عید کی نماز پڑھنے عید گاہ جا رہے تھے۔ ابھی آپ کا بچپن ہی کا زمانہ تھا، راستے میں ناگاہ آپ کی ایک لڑکے پر نگاہ پڑی۔ وہ لڑکا

Marfat.com

اندھا تھا اور پھٹے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ خواجہ غریب نوازؒ کو اس لڑکے کو دیکھ کر رنج ہوا۔ شان غریب نوازی جو اس وقت آپ کی شخصیت میں پنہاں تھی، ایک دم ظاہر ہوئی۔ آپ نے اپنے کپڑے اتار کر اس غریب اور اندھے لڑکے کو دے دیئے۔ آپ اس لڑکے کو اپنے ساتھ عیدگاہ لے گئے۔

سنجیدگی:

خواجہ غریب نواز بچپن میں بھی اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیل کود میں شریک نہیں ہوتے تھے۔

☆ تربیت وابتدائی تعلیم:

آپ کی پرورش خراسان میں ہوئی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ آپ کے والد ماجد خود ایک بہت بڑے عالم تھے۔ گھر پر آپ نے انہیں سے تعلیم پائی۔ نو سال کی عمر میں آپ نے قرآن شریف حفظ کیا۔ بعدازاں سنجر کے ایک مکتب میں آپ کا داخلہ ہوا۔ وہاں آپ نے تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم پائی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے کافی علم حاصل کرلیا۔

بچپن کا صدمہ[9]:

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرح خواجہ غریب نوازؒ بھی بچپن میں ہی سایہ پدری سے محروم ہو گئے۔ ابھی آپ کی پوری پندرہ سال کی عمر بھی نہ ہوئی تھی، کہ آپ کے والد ماجد نے اپنی جانِ شیریں جان آفرین کے سپرد کر دی یہ واقعہ ماہ شعبان 544ھ کا ہے۔

ترکہ:

والد کے ترکہ میں خواجہ غریب نوازؒ کے حصہ میں ایک باغ اور ایک پن چکی آئی باغ اور پن چکی کی آمدنی سے خواجہ غریب نوازؒ اپنی گزر فرماتے تھے۔[10]

Marfat.com

زندگی میں کایا پلٹ:

خواجہ غریب نوازؒ کو شروع ہی سے فقیروں، صوفیوں اور درویشوں کی صحبت کا بہت شوق تھا۔ آپ اولیاء اللہ کی صحبت میں بہت مسرور ہوتے تھے۔ آپ اُن کی بہت عزت اور تعظیم کرتے۔ حضرت ابراہیم قندوزی سے آپ کی ملاقات آپ کی زندگی میں کایا پلٹ کا باعث ہوئی۔

544ھ کا واقعہ ہے جب کہ خواجہ غریب نوازؒ کی عمر کا پندرھواں سال چل رہا تھا۔ آپ حسب معمول اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے، ایک مجذوب جس کا نام ابراہیم قندوزی تھا، بغیر کسی اطلاع کے باغ میں تشریف لائے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے نہایت خندہ پیشانی سے آپ کا استقبال کیا۔ حضرت ابراہیم قندوزی کے ساتھ نہایت اخلاق، عزت اور انکساری سے پیش آئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ کی خوب خاطر تواضع کی۔ آپ نے انگور کا ایک خوشہ حضرت ابراہیم کو پیش کیا۔

حضرت ابراہیم نے خواجہ غریب نوازؒ کو دیکھتے ہی سمجھ لیا تھا کہ آپ (خواجہ غریب نواز) رہنما کی تلاش میں ہیں جو آپ کو حق تک پہنچا دے۔ حضرت ابراہیم قندوزی نے حضرت خواجہ غریب نواز کی لوح پیشانی پڑھ لی تھی اور بخوبی سمجھ لیا تھا کہ یہ لڑکا جو آج باغ کو پانی دے رہا ہے۔ کل یہی لڑکا دنیا کے باغ کو پانی دے گا۔ لوگوں کی روحانی پیاس بجھائے گا۔ ہزاروں کو حیات جاوداں کا ساغر پلائے گا۔ جو اس کے ہاتھ سے جام پیئے گا وہ عشق الٰہی میں مست و سرشار ہو جائے گا۔ ادھر خواجہ غریب نواز کی خاطر تواضع کا حضرت ابراہیم قندوزی کے دل پر کافی اثر ہوا۔

حضرت ابراہیم نے خاطر مدارات سے متاثر ہو کر چاہا کہ وہ بھی خواجہ غریب نواز واسطے کچھ کریں۔ چنانچہ آپ نے کھل کا ایک ٹکڑا نکالا اور اس کو چبا کر خواجہ غریب نواز کو دیا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے کھل کے اس ٹکڑے کو کھایا۔ کھاتے ہی آپ نے اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کی۔ حجابات اٹھتے دکھائی دیئے۔ دنیا کی محبت سے دل یک سر خالی ہو گیا۔

69349

Marfat.com

حضرت ابراہیم قندوزی تو چلے گئے۔لیکن خواجہ غریب نوازؒ نے ایک نئی زندگی کی نئی راہ اختیار کی۔آپ نے اپنا باغ فروخت کیا۔اپنی پن چکی فروخت کی اور باغ اور پن چکی کی قیمت کا سارا پیسہ غرباء،فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا اور خود تلاش حق میں سفر اختیار فرمایا۔

☼

باب: 3

تلاشِ حق

خواجہ غریب نوازؒ نے قرآن شریف کے فرمان ''سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ'' پر عمل کرتے ہوئے مسافرت کی زحمت اختیار فرمائی۔ سب سے پہلے آپ خراسان میں رونق افروز ہوئے۔ بعد ازاں سمرقند و بخارا تشریف لے گئے۔ سمرقند اور بخارا میں آپ 1150ء (544ھ)، 1155ء (550ھ) تک علوم ظاہری کی تکمیل میں مشغول رہے۔[11] اس زمانے میں بغداد، سمرقند اور بخارا، اسلامی علوم وفنون کے مرکز تھے۔

آپ نے یہ زمانہ تعلیم حاصل کرنے میں گزارا۔ مولانا حسام الدین بخاری اور مولانا شرف الدین صاحب شرع الاسلام جیسی جلیل القدر ہستیوں اور مشہور عالموں سے خواجہ غریب نوازؒ نے علم حاصل کیا۔[12]

سمرقند و بخارا سے آپ عراق تشریف لے گئے۔ عراق سے عرب اور پھر ہارون پہنچے بعد ازاں بغداد میں رونق افروز ہوئے۔[13]

حضرت غوث پاک سے ملاقات:

خواجہ غریب نوازؒ کی حضرت غوث پاکؒ سے ملاقات کے متعلق مورخین وتذکرہ نویسوں میں اختلاف رائے ہے۔ لیکن اس میں کسی کو شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ خواجہ غریب نواز کی حضرت غوث پاک سے 550ھ مطابق 1155ء میں بغداد میں پہلی بار ملاقات ہوئی۔[14]

غوث پاکؒ نے خواجہ غریب نواز کو دیکھ کر فرمایا:

''یہ مرد مقتدائے روزگار ہے۔ بہت سے لوگ اس سے منزل مقصود کو پہنچیں گے۔''[15]

گفتگو کے دوران میں خواجہ غریب نوازؒ نے ہندوستان کے سفر کا ارادہ ظاہر کیا۔ یہ سن کر حضرت غوث پاکؒ نے خواجہ غریب نوازؒ سے فرمایا:[16]

''اے معین الدین! سرحد ہند پر ایک شیر بیٹھا ہے۔ اس سے ڈرنا۔''

غوث پاکؒ کا یہ کنایہ حضرت شیخ علی ہجویری کی طرف ہے جو داتا گنج بخش کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کا مزار پرانوار لاہور میں ہے۔

سفر حرمین شریف:

بغداد سے آپ سفر حرمین شریف پر روانہ ہوئے۔ یہ سفر آپ نے 551ھ مطابق 1156ء میں کیا۔

ہارون:

پھر آپ 552ھ میں ہارون پہنچے۔[17] ہارون میں آپ نے حضرت خواجہ عثمانؒ سے بیعتِ سلسلہ کی۔[18]

بغداد:

ہارون میں ڈھائی سال اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمانؒ کی خدمت میں رہ کر آپ 555ھ مطابق 1160ء میں بغداد میں رونق افروز ہوئے۔ یہاں آپ نے شیخ ضیاء الدین ابونجیب عبدالقادر سہروردی سے جو حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے پیرومرشد ہیں ملاقات کی۔

سفر شام:

بغداد شریف میں چند روز قیام فرمانے کے بعد آپ نے شام کی طرف کوچ کیا۔ اس سفر کی تفصیل خواجہ غریب نوازؒ اس طرح فرماتے ہیں:[19]

''ایک مرتبہ میں ایک شہر میں پہنچا۔ جو شام کے نزدیک ہے، یہاں ایک

Marfat.com

بزرگ احد محمد الواحدؒ غزنوی ایک غار میں رہا کرتے تھے، بہت لاغر تھے۔ لبادہ پر بیٹھتے تھے۔ دو شیر ان کے سامنے کھڑے تھے۔ دعا گو (خواجہ غریب نواز) شیروں کی وجہ سے نزدیک نہیں گیا۔ جب ان بزرگ نے دیکھا فرمایا:

چلے آؤ ڈرو نہیں!

کہنے لگے اگر کسی کو ضرر رسانی کا قصد نہ کرو گے تو وہ بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ شیر کیا چیز ہیں جوان سے خوف کیجئے، جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے سب ڈرتے ہیں۔

پھر پوچھا، کہاں سے آنا ہوا؟

میں نے کہا، بغداد سے۔

کہنے لگے، خوب آئے۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ درویشوں کی خدمت کیا کرو تا کہ تم مرد بزرگ بن جاؤ۔

پھر فرمایا: 'خلقت سے عزلت گزیں ہو کر اس غار میں مقیم ہوں اور ایک چیز کے خوف سے تیس سال روتے ہوئے گزر گئے ہیں۔

میں نے دریافت کیا، وہ کیا چیز ہے؟

فرمایا: 'نماز جب میں نماز پڑھتا ہوں تو یہ دیکھ کر روتا ہوں کہ اس نماز کی کیا حقیقت ہے جو میں پڑھتا ہوں، کیوں کہ اگر ذرہ بھر شرط نماز فوت ہو جائے تو میرا سب کیا ہوا بے کار ہو جائے۔

پھر فرمایا: 'اے درویش! اگر حق نماز کا ادا کیا تو بڑا کام کیا ورنہ عمر غفلت میں گزاری۔

کرمان:

خواجہ غریب نوازؒ نے 556ھ میں کرمان کی طرف رخ کیا۔ اس وقت کرمان کا فرمان روا سلطان محی الدین طغرل تھا۔ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں۔[20]

Marfat.com

"ایک مرتبہ میں (خواجہ غریب نواز) اور شیخ احمد الدین، کرمانی کرمان میں سفر کر رہے تھے۔ یہاں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی یہ بڑے مشغول اور پیر متقی تھے۔ الغرض ان کے پاس پہنچ کر سلام کیا۔ یہ بزرگ بہت نحیف و نزار تھے۔ بات بھی بہت کم کرتے تھے مجھے خیال ہوا کہ ان سے دریافت کروں کہ آپ اس قدر ضعیف کس وجہ سے ہیں۔ چونکہ وہ روشن ضمیر تھے۔ انہوں نے میرے دریافت کرنے سے پہلے فرمایا:

"اے درویش! ایک دن دوستوں کے ساتھ میرا گورستان میں گزر ہوا۔ میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا۔ قضاراً وہاں کوئی بات ہنسی کی ہوئی۔ اس پر میں قہقہہ کے ساتھ خندہ زن ہوا۔ اس قبر سے آواز آئی:

"اے غافل! جسے یہ مقام گور درپیش ہو، ملک الموت جیسا حریف ہو اور زیرِ خاک جس کے مونس سانپ بچھو ہوں، اس کو ہنسی سے کیا کام!"

"جب میں نے یہ سنا، وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور یاروں کے ہاتھ چوم کر رخصت ہوا، اور اس غار میں آ کر مقیم ہوا۔ آج تک اس واقعہ کی ہیبت سے پگھل رہا ہوں اور چالیس سال سے بوجہ شرمندگی آسمان کی طرف نہیں دیکھتا۔"

(2)

خواجہ غریب نوازؒ 557ھ میں جب کہ آپ کی عمر 27 سال کی تھی۔ ہندوستان کے لیے روانہ ہوئے۔ اس زمانے میں آپ بغداد میں قیام پذیر تھے۔

بغداد سے روانہ ہو کر آپ ہمدان پہنچے۔ ہمدان سے تبریز تشریف لے گئے۔ تبریز میں آپ حضرت ابوسعید تبریزی سے ملے جو شیخ جلال الدین تبریزی کے پیر ہیں۔

تبریز سے آپ استرآباد تشریف لے گئے۔ وہاں آپ شیخ ناصر الدین استرآبادی سے ملے۔ بعد ازاں بخارا کو زینت بخشی۔ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ خود فرماتے ہیں کہ: [21]

Marfat.com

''بحالت مسافرت بخارا میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی یہ از حد مشغول تھا لیکن نابینا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کب سے نابینا ہوئے؟''

فرمایا: جب میرا کام کمالیت کو پہنچا اور واحدانیت و عظمت پر نگاہ پڑنی شروع ہوئی تو ایک دن میری نگاہ غیر پر پڑ گئی۔ غیب سے آواز آئی:
''اے مدعی! دعویٰ تو ہماری محبت کا کرتا ہے، مگر غیر کی طرف دیکھتا ہے۔''

جب یہ آواز سنی تو ایسا شرمندہ ہوا کہ بات تک نہ ہو سکی بارگاہ الٰہی میں دُعا کی جو آنکھ دوست کے سوا غیر کو دیکھے وہ اندھی ہو جائے۔ ابھی یہ بات اچھی طرح کہنے بھی نہ پایا تھا کہ دونوں آنکھوں کی بصارت چلی گئی۔''

خواجہ غریب نوازؒ بعد ازاں خرقان پہنچے۔ خرقان میں آپ نے حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کے مزار پرانوار سے فیوض و برکات باطنی حاصل کئے۔[22]

خرقان سے سمرقند تشریف لے گئے۔ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ خود فرماتے ہیں کہ:[23]

''ہنگام مسافرت جب میں سمرقند میں تھا، وہاں ابولیث سمرقندی کے مکان کے قریب ایک مسجد تھی۔ اس کے محراب کے قبلہ رخ ہونے کے متعلق ایک دانش مند نے اعتراض کیا۔ لیکن میں نے اسے محراب کے صحیح قبلہ رخ ہونے کا بالمشاہدہ اطمینان کرا دیا۔''

بعد ازاں میمنہ پہنچے، وہاں خواجہ ابوسعید ابوالخیر کے مزار پرانوار سے فیوض و برکات باطنی حاصل کئے۔[24]

پھر حشیت ہوتے ہوئے ہرات پہنچے۔ ہرات میں آپ نے مجاہدات و ریاضت میں وقت گزارا۔ حضرت شیخ عبداللہ انصاریؒ کے مزار پر رہ کر آپ نے فیوض باطنی حاصل کئے۔ کبھی کبھی پوری رات مزار کے قبہ میں جاگتے گزار دیتے۔

رفتہ رفتہ آپ کی بزرگی اور کشف و کرامات کی شہرت ہرات میں پھیلنے لگی لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ آپ کو شہرت نام و نمود اور مخلوق کا ہجوم پسند نہیں تھا۔ پس آپ ہرات سے چل دیے اور سبزہ وار واقع افغانستان میں رونق افروز ہوئے۔

سبزہ وار میں کچھ دن قیام فرما کر آپ ہندوستان کے لیے روانہ ہو گئے۔ شادماں فورٹ ہوتے ہوئے آپ بتاریخ 10، محرم 561ھ بمطابق 11، نومبر 1165ء ملتان تشریف لائے۔

ملتان سے آپ لاہور میں رونق افروز ہوئے۔ لاہور میں حضرت شیخ علی ہجویری جو داتا گنج بخش کے لقب سے مشہور ہیں، کے مزار پر اعتکاف فرمایا۔ آپ کا حجرہ جس میں آپ نے اعتکاف فرمایا۔ اب بھی مرجع خاص و عام ہے۔ چلتے وقت آپ نے حسب ذیل تاریخی شعر پڑھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
نا قصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

چند روز لاہور میں قیام پذیر رہ کر آپ غزنی، ضلع حصار، کوہ حصار (بلخ) استر آباد اور رے ہوتے ہوئے[25] واپس بغداد تشریف لائے۔

☼

Marfat.com

باب: 4

بیعت وخلافت

حضرت خواجہ غریب نواز 552ھ میں ہارون پہنچے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ ڈھائی سال تک مرشد کی خدمتِ اقدس میں مصروف مجاہدہ رہے۔ آخر کار مرشد کی خدمت رنگ لائی۔ صاحب اجازت ہوئے اور خرقۂ خلافت سے مستفید ہوئے۔[26]

شجرہ بیعت:

آپ کا شجرہ بیعت پندرہ واسطوں سے امام الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ شجرۂ بیعت حسب ذیل ہے:

خواجہ معین الدین حسن سنجریؒ و ہومن حضرت خواجہ عثمان ہارون چشتیؒ و ہومن حضرت حاجی شریف زندنی چشتیؒ و ہومن حضرت قطب الدین مودود چشتیؒ و ہومن حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتیؒ و ہومن خواجہ ابومحمد چشتیؒ و ہومن خواجہ ابدال چشتیؒ و ہومن حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتیؒ و ہومن حضرت خواجہ ممشاد علاد ینوریؒ و ہومن شیخ امین الدین بہیرۃ المصریؒ و ہومن حضرت شیخ سدید الدین حذیفۃ المرعشیؒ و ہومن حضرت سلطان ابراہیم ادھم بلخیؒ و ہومن حضرت خواجہ ابوفضیل بن عیاض و ہومن خواجہ الواحد بن زیدؒ و ہومن حضرت حسن بصری و ہومن امام الاولیاء سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔[27]

چشتی کہلانے کی وجہ تسمیہ:

یہ خیال غلط ہے کہ چشتی سلسلہ کے بانی حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ ہیں۔ چشتیوں کے مبداء و منشاء حضرت خواجہ ابو اسحاق شامیؒ بیعت کرنے کی غرض سے خواجہ ممشاد علاد ینوریؒ کی خدمت اقدس میں بغداد شریف حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ ممشاد علاد ینوریؒ نے آپ کو بیعتِ ارادت سے مشرف کرنے کے بعد آپ سے دریافت فرمایا کہ:

''تیرا نام کیا ہے؟''

حضرت ابو اسحاق شامیؒ نے بصد عجز و نیاز عرض کیا کہ:

''اس عاجز کو ابو اسحاق شامی کہتے ہیں۔''

یہ سن کر حضرت خواجہ ممشاد علاد ینوریؒ نے ارشاد فرمایا:

''آج سے ہم تجھے ابو اسحاق چشتی کہیں گے، اور جو تیرے سلسلۂ ارادت میں تا قیامت داخل ہوگا، وہ چشتی کہلائے گا۔''

حضرت خواجہ ابو اسحاق شامیؒ اپنے پیر و مرشد کے فرمان کے مطابق چشت میں تشریف لا کر رشد و ہدایت میں مصروف ہوئے۔ آپ کے سلسلہ کے اور بزرگ یعنی حضرت خواجہ احمد چشتیؒ، حضرت خواجہ محمد چشتیؒ، حضرت خواجہ ابو یوسف چشتیؒ اور حضرت قطب الدین مودود چشتیؒ بھی چشت میں قیام پذیر ہوئے اور رشد و ہدایت میں تادم آخر مصروف رہے۔ چشت میں واصل بحق ہوئے وہیں مدفون ہوئے۔ یہ تمام بزرگان حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ کے پیرانِ عظام ہیں۔ اسی باعث حضرت خواجہ غریب نوازؒ بھی چشتی مشہور ہوئے۔[28]

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کا غریب نوازؒ کی طلب محبت میں سفر (درمیان 555، 559 کا):

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کو حضرت غریب نوازؒ سے انتہائی محبت تھی۔ آپ کو حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ آخر کار مفارقت کی تاب نہ لا کر حضرت عثمان ہارونیؒ

Marfat.com

ہارون سے بغداد کے لیے روانہ ہوئے۔ سفر طے کرتے ہوئے آپ ایک مقام پر پہنچے، جو آتش پرستوں کا مسکن تھا۔ یہاں ایک آتش کدہ تھا۔ اس آتش کدہ میں سوخروار لکڑیاں روزانہ ڈالی جاتی تھیں۔[29] آگ ہمیشہ روشن رہتی تھی۔

حضرت خواجہ ہارون نے یہاں پہنچ کر آرام فرمایا۔ ایک درخت کے سائے میں فروکش ہوئے۔ نماز کا وقت ہوا مصلّٰے بچھا کر نماز میں مشغول ہوئے۔ اپنے خادم فخر الدین سے آپ نے فرمایا "آگ لا کر افطار کے لیے روٹی تیار کرو۔"

حسب حکم فخر الدین آتش کدہ پر آگ لینے گئے۔ آتش پرستوں نے آگ دینے سے انکار کیا اور کہا:

"یہ ہمارا معبود ہے۔ ہم اس میں سے آگ نہیں دے سکتے۔"

فخر الدین ناکام واپس آئے۔ اور سارا حال خواجہ عثمان ہارونی کو سنایا۔ آپ نے تجدید وضو کیا اور بہ نفس نفیس وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر آپ نے دیکھا کہ ایک پیر مرد ایک چوبی تخت پر بیٹھا ہے۔ اس پیر مرد کا نام مختیا تھا۔ ایک ہفت سالہ لڑکا اس کی گود میں تھا۔ بہت سے آتش پرست اس کے پاس بیٹھے ہوئے آگ کی پرستش میں مشغول تھے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے اس پیر مرد کو مخاطب کر کے فرمایا:

"یہ آگ پوجنے سے کیا فائدہ؟ یہ حق تعالیٰ کی ایک ادنیٰ مخلوق ہے جو تھوڑے پانی سے نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اس خالق کی پرستش کیوں نہیں کرتے جس کی یہ مخلوق ہے تاکہ کار آمد ہو؟"

اس پیر نے جواب دیا:

"آگ ہمارے دین میں بہت بزرگ اور ہمارے لیے باعثِ نجات ہے۔"

آنحضرت نے یہ جواب سن کر فرمایا:

"تم اس کو بہت عرصے سے پوجتے ہو، اور اس کی خدمت کرتے ہو، آؤ اس میں ہاتھ ڈالو۔ اگر یہ باعثِ نجات ہے تو تمہیں جلنے سے نجات دے گی۔"

Marfat.com

اس پر پیر مرد نے کہا:

"جلانا آگ کی خاصیت ہے، کس کی مجال جو اس میں ہاتھ ڈالے اور سلامت رہے۔"

حضرت خواجہ عثمانؒ نے فرمایا:

"یہ حکم خالق کے تابع ہے۔ کیا مجال جو بلا حکم ربانی ایک بال بھی جلائے۔"

یہ فرما کر حضرت خواجہ عثمانؒ نے لڑکے کو اس پیر مرد کی گود سے اپنی گود میں لے لیا اور "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، يَانَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ" پڑھ کر مع اس لڑکے کے آتش کدہ میں داخل ہو گئے۔ آتش کدہ والے سخت حیران و پریشان ہوئے۔ آہ وفغاں کرنے لگے۔

آنحضرت چار ساعت آتش کدہ میں رہے۔ چار ساعت کے بعد مع اس لڑکے کے باہر تشریف لائے۔ جسم مبارک پر یا لباس پر آگ کا کوئی اثر نہ تھا وہ لڑکا بھی خوش و خرم تھا۔ اس پر بھی آگ کا کوئی اثر نہ تھا۔ اس پیر مرد کو اپنے لڑکے کو خنداں وشاداں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، اس نے لڑکے سے دریافت کیا "تو نے آگ میں کیا دیکھا؟"

لڑکے نے جواب دیا کہ "میں تو شیخ کی بدولت وہاں باغ کی سیر کر رہا تھا۔"

آتش پرست سخت متعجب ہوئے۔ حضرت خواجہ عثمان کی اس کرامت نے آتش پرستوں کو آنحضرت کا گرویدہ بنا دیا۔ انہوں نے نہایت خلوص وصدق دل سے اسلام قبول کیا اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ آنحضرت نے مخشیا کا نام عبداللہ اور لڑکے کا نام ابراہیم رکھا۔

آنحضرت نے قریب ڈھائی سال یہاں قیام فرمایا۔ مصروف رشد و ہدایت رہے۔ لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ عبداللہ نے آنحضرت سے خرقہ پہنا۔ ان کے لڑکے ابراہیم اولیاء اللہ میں سے ہو گئے۔ آتش کدہ کے بجائے وہاں ایک عالی شان مسجد تعمیر ہوئی۔ شیخ عبداللہ اور ابراہیم اس مسجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

بیعت تقرب 1166ء بمطابق 562ھ:

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ مسافتِ مُسافرت طے کرتے ہوئے پیغام حق پہنچاتے ہوئے اور رشد و ہدایت کرتے بغداد میں رونق افروز ہوئے۔ آپ کے بغداد میں تشریف فرما ہونے کے بعد ہی حضرت خواجہ غریب نوازؒ بغداد پہنچے پیر و مرشد کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بیعتِ تقرب یا بیعتِ ثانی سے مشرف ہوئے۔ اس بیعت کی تفصیل حضرت خواجہ غریب نوازؒ خود اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔ [30]

''مسلمانوں کا یہ دعا گو معین الدین حَسن سنجری بمقام بغداد شریف خواجہ جنید کی مسجد میں دولت پابوسی حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ قدس سرہ سے مشرف ہوا۔ اس وقت مشائخ کبار حاضر خدمتِ اقدس تھے۔ جب اس درویش نے سر نیاز زمین پر رکھا، پیر و مرشد نے ارشاد فرمایا۔

''دو رکعت نماز ادا کر''

میں نے ادا کی۔

پھر فرمایا:

''قبلہ رو بیٹھ''

میں بیٹھ گیا۔

حکم دیا کہ!

''سورۂ بقر پڑھ''

میں نے پڑھی۔

فرمان ہوا کہ!

''اکیس بار درود شریف پڑھ''

میں نے پڑھا۔

پھر آپ کھڑے ہو گئے، اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا اور فرمایا!

''آ تا کہ تجھے خدا تک پہنچادوں۔''

بعدازاں مقراض لے کر دعا گو کے سر پر چلائی اور کلاہ چہارتر کی اس درویش کے سر پر رکھی۔گلیم خاص عطا فرمائی۔

پھرارشادفرمایا:

''بیٹھ جاؤ''

میں بیٹھ گیا۔

فرمایا۔

''ہمارے خانوادہ میں ایک شبانہ روز کے مجاہدہ کا معمول ہے۔تو آج رات مشغول رہ۔''

یہ درویش بحکم محترم مشغول رہا۔

دوسرے دن جب حاضر خدمت ہوا،ارشادفرمایا!

''بیٹھ جااور ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ۔''

میں نے پڑھی۔

فرمایا۔

''آسمان کی طرف دیکھ''

میں نے دیکھا۔

استفسار فرمایا۔''کہاں تک دیکھتا ہے۔''

عرض کیا''عرشِ اعظم تک''

فرمایا:

''زمین کی طرف دیکھ۔''

میں نے دیکھا۔

دریافت فرمایا:

''کہاں تک دیکھتا ہے۔''

عرض کیا:

''تحت الثریٰ تک''

فرمایا:

''پھر ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھ۔''

میں نے پڑھی۔

فرمایا۔

''پھر آسمان کی طرف دیکھ''

میں نے دیکھا۔

اچھا۔

''اب کہاں تک دیکھتا ہے۔''

عرض کیا۔

''حجاب عظمت تک''

فرمایا:

''آنکھیں بند کر''

میں نے بند کر لیں۔

فرمایا:

''کھول''

میں نے کھولیں۔

پھر مجھے اپنی انگلیاں دکھا کر استفسار فرمایا!

''کیا دیکھتا ہے؟''

میں نے عرض کیا۔

ہژدہ ہزار عالم دیکھتا ہوں۔

بعد ازاں سامنے پڑی ہوئی ایک اینٹ کے اُٹھانے کے لیے فرمایا۔

میں نے اٹھایا تو مٹھی بھر دینار برآمد ہوئے۔

فرمایا:

''ان کو لے جا کر فقراء میں تقسیم کر''

میں نے حکم کی تعمیل کی۔

Marfat.com

بعدازاں حاضر خدمت ہوا۔

ارشاد ہوا!

''چند روز ہماری صحبت میں رہو۔''

عرض کیا۔

''تابع فرمان ہوں''

مرشد سے خرقہ خلافت جانشینی پانا (1186ء بمطابق 582ھ):

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو اپنے پیرو مرشد سے انتہائی محبت تھی۔ آپ نے اپنے پیرو مرشد کی جیسی خدمت کی اس کی مثال کم ملتی ہے۔ بیس سال تک آپ اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ساتھ سفر و سیاحت میں رہے۔ یہ مدت خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے پیرو مرشد کی خدمت میں گزاری۔ اس دوران میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ ہمہ تن ہمہ وقت اپنے پیرو مرشد کی خدمت میں مصروف رہتے۔ آپ نے ایک لمحہ کے لیے بھی اپنے نفس کو آسودگی نہ دی، جہاں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ مسافرت فرماتے۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ آنحضرت کا جامہ خواب اور توشہ سفر سر پر لئے ہم رکاب رہتے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کی یہ خدمت دیکھ کر آپ کو وہ نعمت عطا فرمائی جس کی حد نہیں۔

آخر کا حضرت خواجہ غریب نوازؒ اپنے پیرو مرشد سے بغداد میں رخصت ہوئے۔ اس وقت خواجہ غریب نوازؒ کی عمر شریف 52 سال تھی۔

اس موقع پر حضرت خواجہ غریب نواز کے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے آپ کو خلافتِ جانشینی سے سرفراز فرمایا۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے تبرکاتِ مصطفوی جو خواجگانِ چشت میں سلسلہ بہ سلسلہ چلے آ رہے تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ کو عطا فرمائے۔

آنحضرت نے خواجہ غریب نوازؒ کو امین تبرکات کے شرف سے نوازا۔ [لے] اور آنحضرت نے خواجہ غریب نوازؒ کو سجادہ نشین اور اپنا جانشین بنایا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ غریب نواز تفصیل اس طرح فرماتے ہیں:

''حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے ارشاد فرمایا: خواجہ معین الدین! میں نے یہ سب کام تیری تکمیل کے لیے کیا ہے۔ تجھ کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ فرزند خلف وہی ہے جو اپنے ہوش و گوش میں اپنے پیر کے ارشادات کو جگہ دے۔ اپنے شجرہ میں ان کو لکھے اور انجام کو پہنچائے، تاکہ کل قیامت کے دن شرمندگی نہ ہو۔''

اس ارشاد کے بعد عصائے مبارک جو مرشد کے سامنے رکھا تھا، دعا گو کو عطا فرمایا۔

بعد ازاں خرقہ، نعلین، چوبیں، اور مصلّٰے بھی عنایت فرما کر سرفراز کیا۔

پھر ارشاد فرمایا:

یہ تبرکات ہمارے پیران طریقت قدس اللہ سرہ کی یادگار ہیں جو رسول خدا ﷺ سے ہم تک پہنچے ہیں اور ہم نے تجھے دئے ہیں۔ ان کو اس طرح اپنے پاس رکھنا جس طرح ہم نے رکھا۔ جس کو مرد پانا، اس کو ہماری یہ یادگار دینا۔[32]

''خلق سے طمع نہ رکھنا۔ آبادی سے دور مخلوق سے کنارہ کش رہنا اور کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔''

خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں:

یہ ارشاد فرما کر پیر و مرشد نے مجھے اپنے کنارِ مبارک میں لے لیا۔[33]

سر و چشم کو بوسہ دیا اور فرمایا۔[34]

''تجھ کو خدا کے سپرد کیا''

پھر عالم تحیّر میں مشغول ہو گئے۔ دعا گو رخصت ہوا۔[35]

☼

Marfat.com

باب: 5

پیرومرشد کے ہمرکاب سفر

خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ساتھ کافی مدّت سیر و سیاست میں گذاری۔ آپ، جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے اپنے پیرومرشد کی خدمت میں مصروف رہتے۔ آپ پیرومرشد کی خدمت کو عظمت کا ذریعہ سمجھتے اور کسی صورت اور کسی حالت میں بھی پیرومرشد کی خدمت سے گریز نہ کرتے۔

بغداد میں چند دن قیام کر کے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ہمراہ سفر اختیار کیا۔

حرمین شریفین 1168ء (بمطابق 563ھ)

حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں:[36]

"بعدازاں میں چند روز پیرومرشد کی خدمت میں حاضر رہا"

پھر آنحضرت نے اس دعاگو کو ساتھ لے کر خانہ کعبہ کا سفر اختیار فرمایا الحاصل ایک شہر میں پہنچے۔ یہاں ایک جماعت درویشوں کی دیکھی جو شراب عشق الٰہی میں سرشار عالم سکر و حیرت میں ازخود رفتہ تھی۔ چند دن ان کی صحبت میں رہنا ہوا۔ مگر وہ حضرات عالم صحو میں نہ آئے۔

ورودِ فالوجہ و حرمین شریف 1168ء، 563ھ:

پیرومرشد یعنی حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ اور حضرت غریب نوازؒ آخرکار فالوجہ میں رونق افروز ہوئے۔ ہر دو حضرات نے جامع مسجد میں اعتکاف فرمایا۔ بعدازاں مکہ معظمہ کی راہ لی۔ مکہ معظمہ پہنچ کر زیارت و طواف خانہ کعبہ سے مشرف ہوئے۔[37]

حضرت خواجہ غریب نوازؒ خود اس طرح فرماتے ہیں:

''پیر و مرشد نے یہاں بھی میرا ہاتھ پکڑا، اور حق تعالے کی سپرد کیا۔ اور زیر ناؤدان خانہ کعبہ دعا گو کے باب میں مناجات کی۔

ندا آئی۔

''ہم نے معین الدین کو قبول کیا۔''

بعدازاں مدینہ منورہ آئے اور حرم نبوی میں حاضری دی۔

مجھ سے فرمایا:

''سلام کر''

میں نے سلام عرض کیا۔

آواز آئی۔

''وعلیکم السلام یا قطب المشائخ بر و بحر۔''

یہ آواز سن کر پیر و مرشد نے فرمایا:

''اب تو درجہ کمال کو پہنچ گیا۔''

ورودِ بخارا:

بخارا میں آپ اپنے پیر و مرشد کے ہمراہ رونق افروز ہوئے۔ بخارا کے صدر مشائخ سے ملاقات کی۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں!

''یہ بزرگ دوسرے عالم میں تھے، ان کی تعریف و توصیف حدِ بیان سے باہر ہے۔''

ورودِ اوش:

اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ اس طرح فرماتے ہیں:

''ایک وقت میں اور شیخ عثمان ہارونیؒ قدس سرہٗ مع ایک درویش کے مسافرت میں تھے۔ دوران سفر ہم شیخ بہار الدین اوشی سے ملے۔ یہ

Marfat.com

بڑے بزرگ اور واصلانِ حق میں سے تھے۔ ان کے یہاں یہ رسم تھی کہ جو کوئی ان کی خانقاہ میں آتا وہ محروم نہ جاتا۔ اگر برہنہ آتا تو کپڑے دے دیتے۔ ان کے لیے عالم غیب سے اور کپڑے آ جاتے۔

الغرض کچھ دن ہم ان کی صحبت میں رہے۔ انہوں نے نصیحت کی:

''اے درویش! جو کچھ تجھے ملے۔ وہ خدا کی راہ میں دینا۔ دولت جمع نہ کرنا۔ اور خدا کے بندوں کو کھانا پہنچوانا، تاکہ خدا کے دوستوں میں ہو جاؤ۔''

ورودِ بدخشاں:

بدخشاں میں رونق افروز ہونے پر ایک بزرگ سے ملاقات کی وہ حضرت جنیدؒ کے پیش کاروں میں سے تھے۔ کوئی سو سال کی عمر تھی۔ ان کا ایک پاؤں کٹا ہوا تھا۔ پاؤں کے کٹنے کی وجہ ان سے دریافت کی گئی۔ انہوں نے جواب دیا کہ:

''ایک مرتبہ میں نے اپنی خواہشِ نفس سے اس پاؤں کو صومعہ سے باہر نکالا تھا کہ ندا آئی:

''اے مدعی! یہی عہد تھا جو فراموش کر دیا۔''

''میں نے اسی وقت پاؤں کاٹ کر پھینک دیا۔ اس واقعہ کو گذرے چالیس سال ہو گئے۔ اس وقت سے عالم حیرت میں مبتلا ہوں کہ کل قیامت کے دن درویشوں کو کیا منہ دکھاؤں گا۔''[38]

اس سیر و سیاحت کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ بغداد واپس تشریف لائے۔ خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ:

''میں دس سال تک اپنے پیر و مرشد کے ہمرکاب سفر میں رہا۔ بعد ازاں مرشد محترم واپس بغداد آ کر عزلت گزین ہوئے۔''[39]

چند دن بغداد میں قیام فرمانے کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ، نے رختِ سفر باندھا۔ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

چند دن بعد پیرومرشدؒ نے مسافرت اختیار فرمائی۔ اور میں مزید دس
سال آنحضرت کے رخت خواب اور پانی کی چھاگل سفر میں سر پر لئے
ساتھ رہا۔[40]

ورودِ اوش اور حضرت قطب صاحب کی بسم اللہ خوانی (1177ء بمطابق 573ھ):

جب آپ اوش میں رونق افروز ہوئے تو آپ کی تشریف آوری کا شہرہ سارے شہر میں پھیل گیا۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو حضرت غریب نوازؒ کی خدمت میں بسم اللہ خوانی کے لیے بھیجا۔ قطب صاحب کی عمر اس وقت چار سال چار ماہ اور چار دن کی تھی۔ خواجہ غریب نوازؒ نے قطب صاحب کی تختی لکھنا چاہی کہ غیب سے ندا آئی:

> اے خواجہ! ابھی لکھنے میں توقف کرو۔ حمید الدین ناگوری آتا ہے۔ وہ ہمارے قطب کی تختی لکھے گا۔[41]

ورودِ سیوستان:

اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں:

> ایک وقت میں خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ہمراہ سیوستان کے سفر میں تھا یہاں صومعہ میں ایک بزرگ رہتے تھے، ان بزرگ کا نام صدرالدین محمد سیوستانی تھا۔ بڑے مشغول بزرگ تھے، چند دن ان کے پاس رہنا ہوا۔ جو شخص ان کے صومعہ میں آتا محروم نہ جاتا۔ عالم غیب سے کوئی چیز لاکر دیتے اور کہتے:
>
> ''اس درویش کو ایمان کی سلامتی کی دعا سے یاد کرو۔ کیوں کہ اگر گور میں اپنا ایمان سلامت لے گیا تو بہت بڑا کام کیا۔''

Marfat.com

یہ بزرگ جب ہیبت گور کا تذکرہ سنتے مثل بید کے کانپنے لگتے۔ آنکھوں سے خون کے آنسو پانی کے چشمے کی طرح جاری ہو جاتے۔ سات دن تک روتے رہتے اور اپنی آنکھیں ہوا میں کھول کر کھڑے ہو جاتے۔ ہمیں ان کے رونے سے رونا آ جاتا اور کہتے یہ کیسا بزرگ شخص ہے جب وہ اس عالم سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف منہ کر کے کہتے!

''اے عزیزان! مجھے مرگ درپیش ہے۔ جس کا ملک الموت حریف ہوا، اور قیامت جیسا دن پیش نظر ہو، اس کو سونے، خوش دلی، اور خندگی سے کیا کام اور اسے کیسے کسی کام میں مشغول رہنا اچھا معلوم ہو۔'' پھر انہوں نے فرمایا:

''اے عزیزان! اگر تمہیں خفتگان زیرِ خاک کا جو اسیر مور و مار ہیں، اور زندانِ خاک میں محبوس ہیں۔ ذرہ بھر حال معلوم ہو جائے تو مثل نمک کے پانی ہو جاؤ۔

بعد ازاں آپ نے حسب ذیل حکایت بیان کی!

ایک وقت میں نے بصرہ میں ایک بزرگ کو دیکھا۔ یہ بہت مشغول تھے، میں اور وہ بزرگ گورستان میں ایک قبر کے پاس بیٹھے تھے وہ بزرگ صاحبِ کشف تھے، انہیں کشف سے معلوم ہوا کہ اس قبر کے مردہ پر سخت عذاب ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ بزرگ نعرہ مار کر واصل بحق ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں مثل نمک کے پگھل کر پانی ہو کر ناپید ہو گئے۔''

''جیسا خوف میں نے ان بزرگ میں دیکھا، ویسا آج تک نہ کسی میں دیکھا نہ سنا۔'' پھر فرمانے لگے:

''میں ہیبتِ گور کی وجہ سے گوشہ تنہائی میں ہوں۔ تم سے آج تیس سال کے بعد گفتگو کی ہے اور یہ حکایت بیان کی ہے۔''

''پس اے عزیزان! مخلوق کے ساتھ وقت گزارنے سے یادِ حق میں وقت صرف کرنا بہتر ہے کیوں کہ جتنی دیر لوگ خلق میں مشغول رہتے ہیں، خدا سے باز رہتے ہیں۔

Marfat.com

''پس صحبتِ خلق سے باز رہنا چاہیے، اور زادِ راہ کا انتظام کرنا چاہیے۔''

''ہم سب کو وہ دن درپیش ہے۔ ایمان سلامت لے جانا چاہیے۔''

یہ کہہ کر دو خرمے میرے (خواجہ غریب نواز کے) ہاتھ میں دیئے اور اُٹھ کر چلے گئے۔ ان پر گریہ طاری ہوا اور عالم تحیر میں مشغول ہو گئے۔[43]

ورودِ دمشق:

حضرت خواجہ غریب نوازؒ مسافرت طے کرتے ہوئے دمشق پہنچے، آپ اس سفر کے متعلق فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ خواجہ عثمان ہارونیؒ، شیخ احمد الدین کرمانی اور میں، مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے کہ شہر دمشق میں پہنچے۔ دمشق کی مسجد کے سامنے بارہ ہزار انبیاء علیہ السلام کے مزارات ہیں۔ یہاں لوگوں کی حاجتیں بر آتی ہیں۔ مزارات کی زیارت کی۔ یہاں کے بزرگوں سے ملے۔[44]

ایک دن خواجہ عثمان ہارونیؒ قدس سرہ، شیخ احمد الدین کرمانیؒ، محمد عارف اور دعا گو دمشق کی مسجد میں موجود تھے۔ ان کے برابر چند اور درویش بیٹھے تھے۔ محمد عارف نے کہا:

''قیامت کے دن درویش معذور ہوں گے۔ مال داروں سے حساب ہوگا۔''

ایک شخص پر یہ بات گراں گزری وہ اس باب میں بحث کرنے لگا اور کہا:

''یہ کس کتاب میں لکھا ہے۔''

محمد عارف کو اس کتاب کا نام یاد نہ تھا۔ انہوں نے مراقبہ کیا۔ فرشتوں کو حکم ہوا کہ ''جس کتاب میں یہ لکھا ہے وہ کتاب اس شخص کو دکھا دو۔''

کتاب دکھائی گئی۔ وہ شخص کتاب دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور قدموں پر سر رکھ دیا۔ بعد ازاں یہ گفتگو ہوئی کہ جو درویش یہاں موجود ہیں وہ اپنی اپنی کرامت دکھائیں۔

''حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ قدس سرہ نے مصلّے کے نیچے ہاتھ ڈالا اور مُٹھی بھر ٹنکے زر

نکال کر ایک درویش کو دیئے تاکہ حاضرین کے لیے حلوہ لائے۔ پھر شیخ احد الدین کرمانیؒ نے اپنے قریب کی لکڑی پر ہاتھ مارا۔ خدا کے حکم سے وہ لکڑی زر ہو گئی۔"

مگر اس دعا گو نے پاسِ ادبِ مرشد کچھ نہیں کیا۔ پیرو مرشد نے میری طرف منہ کر کے فرمایا۔

"تم نے کچھ نہیں کیا۔"

مرشد کا حکم پا کر میں نے گلیم سے چار قرص نکالے، اور ایک بھوکے درویش کی طرف بڑھا دئے۔

اس درویش اور محمد عارف نے کہا:

"جس درویش میں اتنی قوت نہ ہو، اسے درویش نہ کہنا چاہیے۔"

ورودِ سنجار 1184ء، 580ھ:

سنجار میں رونق افروز ہوئے اور وہاں شیخ نجم الدین کبریٰ سے ملاقات کی۔[45]

"خواجہ معین الدین نے بغداد جانا چاہا اور قصبہ سنجار میں تشریف لائے۔ اس زمانے میں شیخ نجم الدین کبریٰ وہاں موجود تھے۔ ان سے ملاقات کی اور ڈھائی مہینے ان کے پاس قیام فرمایا۔"[46]

غوث پاک سے باردویم ملاقات 1184ء، 580ھ:

سنجار سے آپ قصبہ جبل میں پہنچے، وہاں آپ نے غوث پاکؒ سے ملاقات کی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

"وہاں سے (سنجار سے) قصبہ جبیل میں تشریف لائے اور غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ سے ملاقات کی۔ حضرت غوث پاکؒ کی صحبت میں رہے اور بہت سے فیوض اور جمعیت باطنی آپ کی صحبت حاصل کی۔"

یہ خواجہ غریب نوازؒ کی غوث پاکؒ سے دوسری ملاقات تھی۔ اور اس ملاقات کے موقع پر خواجہ غریب نوازؒ کی خاطر غوث پاکؒ نے مجلس سماع

منعقد فرمائی اور تین شبانہ روز ہر دو حضرات حجرۂ خاص میں خلوت نشین
رہے اور اسم اعظم کی خاص تربیت جو غوث پاکؒ کو دربارِ رسالت سے
بسلسلہ پہنچی تھی وہ غوث پاکؒ سے غریب نوازؒ کو حاصل ہوئی اور مخصوص
ترتیب اسم اعظم جو رسولِ خدا سے سینہ بسینہ حضرت خواجہ کو پہنچی تھی اور
آپ سے حضرت غوث پاکؒ نے حاصل کی۔"[47]

واپسی بغداد 1186ء ، 582ھ:

آخر کار سفر ختم ہوا۔ اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ بغداد پہنچے۔
خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ:

"بعدازاں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ قدس سرہ، بغداد واپس تشریف
لا کر معتکف ہوئے اور دعا گو سے ارشاد فرمایا:
"میں اس مقام سے چند روز تک باہر نہ آؤں گا۔ مگر تو چاشت کے
وقت آیا کر کہ تجھ سے ترغیب فقر بیان کروں تا کہ مریدوں اور فرزندوں
کے لیے میرے بعد یادگار رہو۔"

یہ فقیر روزانہ حاضر خدمت ہوتا رہا۔ جو کچھ مرشد کی زبانِ فیض ترجمان سے سنتا قلم بند
کر لیتا تھا۔

اس طرح سے خواجہ غریب نوازؒ نے ایک رسالہ مرتبہ کیا۔ جو اٹھائیس مجلسوں پر مشتمل
ہے۔ اس رسالہ کا نام انیس الارواح رکھا اور حسب فرمان مرشد اپنے شجرۂ طریقت میں شامل
کیا۔[48]

☼

باب: 6

پیرو مرشد سے رخصت

اب خواجہ غریب نوازؒ کو اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے رخصت ہونا پڑا۔ اپنے پیرو مرشد سے رخصت ہو کر آپ نے پھر سفر شروع کیا۔ اس وقت خواجہ غریب نوازؒ کی عمر باون سال کی تھی۔

اس سفر میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ آبادی سے دور اور مخلوق سے علیحدہ رہنے کی کوشش کرتے۔ جہاں تک ممکن ہوتا، قبرستان میں قیام فرماتے۔ آپ کی کوشش یہ ہوتی کہ کوئی شخص آپ کو جانے پہچانے نہیں۔ جس جگہ آپ کی آمد کی شہرت ہو جاتی آپ وہاں سے روانہ ہو جاتے اور کسی کو خبر نہ ہوتی اس سفر میں آپ نے بہت سے مقامات کی سیر کی۔

ورودِ اوش واصفہان 1186ء، 582ھ:

بغداد سے روانہ ہو کر آپ برابر سفر میں رہے۔ پھر اوش میں جلوہ افروز ہوئے۔[49] بعد ازاں اصفہان پہنچے۔ اصفہان پہنچ کر شیخ محمود اصفہانی سے ملے۔

قطب صاحب کا مرید ہونا 1186ء، 582ھ:

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ شیخ محمود اصفہانی سے بہت اعتقاد رکھتے تھے اور ان سے بیعت کرنا چاہتے تھے۔ لیکن قدرت کو یہ بات منظور نہ تھی۔ انہیں ایام میں خواجہ غریب نوازؒ اصفہان پہنچے۔ قطب صاحبؒ خواجہ غریب نوازؒ سے ملے۔ خواجہ غریب نوازؒ اس وقت دوتائی اوڑھے ہوئے تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے وہ دوتائی قطب صاحبؒ کو دے دی۔ اس سے مطلب یہ ہوا کہ خواجہ غریب نوازؒ نے قطب صاحبؒ کو مریدی کے شرف سے نوازا۔ قطب

Marfat.com

صاحبؒ بعد ازاں خواجہ غریب نوازؒ کے ہمراہ رہنے لگے، اور سفر میں بھی خواجہ غریب نوازؒ کے ساتھ رہتے۔ 50

اصفہان سے خواجہ غریب نوازؒ مع حضرت خواجہ قطب صاحبؒ کے خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے۔

اس سفر کے حالات حضرت قطب صاحبؒ خود بیان فرماتے ہیں۔ 51

''جب میں خواجہ معین الدینؒ کے ساتھ کعبہ کے سفر میں تھا۔ ایک دن صبح کی نماز کے بعد روانہ ہو کر ہم ایک شہر میں پہنچے۔ یہاں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ یہ صومعہ کے اندر معتکف تھے۔ ایک غار میں مثل سوکھی لکڑی کے اپنی آنکھیں ہوا میں کھولے عالم حیرت میں کھڑے تھے۔ ایک ماہ تک ہم ان کے پاس رہے۔ اس عرصے میں وہ صرف ایک مرتبہ عالم صحو میں آئے۔

''ہم نے اٹھ کر سلام کیا۔'' جواب دیا اور فرمایا۔

''اے عزیز! تمہیں میرے اس حال سے صدمہ ہوا۔ مگر تمہارے اس ملال سے مکافات میں بخشش ہوگی۔ کیوں کہ اہل صفا فرماتے ہیں کہ جو درویش کی خدمت کرتا ہے وہ مقبول ہوتا ہے۔''

الغرض انہوں نے بیٹھنے کے لیے فرمایا، ہم بیٹھ گئے۔ پھر فرمانے لگے۔

میں شیخ محمد اسلم طوسی کا فرزند ہوں۔ تیس سال سے عالم تحیّر میں مستغرق ہوں۔ نہ مجھے دن کی خبر ہے نہ رات کی۔ خدائے تعالیٰ تمہاری وجہ سے آج مجھے عالم صحو میں لایا ہے۔ تمہیں دوبارہ آنے سے تکلیف ہوگی۔ مگر یہ بات اس فقیر کی یاد رکھنا کہ جب تم نے طریقت میں قدم رکھا ہے تو ہوائے نفس سے دنیا کی طرف متوجہ نہ ہونا خلقت سے عزلت رکھنا۔ جو کچھ ملے اسے صرف کر دینا۔ اس میں سے کچھ نہ بچانا۔ کیوں کہ ذخیرہ جمع کرنا شومی ہے۔ سوائے حق تعالیٰ کے مشغول نہ ہونا تاکہ خستہ نہ ہو۔

وہ بزرگ یہ نصیحت کر کے پھر عالم تحیّر میں مشغول ہو گئے۔

Marfat.com

زیارت حرمین 1187ء ، 583ھ (1189ء بمطابق 585ھ):

خواجہ غریب نوازؒ مع حضرت قطب صاحبؒ 583ھ میں مکہ معظمہ پہنچے کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ خواجہ غریب نوازؒ طواف کعبہ کرتے اور عبادت میں مشغول رہتے۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ حرم کعبہ میں یادِ الٰہی میں مستغرق تھے۔ آپ نے غیب سے ایک آواز سنی۔ آپ نے آواز پر دھیان دیا۔ آواز یہ آئی:

اے معین الدین، ہم تجھ سے خوش ہیں۔ تجھے بخش دیا۔ جو کچھ چاہے مانگ تاکہ عطا کریں۔

خواجہ غریب نوازؒ یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ شکر گزار بندوں کی طرح سر نیاز زمیں پر رکھ دیا اور بارگاہ ایزدی میں بصد عجز و نیاز عرض کیا:

''خداوندا، معین الدین کے مریدان سلسلہ کو بخش دے۔''

ندا آئی کہ:

''اے معین الدین! تو ہماری ملک ہے۔ جو تیرے مرید اور تیرے سلسلہ میں تا قیامت مرید ہوں گے۔ انہیں بخش دوں گا۔''[52]

کچھ دنوں مکہ میں قیام پذیر رہے۔ حج کا فریضہ انجام دیا۔ پھر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ مدینہ منورہ میں آپ عبادات میں مشغول رہتے۔

مسجد قبا میں آپ عبادت کرتے اور عشق الٰہی میں سرشار رہتے۔ اس طرح وقت گذرتا رہا۔ آخر کار وہ خوش ساعت آ پہنچی کہ جب آپ کو دربارِ رسالت سے نوازا گیا آپ کو وہ مژدہ ملا کہ جس سے آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ آپ کو دیدار رسالت سے بشارت ہوئی کہ:

''اے معین الدین، تو میرے دین کا معین ہے۔ میں نے ولایت ہندوستان تجھ کو عطا کی۔ وہاں کفر و ظلمت پھیلی ہوئی ہے۔ تو اجمیر جا، تیرے وجود سے ظلمتِ کفر دور ہوگی۔ اور اسلام رونق پذیر ہوگا۔''[53]

دربار رسالت کی اس بشارت سے خواجہ غریب نواز پر وجدانی کیفیت طاری ہوئی، آپ

کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی مگر ایک بات آپ کی سمجھ میں نہ آئی کہ اجمیر کہاں واقع ہے، کس ملک میں ہے۔ کیسی جگہ ہے۔ کون سا مقام ہے۔ مدینہ سے کتنی دور ہے۔ ان ہی خیالات میں خواجہ غریب نوازؒ کی آنکھ لگ گئی۔ آپ سرور دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کو اجمیر کا تمام شہر، قلعہ و کوہستان دکھایا۔ سرور عالم ﷺ نے خواجہ غریب نوازؒ کو جنت کا ایک انار عطا فرمایا۔ اور آپ کو رخصت فرمایا۔ [54]

☼

Marfat.com

باب: 7

ورودِ اجمیر

دربار رسالت سے حکم پاکر خواجہ غریب نواز سفر کی تیاری میں مصروف ہوگئے۔اب آپ کو وہ کام انجام دینا تھا جو آپ کے سپرد دربار رسالت سے ہوا تھا۔آپ 585 ہجری مطابق 1189ء میں مدینہ منورہ سے بغداد شریف پہنچے اور وہاں کچھ دن قیام فرمایا۔

آپ کے ہمراہ حضرت قطب صاحبؒ بھی تھے۔خواجہ غریب نوازؒ نے حضرت قطب الدین صاحبؒ کو 585ھ میں خواجہ ابواللیث سمرقندی کی مسجد میں بیعت خلافت سے مشرف فرمایا۔اس وقت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، شیخ داؤد کرمانیؒ، شیخ برہان الدین محمد چشتیؒ، شیخ تاج الدین محمد اصفہانی موجود تھے۔

حضرت قطب صاحبؒ کی بیعت خلافت سے مشرف ہونے کی تفصیل اس طرح ہے۔[55]

خواجہ معین الدینؒ نے چالیس روز متواتر سرور کائناتﷺ کو مع ارواح مشائخین کرام خواب میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا کہ:

> ''اے معین الدین! قطب الدین خدا کا دوست ہے۔اس کو خلافت دے اور خرقہ کلیم پہنا۔''

خواجہ غریب نوازؒ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:

> ''آج رات میں نے حضرت ذوالجلال قادر باکمال کو خواب میں دیکھا وہاں بھی یہ حکم ہوا کہ:
>
> ''اے معین الدین! قطب الدین بختیار کاکیؒ کو درویشی کا خرقہ اور خلافت عطا کر کیوں کہ قطب الدین ہمارا دوست اور محمدﷺ کا بھی

دوست ہے۔ ہم نے اسے برگزیدہ بندہ بنا دیا ہے اور اس کا نام اپنے دوستوں میں درج کیا ہے۔[56]

پس خواجہ غریب نواز نے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ قطب صاحب کو بیعت خلافت سے مشرف فرمایا۔

بغداد کے قیام کا ایک دوسرا واقعہ یہ ہے کہ حضرت قطبؒ صاحب نے فرمایا کہ:[57]

ایک مرتبہ شیخ معین الدینؒ، شیخ احد الدینؒ، شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اور دعا گو ایک جگہ بیٹھے تھے اور اس وقت سلطان شمس الدین التمش بارہ سال کا تھا، اور ہاتھ میں پیالہ لئے جا رہا تھا۔ ان بزرگوں کی جب اس پر جب نظر پڑی تو غریب نوازؒ نے فرمایا:

''جب تک یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ نہ ہوگا۔ خدا اسے دنیا سے نہ اُٹھائے گا۔''

یہ واقعہ 585ھ بمطابق 1190ء کا ہے۔

آخر کار خواجہ غریب نوازؒ نے مع حضرت قطب صاحبؒ 586ھ بمطابق 1190ء میں بغداد سے کوچ کیا۔ چشت میں رونق افروز ہوئے۔ خواجہ قطبؒ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ کا فرمان اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔[58]

ایک مرتبہ خواجہ یوسف چشتیؒ کی خانقاہ میں چند درویش صاحب جمال و نعمت دائرہ میں حاضر تھے اور یہ بیت پڑھ رہے تھے۔

عاشق بہوائے دوست بے ہوش بود
وزیادِ محبت خویش مد ہوش بود
فردا کہ بہ محشر خلق حیراں باشد
نام تو دردِن سینہ و گوش بود

اس موقعہ پر میں (خواجہ غریب نواز) بھی موجود تھا۔ میں اور دیگر درویش اس بیت کے سننے سے سات رات دن تک بے ہوش رہے اور رقص کرتے رہے۔ جب قوال اور شعر پڑھنا چاہتے تھے تو ہم یہی کہلواتے تھے۔ ان درویشوں میں سے دو تو ایسے بے خبر ہو گئے کہ زمین پر گر

Marfat.com

پڑے اور درمیان سے غائب ہو گئے مگران کا خرقہ برقرار رہا۔

بعدازاں حضرت خواجہ صاحب مع حضرت قطب صاحب ہرات میں اقامت گزیں ہوئے۔

خواجہ غریب نوازؒ شہرت پسند نہیں فرماتے تھے۔ خلقت سے دور رہ کر عبادت میں مشغول رہنا پسند فرماتے تھے۔ آپ کو جاہ طلبی سے نفرت تھی۔ چنانچہ جب ہرات میں آپ کا شہرہ ہوا اور مخلوق آپ کے باب فیض پر جوق در جوق آنے لگی تو خواجہ غریب نواز نے خلقت کے ہجوم سے بچنے کے واسطے ہرات سے کوچ فرمایا۔ ہرات سے روانہ ہو کر سبزہ وار میں رونق افروز ہوئے۔ یادگار محمد یہاں کا حاکم تھا۔ یہ بہت ظالم، جابر، بدمزاج اور بدکردار شخص تھا۔ اس کا ایک باغ شہر سے کچھ فاصلہ پر تھا۔ باغ میں ایک حوض تھا۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ اس باغ میں داخل ہوئے۔ حوض میں غسل فرمایا اور دوگانہ بجالائے، بعدازاں حوض کے کنارے بیٹھ گئے۔ تلاوت قرآن میں مشغول ہوئے۔ اتفاق سے اس باغ کا حاکم یادگار محمد اس باغ میں آنے والا تھا۔ اس کی آمد کے وقت باغ میں کسی کو نہ ہونا چاہیے تھا۔ غریب نوازؒ کے خادموں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں حاکم غریب نوازؒ کو باغ میں دیکھ کر خفا ہوا اور آپ کی شان میں کوئی گستاخی نہ کر بیٹھے۔ اس امر کے پیش نظر خادم نے آپ سے عرض کیا۔

"حاکم جابر آتا ہے۔ باغ میں اب بیٹھنا مناسب نہیں۔ بہتر ہے کہ باہر تشریف لے چلیں۔"

خواجہ غریب نوازؒ ان لوگوں میں تھے جن کو نہ کسی کا خوف ہوتا ہے اور نہ جن کو ہراس ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے جواب دیا:

"اگر تجھ کو خوف ہے تو فلاں درخت کے نیچے بیٹھ اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھ۔"

آخرکار یادگار محمد باغ میں آ پہنچا۔ خواجہ غریب نوازؒ کو باغ میں دیکھ کر اس کو سخت غصہ آیا۔ اس نے اپنے ملازمین سے نہایت سخت لہجہ میں کہا:

"اس فقیر کو یہاں کیوں رہنے دیا۔ باغ سے باہر کیوں نہیں کیا؟"

خواجہ غریب نوازؒ یہ الفاظ سن کر مسکرائے۔ آپ نے سر مبارک اٹھایا۔ جوں ہی نظریں

Marfat.com

چار ہوئیں۔یادگار محمد مثل بید کے کانپنے لگا اور بے ہوش ہو گیا۔یادگار محمد کے آدمی یہ دیکھ کر سخت پریشان ہوئے۔غریب نوازؒ کے قدموں میں گر کر معافی مانگی۔خواجہ غریب نوازؒ کے فرمان کے مطابق آپ کے ایک خادم نے تھوڑا پانی حوض سے لے کر یادگار محمد کے منہ پر چھینٹا مارا۔یادگار محمد ہوش میں آ گیا۔معذرت کا خواہاں ہوا خواجہ غریب نوازؒ نے چند کلمے نصیحت کے فرمائے۔

یادگار محمد اور اس کے ساتھی وہ کلمات سن کر رونے لگے۔

یادگار محمد بصد خلوص غریب نوازؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوا۔اپنا مال ومتاع فقراء مساکین میں تقسیم کر دیا۔دنیا کو ترک کر کے خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت کی سعادت حاصل کی۔ جب خواجہ غریب نوازؒ نے کوچ فرمایا تو وہ قلعہ شادماں تک آپ کو پہنچانے آئے۔خواجہ غریب نوازؒ نے اس نواح کو آپ کے سپرد فرمایا۔

سبزہ وار سے خواجہ غریب نوازؒ روانہ ہو کر قلعہ شادماں پہنچے۔قلعہ شادماں سے آپ ملتان میں رونق افروز ہوئے۔ملتان سے لاہور تشریف لائے۔لاہور سے دہلی کا رخ کیا۔راستے میں سمانا میں (جو پٹیالہ کے قرب میں ہے) قیام فرمایا۔سمانا میں پرتھوی راج کے ملازم متعین تھے۔ ان ملازمین کا کام ایک ایسے شخص کا پتہ لگانا تھا جس کا حلیہ وشکل وصورت ان کو بتادی گئی تھی۔

اصل میں یہ واقعہ یہ تھا کہ راجہ پرتھوی راج کی ماں نے خواجہ غریب نوازؒ کی آمد سے بارہ سال قبل اپنے بیٹے کو نجومیوں کی پیشین گوئی سے مطلع کر دیا تھا کہ ایسی شکل وصورت اور حلیہ کا آدمی اس کے ملک میں آئے گا اور اس کی سلطنت برباد کر دے گا۔اس پیشین گوئی سے راجہ پرتھوی راج متفکر رہنے لگا تھا۔اس نے اس شخص کی تلاش کے لیے جا بجا اپنے آدمی مقرر کر دئے تھے۔

جب خواجہ غریب نوازؒ سمانا میں رونق افروز ہوئے تو راجہ کے آدمیوں نے آپ کو اسی حلیہ اور شکل وصورت کا پا کر آپ کو ٹھہرانا چاہا۔خواجہ غریب نوازؒ نے مراقبہ کیا۔آپ کو دربارِ رسالت سے بشارت ہوئی کہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔وہ لوگ دغا وفریب کرنا چاہتے ہیں۔ان کی نیت بد ہے۔خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے ساتھیوں کو دربارِ رسالت کی بشارت سے مطلع فرمایا اور آپ مع ساتھیوں کے اجمیر کے لیے روانہ ہو گئے۔[59]

حضرت خواجہ غریب نوازؒ اجمیر پہلی بار 586ھ بمطابق 1190ء میں جلوہ افروز ہوئے۔

اس وقت راجہ پرتھوی راج اجمیر کا فرماں روا تھا۔[60]

اجمیر میں قیام 1190ء، 586ھ:

جب حضرت خواجہ غریب نوازؒ مع اپنے ساتھیوں کے اجمیر پہنچے تو آپ نے ایک مقام پر قیام فرمانا چاہا۔ یہاں درختوں کا سایہ تھا۔ اور یہ مقام شہر سے بھی باہر تھا لیکن راجہ پرتھوی راج کے ملازمین نے آپ کو وہاں ٹھہرنے نہیں دیا۔ انہوں نے خواجہ غریب نوازؒ سے کہا۔

''آپ یہاں نہیں بیٹھ سکتے۔ یہ جگہ راجہ کے اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے۔
یہاں راجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں۔ آپ نہیں بیٹھ سکتے۔''

خواجہ غریب نواز کو یہ بات ناگوار گزری، آپ نے فرمایا کہ:

''اچھا اونٹ بیٹھتے ہیں تو بیٹھیں۔''

یہ کلمات فرما کر آپ کھڑے ہو گئے۔ وہاں سے روانہ ہو کر آپ نے انا ساگر کے کنارے جہاں آپ کا چلہ واقع ہے قیام فرمایا۔

اونٹ حسب معمول اپنی جگہ پر آئے اور بیٹھے لیکن اب وہ ایسے بیٹھے کہ اٹھانے سے بھی نہ اٹھے۔ ساربان سخت متحیر اور پریشان ہوئے۔ ساربوں کے داروغہ نے اس پورے واقعہ کی اطلاع راجہ پرتھوی راج کو کرائی۔ راجہ پرتھوی راج کو خود حیرت تھی اس نے ساربوں کو حکم دیا کہ وہ ان فقیر (یعنی خواجہ غریب نواز) سے معافی مانگیں۔ ساربان خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور معافی کی خواستگار ہوئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے ازراہِ شفقت ساربوں کو معاف کیا۔

''اچھا جاؤ اونٹ کھڑے ہو گئے۔''

ساربان خوشی خوشی واپس آئے۔ ان کی خوشی اور تعجب کی کوئی انتہا نہ تھی جب انہوں نے دیکھا کہ اونٹ کھڑے تھے۔[61]

سادھو رام اور اجے پال مسلمان ہو گئے:

خواجہ غریب نوازؒ سے بے شمار کرامتوں کا ظہور دیکھ کر سادھو رام نے خواجہ غریب نوازؒ کے

دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ سادھورام مذہبی معلومات کے متعلق مشہور تھا۔ اپنے زمانے کے بڑے عالم و فاضل لوگوں میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ وہ سارے پجاریوں کا سردار تھا۔ اس کے اسلام قبول کرنے سے ہل چل مچ گئی، سادی دیو کا اسلامی نام سعدی رکھا گیا۔[62]

اجے پال جو ایک جوگی تھا اور صاحب استدراج تھا وہ بھی خواجہ غریب نوازؒ کی روحانی طاقت سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ اس کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔[63] کہا جاتا ہے کہ عبداللہ زندہ ہیں اور بھولے بھٹکوں کو راستہ بتاتے ہیں۔

آبادی میں جائے قیام:

خواجہ غریب نوازؒ اب تک اناساگر کے کنارے ٹھہرے ہوئے تھے۔ سادھورام اور اجے پال نے مسلمان ہونے کے بعد خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ:

"حضور بستی میں قیام فرمائیں تاکہ مخلوق آپ کے قدموں کی برکت سے مستفیض ہو۔"

خواجہ غریب نوازؒ نے ان کی یہ درخواست قبول فرمائی۔ آپ نے محمد یادگار کو شہر میں جگہ منتخب کرنے کے لیے حکم فرمایا۔ محمد یادگار نے جگہ منتخب کر کے خواجہ غریب نواز کو مطلع کیا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے لب جھالرہ آ کر قیام فرمایا۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں آج کل آپ کی یادگار ہے۔ قیام کے بعد جماعت خانہ، عبادت خانہ، مطبخ خانہ بنوایا گیا۔

پرتھوی راج کو دعوت اسلام:

سادھورام اور اجے پال کے اسلام قبول کرنے اور شہر میں مقیم ہونے کے بعد خواجہ غریب نوازؒ نے راجہ پرتھوی راج کو دعوت اسلام دی راجہ پرتھوی راج نے قبول نہ کی جب خواجہ غریب نوازؒ سے اس کے انکار کا ذکر کیا گیا تو آپ کو سخت افسوس ہوا، آپ نے مراقبہ کیا بعد ازاں فرمایا کہ:

"اگر یہ بدبخت ایمان نہ لایا تو میں اس کو اسلام کے لشکر کے حوالے زندہ گرفتار کرا دوں گا۔[64]

Marfat.com

پرتھوی راج کا غریب نوازؒ کو چھیڑنا:

جب سے خواجہ غریب نوازؒ اجمیر میں رونق افروز ہوئے تھے، پرتھوی راج کے دربار میں آپ کے متعلق بہت سی چہ میگوئیاں ہوتی رہتی تھیں۔ پرتھوی راج اور اس کے درباریوں اور مقربین کو خواجہ غریب نواز کا اجمیر میں قیام سخت ناگوار تھا۔ وہ سب چاہتے تھے کہ آپ اجمیر سے تشریف لے جائیں۔

خواجہ غریب نوازؒ کو پرتھوی راج سے اذیت پہنچی تھی آپ اس سے ناراض ہو گئے تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ اور راجہ پرتھوی راج کے درمیان کش مکش برابر جاری تھی۔

ایک مرتبہ پتھورا کا ایک مسلمان ملازم خلوص دل سے شیخ معین الدین سنجری قدس سرہ کی خدمت میں مرید ہونے کی غرض سے حاضر ہوا لیکن شیخ نے اسے مرید نہ کیا۔ اس نے پتھورا سے جا کر کہا۔ پتھورا نے آپ سے دریافت کرایا کہ آپ اسے مرید کیوں نہیں کرتے۔ [65]

خواجہ غریب نوازؒ نے مرید نہ کرنے کی تین وجوہات کہلا بھیجیں:

> "اوّل یہ کہ وہ شخص بہت زیادہ گنہگار، دوم یہ کہ وہ شخص جو دوسروں کے سامنے اپنا سر جھکائے وہ ہمارا مرید ہونے کے ہرگز قابل نہیں۔ سوم یہ کہ لوح محفوظ میں اس شخص کے لیے ایسا لکھا دیکھا ہے کہ وہ دنیا سے بے ایمان جائے گا۔"

دوسری کش مکش کی وجہ یہ ہوئی کہ خواجہ غریب نوازؒ کا مرید پرتھوی راج کے یہاں ملازم تھا۔ راجہ نے اس کو نقصان پہنچانا شروع کیا۔ اس شخص نے خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں عرض کیا۔ خواجہ غریب نواز کی مرید نوازی مشہور ہے۔ آپ نے راجہ سے اس کی سفارش کی۔ راجہ پرتھوی راج نے خواجہ غریب نوازؒ کی سفارش نہ مانی اور کہنے لگا:

> "یہ شخص یہاں آ کر غیب کی باتیں بیان کرتا ہے۔"

یہ بات خواجہ غریب نوازؒ کے کان تک پہنچی۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا:

> "ہم نے پتھورا کو زندہ گرفتار کر کے لشکرِ اسلام کے حوالے کر دیا۔" [66]

ایک تیسرا واقعہ حضرت بابا فرید گنج شکرؒ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ [67] آپ (قطب

Marfat.com

صاحبؒ) نے فرمایا:

"ایک مرتبہ میں شیخ معین الدینؒ کی خدمت میں بیٹھا تھا۔ ان دنوں پتھورا (پرتھوی راج) زندہ تھا۔ اور کہا کرتا تھا کہ کیا اچھا ہو جو یہ فقیر (غریب نوازؒ) یہاں سے چلے جائیں۔ یہ بات ہر شخص سے کہا کرتا تھا۔ شدہ شدہ یہ خبر شیخ معین الدینؒ نے بھی سن لی اور درویش بھی اس وقت موجود تھے۔ آپ (غریب نوازؒ) اس وقت حالتِ سُکر میں تھے۔ فوراً آپ نے مراقبہ کیا اور مراقبہ ہی میں آپ کی زبان سے یہ کلمات ادا ہوئے:

"ہم نے پتھورا کو زندہ ہی مسلمانوں کے حوالے کر دیا:"

خواجہ غریب نوازؒ اور راجہ پرتھوی راج کے درمیان تعلقات روز بروز کشیدہ ہوتے گئے۔ راجہ پرتھوی راج اور اس کے مقربین خواجہ غریب نوازؒ کا بڑھتا ہوا اقتدار نہیں دیکھ سکتے تھے۔ جب سے خواجہ غریب نوازؒ نے راجہ پرتھوی راج کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھی، اس وقت سے راجہ پرتھوی راج کی ناراضگی اور کشیدگی میں اور اضافہ ہو گیا تھا۔ اس لیے خواجہ غریب نوازؒ کا اقتدار کم کرنے کی یہ تدبیر سوچی کہ شہر میں اعلان کرایا کہ کوئی شخص غریب نوازؒ کے پاس نہ جائے اور اگر کوئی جائے گا تو اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس کا گھر بار لٹوا دیا جائے گا۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ راجہ پرتھوی راج نے سخت غصہ میں ایک راجپوت سردار کو ان سرداروں کی گرفتاری کے لیے بھیجا جو غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر تھے۔

آخر کار راجہ پرتھوی راج نے ایک روز خواجہ غریب نوازؒ سے کہلا بھیجا کہ وہ کل (یعنی محرم 588ھ) تک اجمیر سے چلے جائیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نے جواب میں راجہ پرتھوی سے کہلا بھیجا۔

"ہم تو جاتے ہیں مگر تم کو نکالنے والا شہاب الدین غوری بھی عنقریب آتا ہے۔"[68]

شہاب الدین غوری کو آپ کا مژدہ:

شہاب الدین غوری نے خراسان میں خواجہ غریب نوازؒ کو خواب میں دیکھا کہ خواجہ غریب

نوازؒ اس کو تسلی دے رہے ہیں اور اس سے فرمار ہے ہیں:

''خدائے تعالیٰ نے ہندوستان کے سلطانی تجھے بخشی، جلد اس طرف توجہ کرو اور راجہ پرتھوی راج کو زندہ گرفتار کر کے سزا دو۔''

شہاب الدین غوری نے اپنا یہ خواب علماء وفضلاء سے بیان کیا۔سب نے ایک زبان ہو کر اس خواب کی تعریف کی اور کہا کہ یہ خواب فتح وکامرانی کا مژدہ ہے۔[69]

خواجہ غریب نوازؒ نے راجہ پرتھوی راج سے کہلا بھیجا تھا کہ ہم تو جاتے ہیں...... چنانچہ آپ نے اجمیر سے کوچ فرمایا۔

(2)

اجمیر سے روانہ ہو کر حضرت خواجہ غریب نواز اوش میں رونق افروز ہوئے۔اوش سے آپ نے روانہ ہو کر 588ھ بمطابق 1192ء میں غزنین کو رونق بخشی۔غزنین سے آپ شہاب الدین غوری کے لشکر کے ساتھ پشاور تک تشریف لائے۔[70]

شہاب الدین پشاور سے ملتان روانہ ہوا لیکن آپ بجائے ملتان جانے کے لاہور تشریف لے گئے۔لاہور میں آپ نے سیّد حسن زنجانی سے ملاقات کی۔آپ لاہور سے دہلی تشریف لے گئے۔اور شہاب الدین غوری جب فتح کے بعد اجمیر پہنچا تو اجمیر پہنچنے سے قبل آپ اجمیر میں دوسری بار رونق افروز ہوئے۔

بعض لوگوں نے خواجہ غریب نوازؒ پر یہ الزام لگانے کی کوشش کی ہے کہ آپ شہاب الدین کے جاسوس کی حیثیت سے ہندوستان تشریف لائے۔یہ الزام لغو، بے بنیاد اور سراسر غلط ہے خواجہ غریب نوازؒ ایک درویش تھے آپ کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں تھا آپ نے کسی بادشاہ کی کبھی ملازمت نہیں کی۔سیم وزر آپ کی نگاہ کیمیا اثر میں کوئی وقعت نہیں رکھتے تھے۔

☼

Marfat.com

باب: 8

معرکۂ جنگ

ترائن کی پہلی لڑائی جو 1191ء میں ہوئی، شہاب الدین غوری زخمی ہوا اور شکست کھا کر غزنین واپس چلا گیا۔ اس کو اپنی شکست کا بڑا رنج تھا۔ اس نے عہد کیا کہ جب تک فتح یاب نہ ہو گا۔ چین سے نہ بیٹھے گا۔ غزنین پہنچ کر وہ دن رات لشکر جمع کرنے کی کوشش میں لگا رہا۔ اس کے رنج و غم اور عزم بالجزم کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ شکست کے بعد اس نے محل سرائے میں بستر پر سونا ترک کر دیا تھا۔ ہر قسم کی عیش و آرام اس نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ انتقام کی آگ اس کے سینے میں بھڑک رہی تھی۔

بظاہر فتح و کامرانی سے ہم کنار ہونا دشوار نظر آتا تھا۔ لیکن ہندوستان میں آپس کی پھوٹ اور نا اتفاقی سے شہاب الدین غوری کو ایک اُمید افزا صورت نظر آتی تھی۔ شمالی ہندوستان میں چار حکومتیں تھیں۔

یعنی دہلی، اجمیر، قنوج اور گجرات۔ راجہ پرتھوی راج اجمیر کا حکمران تھا۔ قنوج کی حکومت راجہ جے چند کے قبضہ میں تھی۔ راجہ پرتھوی راج اور راجہ جے چند میں نوک جھونک تھی۔ دونوں کی آپس میں مخالفت عداوت کے درجہ تک پہنچ گئی تھی۔ ایک دوسرے کے اقتدار سے جلتا تھا۔

راجہ جے چند نے راجہ پرتھوی راج کے اقتدار کو ختم کرنے کی یہ تدبیر سوچی کہ اس نے شہاب الدین غوری کو دہلی پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ سب اونچ نیچ سے اس کو مطلع کیا پوری امداد کا اس سے وعدہ کیا اور راجاؤں کی راجہ پرتھوی راج کی مخالفت سے مطلع کیا۔

راجہ جے چند کے پیغام نے شہاب الدین غوری کی ہمت باندھی۔

ادھر خواجہ غریب نوازؒ کی بشارت نے کہ:

”اے شہاب الدین! خدائے تعالیٰ جل جلالہٗ سلطنتِ ہند بہ تو عنایت

Marfat.com

فرمودہ است زود بریں جانب توجہ کن، وایں بخت برگشتہ رازندہ بگیر۔"

ترجمہ:

"اے شہاب الدین! خداوند تعالیٰ نے ہندوستان کی سلطنت تجھے عطا فرمائی ہے پس ہندوستان کی طرف جلد متوجہ ہو اور اس بدبخت راجہ کو زندہ گرفتار کر۔"[1]

سلطان شہاب الدین غوری کو پورے طور پر آمادۂ پیکار کر دیا۔ اس کو یقین ہو گیا کہ اب کی بار اس کو یقیناً کامیابی ہوگی اور اس کی گذشتہ شکست کی تلافی ہوگی۔ اس نے لشکر جمع کیا، سامان درست کیا اور بغیر کسی کو بتائے ہوئے ہندوستان کی طرف کوچ کیا چلتے چلتے لشکر پشاور پہنچا، پشاور میں ایک پیر مرد سے شہاب الدین غوری کی ملاقات ہوئی۔ پیر مرد نے شہاب الدین غوری سے کہا کہ:

"اس مہم کا سامان تو ایک جنگ عظیم کا معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہ نہیں کھلتا کہ عزم کدھر کا ہے۔"

یہ الفاظ سن کر سلطان شہاب الدین غوری نے ایک سرد آہ کھینچی اور کہا کہ تم کو نہیں معلوم کہ مجھ پر کیا گذری ہے۔ میں جس طرح جی رہا ہوں، میرا ہی دل جانتا ہے۔ پیر مرد نے جب تفصیل دریافت کی تو شہاب الدین غوری نے کہا کہ:

"اے پیر مرد! تو یقین جان کہ جس وقت سے میں نے راجپوت راجاؤں سے شکست کھائی ہے۔ حرم سرا میں بستر پر نہیں سویا۔ اس دن سے آج تک کپڑے نہیں بدلے۔ خلج، غور اور خراسان کے امیروں کا منہ نہیں دیکھا، وہ نمک حرام مجھے لڑائی میں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔"

شہاب الدین غوری نے کہا کہ اب میرے لیے ایک ہی راستہ ہے یا تو اپنی شکست کا بدلہ لوں یا لڑ کر مر جاؤں۔

پیر مرد نے شہاب الدین کی دل جوئی کی۔ اس کے حق میں دعا کی۔ اس کی فتح و کامرانی کا مژدہ سنایا اور فرمایا کہ:

"انشاء اللہ اس مرتبہ فتح ہوگی۔"

Marfat.com

لیکن پیر مرد نے زور دیتے ہوئے کہا کہ:

''اب مصلحتِ وقت یہی ہے کہ آپ ان امیروں کا قصور معاف فرمائیں اور ان کو روبرو بلائیں ان کو عزت و آبرو بخشیں تا کہ وہ جان لڑا کر لڑیں اور اپنی پہلی بدنامی کے دھبہ کو مٹائیں۔''

شہاب الدین پر پیر مرد کی اس تقریر کا بہت اثر ہوا۔ سلطانی لشکر پشاور سے روانہ ہو کر ملتان پہنچا۔ ملتان میں شہاب الدین نے دربار منعقد کیا۔ سب امیروں اور سرداروں کو بلایا۔ ان کی خطا معاف کی۔ پھر ان سے مخاطب ہو کر کہا:

''اے مسلمانو! سال گذشتہ اسلام کے دامن پر جو بدنما داغ لگا، اس کا تدارک ہر مسلمان پر واجب ہے۔''

سب نے ایک زبان ہو کر شہاب الدین غوری کی آواز پر لبیک کہا اور پوری پوری امداد و معاونت کا وعدہ کیا۔ سب نے تلواروں پر ہاتھ رکھ کر سلطان کو یقین دلایا کہ وہ اپنے وعدے سے ہٹنے والے نہیں۔

شہاب الدین غوری اس عہد و پیمان کے بعد ملتان سے روانہ ہو کر لاہور پہنچا، لاہور پہنچ کر اس نے رکن الدین حمزہ کو مع پیغام کے راجہ پرتھوی راج کے پاس اجمیر روانہ کیا۔[72] شہاب الدین غوری کا پیغام راجہ پرتھوی راج کے نام یہ تھا۔

''اطاعت قبول کرو، ورنہ لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ۔''

راجہ پرتھوی راج کو اس کے منہ چڑھے چندا بھانٹ نے شہاب الدین غوری کا پیغام پہنچایا تو راجہ پرتھوی راج نے اس پیغام کو کوئی اہمیت نہ دی۔ اس کو اپنی طاقت پر ناز تھا، اپنی بہادری پر گھمنڈ تھا، اپنی شجاعت پر فخر تھا۔ راجپوتوں کی وفاداری اور راجاؤں کی امداد پر کلی اعتماد تھا اور اپنی فوج اور اپنے ہاتھیوں پر زعم تھا۔ اسی غرور نخوت و پندار اور زعم کی بنا پر راجہ پرتھوی راج نے شہاب الدین کو حسب ذیل جواب دیا۔[73]

عدّت و حدّت سپاہ بے کراں ما معلوم تو شدہ خواہد بود۔ متواتر و متوالی روز بروز لشکر از اقصائے بلاد ہندوستان می رسد۔ اگر رحم بر خود نمی نمائی بریں جماعت نامراد کہ ہمراہ داری رحم کن واز آمدن خود پشیمان شدہ علم

Marfat.com

معاودت برافراز والا آمادہ باشید کہ فیلان صف شکن از سہ ہزار متجاوز ند
پیادہ پائے توپچی و تیر انداز کہ او حساب افزونند بالشکرے کہ درمیدان
وہم فردا برارد وشامی وانیم وحریف رادر عرصہ گیرو وار فیل مات می
سازیم۔

ترجمہ:

ہماری بے شمار فوج کی تیاری اور اس کا جوش و خروش تم کو معلوم ہوگا۔ ہر روز اطراف ہندوستان سے لشکر پہنچ رہے ہیں۔ اگر اپنے پر تم کو رحم نہیں آتا تو اپنی نامراد فوج پر ہی رحم کرو اور اپنے آنے سے پشیمان ہو کر واپس لوٹ جاؤ، ورنہ اس کے لیے آمادہ و تیار ہو جاؤ کہ تین ہزار سے زائد صف شکن ہاتھی، اور بے شمار پیادے اور تیر انداز کل کے روز تمہارے لشکر پر حملہ آور ہوں گے اور تم کو میدان جنگ میں فیل مات دی جائے گی۔ یعنی ہاتھیوں سے تمہاری فوج کو کچل دیا جائے گا۔

پرتھوی راج کو اپنی فتح و کامرانی پر پورا یقین تھا۔ اس جواب کے بعد وہ جنگ کی تیاری میں مصروف ہو گیا۔ راجاؤں کو اطلاع کرائی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں راجپوتوں کا ایک بہت بڑا لشکر راجہ پرتھوی راج کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گیا۔

راجہ پرتھوی راج کی روانگی کے وقت مختلف رسومات انجام دی گئیں۔ آخر کار راجہ پرتھوی راج تھانیسر کے میدان میں مع ایک شان دار لشکر کے جا پہنچا۔ راجہ پرتھوی راج کے ساتھ تین ہزار ہاتھی، تین لاکھ سوار اور بے شمار پیدل تھے ڈیڑھ سو راجاؤں کی فوجیں شامل تھیں۔

سلطان شہاب الدین غوری کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار کا لشکر تھا۔

دونوں فوجوں نے سرسوتی دریا کے پار مورچے لگائے۔

راجہ پرتھوی راج کو اپنی کامیابی کا پورا پورا یقین تھا۔ اس لیے اس نے لشکر کی ترتیب پر دھیان نہ دیا۔ ساری فوج نے بیک وقت حملہ کیا۔

شہاب الدین غوری نے یہ عقل مندی کی کہ اس نے اپنی فوج کو چار حصوں میں تقسیم کیا اور ہر ایک حصہ کا سپہ سالار مقرر کر کے ہر ایک کو باری باری لڑنے کا حکم دیا۔ راجہ پرتھوی راج کی

فوج نے شہاب الدین غوری کی فوج کے چھکے چھڑا دیئے۔ بہادر راجپوت انتہائی بہادری سے لڑے۔ معرکہ جنگ وجدال بہت دیر تک ہوتا رہا۔ دوپہر کا وقت ہوا۔ راجہ پرتھوی راج ڈیڑھ سو راجاؤں کو لے کر ایک پیڑ کے نیچے فروکش ہوا۔ سب نے یہ طے کیا کہ اب یا تو فتح یا موت۔ ان سب نے تلواروں پر ہاتھ رکھ کر قسمیں کھائیں۔ شربت کا ایک ایک پیالہ پیا۔ پان کا بیڑا چبایا۔ تلسی کی پتی زبان پر رکھی۔ کیسر کا ٹیکہ ماتھے پر لگایا، اور تازہ دم ہو کر میدان جنگ میں آئے۔

اب گھمسان کی لڑائی شروع ہوئی۔ شہاب الدین غوری کو یکا یک خواجہ غریب نوازؒ کی بشارت یاد آئی جس نے اس کی ہمت باندھی۔[74] اب اس کی سمجھ میں یہ تدبیر آئی کہ اپنے خاص جوانوں کا تازہ دم دستہ میدان جنگ میں بھیجا جائے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جانباز جوانوں کا یہ تازہ دم دستہ زندگی کو ہتھیلی پر رکھ کر میدان جنگ میں داخل ہوا راجہ پرتھوی راج کی فوج لڑتے لڑتے تھک چکی تھی۔ اس کے لیے تازہ دم دستہ کا مقابلہ از بس دشوار تھا۔ کھانڈے راؤ مع اور بہت سے راجاؤں کے مارا گیا۔ راجہ پرتھوی راج کی فوج میں ہل چل مچ گئی۔

ابھی تھوڑا دن باقی تھا کہ شہاب الدین کی فوج غالب اور راجہ پرتھوی راج کی فوج مغلوب ہوئی۔ ترائن کی یہ جنگ 589ھ بمطابق 1193ء میں فیصلہ کن تھی۔ سلطان شہاب الدین غوری کو فتح اور راجہ پرتھوی راج کو شکست ہوئی۔

راجہ پرتھوی راج نے بھاگنا چاہا۔ لیکن وہ دریائے سرسوتی کے کنارے گرفتار ہوا۔ اور تہ تیغ کیا گیا۔[75]

بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ راجہ پرتھوی راج کو قتل نہیں کیا گیا۔ بلکہ شہاب الدین نے اس کو گرفتار کر کے غزنی بھیج دیا۔ غزنی میں وہ کچھ دن زندہ رہا اور وہیں اس کو موت واقع ہوئی۔

راجہ پرتھوی راج کی شکست کے بعد شہاب الدین غوری آگے بڑھا۔ اس کا کوئی مقابلہ نہ ہوا۔ سرستی، ہانسی، سمانہ، کہرام فتح کیا۔ اور پھر اجمیر پہنچا۔ یہاں تھوڑا بہت اس کا مقابلہ ہوا، وہ مخالفین پر غالب آیا۔ اجمیر پر شہاب الدین کا تسلط ہوا۔ اس نے پرتھوی راج کے لڑکے کو جس کا نام کولا تھا۔ اجمیر کا حاکم اپنی طرف سے مقرر کیا اور اس سے وعدہ لیا کہ وہ فرماں بردار رہے گا اور خراج برابر ادا کرتا رہے گا۔

Marfat.com

شہاب الدین غریب نوازؒ کے قدموں میں:

یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس وقت شہاب الدین غوری اجمیر میں داخل ہوا۔ تو شام ہو چکی تھی مغرب کا وقت تھا۔ اتنے میں اس نے اذان کی آواز سنی۔ اذان کی آواز سن کر اس کو سخت تعجب ہوا۔ اس نے معلوم کیا کہ یہ آواز کہاں سے آ رہی ہے اس کو بتایا گیا کہ ایک فقیر کچھ دنوں سے آئے ہوئے ہیں یہ آواز وہاں سے آ رہی ہے۔ شہاب الدین نے ادھر کا راستہ لیا۔ جماعت کھڑی ہو چکی تھی۔ خواجہ غریب نوازؒ امامت فرما رہے تھے۔ شہاب الدین غوری جماعت میں شریک ہو گیا۔ نماز ختم ہوئی۔ یکا یک شہاب الدین غوری کی نگاہ خواجہ غریب نوازؒ کے چہرہ پر پڑی۔ یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ یہ وہی بزرگ ہیں جنہوں نے اس کو فتح و کامرانی کی بشارت دی تھی۔

شہاب الدین آگے بڑھا، اور خواجہ غریب نوازؒ کے قدموں میں گر پڑا۔ بہت دیر تک روتا رہا۔ جب رونے سے فارغ ہوا۔ خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت بابرکت میں باادب بیٹھا اور خواجہ غریب نوازؒ سے درخواست کی کہ وہ اس کو مریدی کا شرف بخشیں، خواجہ غریب نوازؒ نے ازراہ عنایت وشفقت اس کی درخواست منظور فرمائی اور اس کو مریدی کے شرف سے نوازا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس وقت شہاب الدین غوری خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت قاضی حمید الدین ناگوری اجمیر میں موجود تھے۔[76]

اس ملاقات کے وقت خواجہ غریب نوازؒ نے شہاب الدین غوری کو اپنے مریدوں میں شامل کیا۔[77] اور ناطمع شاہ سے ملنے کا حکم دیا۔ اس وقت شہاب الدین کے ساتھ راجہ جے چند جو قنوج کا راجہ تھا، وہ بھی تھا۔

کچھ دن اجمیر میں قیام کر کے شہاب الدین غوری دہلی آیا۔ دہلی کے حاکم نے تحائف پیش کئے۔[78]

شہاب الدین غوری قطب الدین ایبک کو دہلی میں اپنا نائب مقرر کر کے ہندوستان سے واپس چلا گیا۔

☼

Marfat.com

باب: 9

روانگیِ بغداد اور واپسی اجمیر

خواجہ غریب نوازؒ کو اپنے پیر و مرشد کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ آپ کے پیر و مرشد اس وقت بغداد میں مقیم تھے۔ چنانچہ خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے پیر و مرشد کی قدم بوسی کے واسطے بغداد کا ارادہ کیا۔ اس وقت قاضی قدوۃ الدین عرف قاضی قدوہ نے جو خواجہ غریب نوازؒ کے پیر بھائی ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ کے مشورہ سے اودھ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

خواجہ غریب نوازؒ 598ھ میں اجمیر سے بغداد کے لیے روانہ ہوئے۔ بغداد پہنچ کر وہاں کچھ عرصہ قیام فرمایا اور پھر ہندوستان کے لیے روانہ ہو گئے۔ بغداد سے روانہ ہو کر آپ بلخ میں رونق افروز ہوئے۔ یہاں آپ نے احمد خضریہ کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔

خواجہ غریب نوازؒ کا معمول تھا کہ آپ سفر میں تیر و کمان، چقماق اور نمک دان ساتھ رکھتے تھے۔ جب کھانے پینے کا کوئی انتظام نہ ہوتا تو آپ جنگل میں پرند کا شکار کرتے اور اس سے روزہ افطار کرتے۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ خواجہ غریب نواز ایک باغ میں جا پہنچے۔ یہ باغ بلخ کے مشہور فلسفی اور فاضل حکیم کا تھا۔ جو علم اور فلسفہ میں پوری مہارت رکھتا تھا۔ لیکن اس فلسفی کو تصوف، صوفی اور مشائخ سے کوئی عقیدہ نہ تھا۔ اس کا نام ضیاء الدین تھا اور لوگ تعظیماً اس کو حکیم ضیاء الدین اور مولانا ضیاء الدین کہہ کر پکارتے تھے۔ بلخ کے قریب ہی موضع زینا تھا۔ اس موضع میں مولانا ضیاء الدین اس مدرسے میں علوم و حکمت و فلسفہ کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ اس کی قابلیت کا شہرہ دور دور تک تھا۔

جس دن خواجہ غریب نوازؒ کا اس باغ میں گزر ہوا، اس دن روزہ افطار کرنے کے واسطے

آپ نے کلنگ کا شکار کیا تھا۔ کلنگ تو آپ نے خادم کے حوالے کیا اور خود نماز میں مشغول ہو گئے۔ اتنے میں مولانا ضیاء الدین آ پہنچے خواجہ غریب نوازؒ کو نماز میں منہمک اور خادم کو کلنگ کے کباب بنانے میں مشغول دیکھ کر وہ رُک کر کھڑے ہو گئے اور خادم سے دریافت کیا کہ تم کون ہو کہاں سے آئے ہو، یہ کباب کس کے لیے بنا رہے ہو اور یہ بزرگ جو نماز پڑھ رہے ہیں، کون ہیں۔ خادم نے سب سوالوں کا جواب دیتے ہوئے آخر میں کہا ''یہ شہرہ آفاق بزرگ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ ہیں۔''

یہ سن کر مولانا ضیاء الدین دل میں خوش ہوئے کہ اب اس کو حضرت غریب نوازؒ سے فلسفیانہ دلائل کی روشنی میں اولیاء اللہ اور مشائخ کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملے گا۔ اور ان کو یقین تھا کہ خواجہ غریب نوازؒ سے گفتگو کر کے وہ ان کو (خواجہ غریب نوازؒ) کو اپنا ہم خیال بنا لیں گے۔

اس خیال سے حکیم ضیاء الدین وہیں رُک گئے اور انتظار کرنے لگے کہ خواجہ غریب نوازؒ کب نماز ختم کرتے ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نماز سے فارغ ہوئے ضیاء الدین نے سلام کیا۔ افطار کا وقت ہوا، خادم نے کلنگ کے کباب پیش کیے خواجہ غریب نوازؒ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر کلنگ کی ایک ٹانگ اٹھائی اور مولانا ضیاء الدین کو دی۔ دوسری ران میں سے آپ نے خود تھوڑا سا کھایا۔

مولانا ضیاء الدین کا کلنگ کی ٹانگ کا کھانا، زندگی میں انقلاب کا آنا تھا۔ مولانا نے جوں ہی ٹانگ کھائی، فوراً بے ہوش ہو گئے۔ دل سے تاریکی دور ہو گئی حجابات اُٹھ گئے۔ اسرار الٰہی آپ پر ظاہر ہوئے۔ اپنا فلسفہ منطق اور حکمت اور علم سب بھول گئے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے بچے ہوئے کھانے میں سے تھوڑا سا مولانا ضیاء الدین کے منہ میں ڈالا۔ مولانا کو ہوش آیا۔ خواجہ غریب نوازؒ کے قدموں پر گر گئے۔ صدق دل سے اپنے خیالات فاسدہ سے توبہ کی۔

غرض تاریکی سے روشنی میں آئے۔ فلسفہ کی کتابیں پانی میں ڈبو دیں۔ خواجہ غریب

Marfat.com

نوازؒ سے استدعا کی کہ وہ اس کو اور اس کے شاگردوں کو شرف مریدی بخشیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نے مولانا ضیاء الدین کی درخواست قبول فرمائی۔ مولانا ضیاء الدین اور ان کے شاگردوں کو اپنے حلقہ مریدین میں شامل فرمایا۔ مولانا ضیاء الدین کچھ عرصہ تک خواجہ غریب نوازؒ کی صحبت میں رہے۔ اور فیوض و برکات حاصل کرتے رہے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ کو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا۔

خواجہ غریب نوازؒ کو شہرت اور مخلوق کا اژدہام پسند نہ تھا۔ جب آپ کی شہرت ہونے لگی اور مخلوق کا اژدہام بڑھنے لگا تو آپ وہاں سے روانہ ہو گئے۔ بلخ سے روانہ ہو کر آپ غزنین پہنچے۔ غزنین سے لاہور، اور لاہور سے دہلی اور دہلی سے اپنے مستقر اجمیر تیسری بار تشریف لے آئے۔

(3)

کچھ دنوں اجمیر میں قیام فرمانے کے بعد حضرت خواجہ غریب نوازؒ خراسان تشریف لے گئے۔ دورانِ قیام خراسان میں آپ تصنیف و تالیف میں منہمک رہے۔ پھر آپ نے دہلی کا قصد کیا۔ اور 610ھ اور 611ھ کے درمیان آپ خراسان سے دہلی میں رونق افروز ہوئے۔ کچھ دن دہلی میں قیام فرما کر آپ اجمیر چوتھی بار واپس تشریف لے آئے۔

(4)

تاراگڑھ پر شب خون کا واقعہ:

حضرت سید حسین مشہدی جنگ سوار مشہد مقدس کی سادات سے ہیں۔ آپ حضرت امام زین العابدین کی اولاد میں ہیں۔ آپ جہاد کی نیت سے شہاب الدین غوری کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے۔ قطب الدین ایبک نے آپ کو اجمیر کا داروغہ مقرر کر دیا تھا۔ راجپوتوں نے ایک خفیہ سازش کی اور رات کے وقت تاراگڑھ پر حملہ کیا۔ حضرت سید حسین جنگ سوار نے مقابلہ کیا۔ خوب بہادری سے لڑے اور بہت سے ساتھیوں کے ساتھ آپ نے

جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کا مزار تارا گڑھ پر ہے۔ آپ جنگ سوار کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کی وفات متعلق اختلاف ہے۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ شب خون کا واقعہ 598ھ میں پیش آیا۔[79] بعض کی رائے ہے کہ آپ کی شہادت 592ھ میں ہوئی۔[80]

بعض کا خیال ہے کہ آپ نے 610ھ میں جام شہادت نوش فرمایا۔[81] آپ کا عرس سراپا قدس ہر سال 17. 18 رجب کو ہوتا ہے۔

☼

Marfat.com

باب: 10

اجمیر سے سفر دہلی بعہد سلطان التمش

خواجہ غریب نوازؒ جب خراسان سے ہندوستان تشریف لائے۔ اس وقت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ بغداد میں مقیم تھے۔ جب خواجہ قطب صاحبؒ کو معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ ہندوستان تشریف لے گئے تو آپ نے بھی خواجہ غریب نوازؒ کی قدم بوسی کے شوق میں ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔ حضرت قطب صاحبؒ بغداد سے ملتان ہوتے ہوئے دہلی پہنچے۔ خواجہ غریب نوازؒ اس وقت اجمیر پہنچ چکے تھے۔ حضرت قطب صاحبؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کی خدمتِ اقدس میں ایک عریضہ بھیجا جس میں آپ نے قدم بوسی کی خواہش ظاہر کی اور خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔

خواجہ غریب نوازؒ نے اس درخواست کے جواب میں قطب صاحبؒ کو لکھا کہ:

> ''دہلی کا کارولایت تمہارے سپرد ہے۔ تم وہیں سکونت رکھو، کچھ دن بعد ہم خود دہلی آئیں گے۔''[82]

اس جواب کے کچھ ہی دن بعد خواجہ غریب نوازؒ اجمیر سے دہلی میں رونق افروز ہوئے قطب صاحبؒ کی خانقاہ میں قیام فرما کر قطب صاحبؒ کو عزت بخشی۔ خواجہ قطب صاحبؒ نے سلطان شمس الدین التمش کو خواجہ غریب نوازؒ کی آمد کی اطلاع کرنا چاہی۔ لیکن آپ نے (خواجہ غریب نوازؒ نے) ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

آپ کی دہلی میں آمد کی خبر چھپنے والی کب تھی۔ سلطان شمس الدین، امراء خواص اور عوام کو معلوم ہو گیا کہ آفتاب چشتیاں حضرت خواجہ غریب نوازؒ دہلی میں تشریف فرما ہیں۔ سب آپ کی زیارت کے لیے آپ کی خدمت میں جوق در جوق آنے لگے۔[83]

خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے دورانِ قیامِ دہلی میں عرفان کی دولت جی بھر کے لٹائی۔

قطب صاحبؒ کے حصہ میں گراں مایہ نعمت آئی۔ ہر شخص اپنی قابلیت اور استطاعت کے مطابق آپ سے فیض یاب ہوا۔ جب سب فیض یاب ہو چکے۔ اور خواجہ غریب نوازؒ کی روانگی کا وقت آیا تو آپ نے خود ہی خواجہ قطب صاحبؒ سے دریافت فرمایا:[84]

''تمہارے مریدوں میں سے کیا کوئی نعمت پانے سے رہ گیا ہے؟''

خواجہ قطب صاحبؒ نے عرض کیا:

''مسعودی (بابا فرید الدین گنج شکرؒ) رہ گیا ہے۔ وہ چلّہ میں بیٹھا ہے۔''

یہ سن کر خواجہ غریب نوازؒ کھڑے ہو گئے اور قطب صاحبؒ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''آؤ اُسے دیکھیں۔''

دونوں حضرات بابا فرید گنج شکرؒ کے چلّہ پر گئے۔ دروازہ کھولا تو دیکھا کہ بابا صاحبؒ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ تعظیم کے واسطے کھڑے نہ ہو سکے۔ با چشم پُر آب سرِ نیاز زمین پر رکھ دیا۔

بابا فرید گنج شکرؒ کا یہ حال دیکھ کر خواجہ غریب نوازؒ نے خواجہ قطبؒ سے فرمایا کہ:

''اے قطب کب تک اس بچارے کو مجاہدہ میں گھلاؤ گے، آؤ اسے کچھ عطا کریں۔''

یہ کہہ کر خواجہ غریب نوازؒ نے بابا فرید گنج شکرؒ کا داہنا ہاتھ پکڑا اور قطب صاحبؒ نے بایاں بازو پکڑا۔ اس طرح ہر دو حضرات نے بابا صاحبؒ کو کھڑا کیا۔ پھر خواجہ غریب نوازؒ نے آسمان کی طرف منہ کر کے بارگاہِ ایزدی میں بابا صاحبؒ کے واسطے دعا فرمائی اور عرض کیا:

''خدایا ہمارے فریدؒ کو قبول فرما اور اکمل درویش کے مرتبہ پر پہنچا۔''

غیب سے ندا آئی:

''ہم نے فرید کو قبول کیا، یہ وحیدِ عصر ہوگا۔''

یہ الفاظ سن کر بابا صاحبؒ کی حالت میں تبدیلی واقع ہوئی۔

پھر حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے خواجہ قطبؒ کو ہدایت فرمائی کہ:

اسمِ اعظم جو خواجگانِ چشت میں سینہ بسینہ چلا آتا ہے اسے تلقین کرو۔''

Marfat.com

اس اسمِ اعظم کی برکت سے بابا صاحبؒ خدا رسیدہ ہو گئے علم لدنی کا انکشاف آپ پر ہوا اور حجابات کے پردے اُٹھ گئے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے بابا صاحبؒ کو خلعت عطا فرما کر سرفراز فرمایا۔ قطب صاحبؒ نے بابا صاحبؒ کو دستار و شال اور خلافت کے دیگر لوازمات عطا فرمائے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے بابا صاحبؒ کے متعلق پیشین گوئی فرمائی اور قطب صاحبؒ کو مخاطب کر کے فرمایا:

''قطب! بڑے شہباز کو دام میں لائے اس کا آشیانہ سدرۃ المنتہٰی ہوگا۔''

ایک شاعر نے جو اس مبارک موقع پر موجود تھا۔ فی البدیہہ حسب ذیل اشعار پڑھے:

بخششِ کونین از شیخین شد درباب تو
بادشاہی یافتن از بادشاہانِ جہاں
مملکت دنیا و دیں گشتہ مسلم برترا
عالمِ کُن گشتہ اقطاع تو اے شاہِ جہاں

(2)

اسی زمانے میں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ دہلی تشریف لائے خواجہ غریب نوازؒ کو قدم بوس ہونے کا شرف عطا کیا۔ آپ ذی الحجہ 611ھ کو دہلی رونق افروز ہوئے اور تین سال تک قیام فرمایا۔ حضرت خواجہ غریب نواز اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی دہلی میں تشریف آوری کے متعلق اس طرح تحریر فرماتے ہیں:[85]

فارسی:

''بدانکہ مصنف ایں ملفوظ معین الدین حسن سنجری می گوید کہ در مدت بست و دو سال در مسافر ۔مت حضرت ملازمت برائے تلقین و ارشاد دریافتن معرفت جذبۂ اصلاح باطن صحبت تربیت مرشد کامل رکاب

Marfat.com

خدمت خواجہ عثمان ہارنی رحمتہ اللہ علیہ بودم۔

ترجمہ:

ان ملفوظات کے مصنف معین الدین حسن سنجریؒ کہتے ہیں کہ میں بہ حالت مسافرت بائیس سال تک بسلسلہ حصول معرفت واصلاح باطن اپنے پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کے ہمراہ دورانِ مسافرت حاضرِ خدمت رہا۔

فارسی:

چوں بعد از مدت مدید خواجہ عثمان ہارونیؒ در شہر دہلی رسید، مقامِ خلوت گاہ در غرۂ ماہ ذی الحجہ معتکف گشت ایں مصنف برائے عزلت و خلوت سکونت مقام التماس نمود۔

ترجمہ:

مدت مدید کے بعد خواجہ عثمان ہارونیؒ شہر دہلی میں تشریف فرما ہوئے اور بتاریخ غرہ ماہ ذی الحجہ ایک تنہائی کی جگہ آنحضرت نے اعتکاف فرمایا۔ اس مصنف نے اپنے واسطے مقام خلوت وسکونت کے لیے عرض کیا۔

فارسی:

خواجہ فرمود معین الدین مدت چند روز دیگر در صحبت ما باش تا از تربیت تلقین استقامت عالم سیر وطیر کمالیت رسانم، بعد ازاں در مقام اجمیر سکونت گیری۔

ترجمہ:

آنحضرت نے فرمایا معین الدین چند روز اور ہماری صحبت میں رہو تا کہ تربیت وتلقین کی استقامت سے عالم سیر وطیر تک پہنچا دوں۔ بعد ازاں اجمیر میں سکونت پذیر ہونا۔

فارسی:

ہم دریں حکایت دو ماہ ذی الحجہ سلطان شمس الدین طالب صادق

Marfat.com

برائے ملاقات خواجہ عثمان ہارونیؒ آمد۔ بعد ملاقات متکلم شد سوگند سوال کرد و گفت بحق آں خدائے کہ شمارہ جان وادہ براہِ حقیقت سوئے معرفت حق تعالیٰ راہ راست نمودہ است بصدق آمدہ ام۔ مارا راہِ حقیقت سوئے معرفت حق تعالیٰ پیوستن استقامت قوت حضرت راہِ راست نمایند ولطفِ بیعتِ ارادت از تربیت قبول کند۔

ترجمہ:

اس گفتگو کے درمیان میں بتاریخ 2 ماہ ذی الحجہ طالب صادق سلطان شمس الدین حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی ملاقات کے لیے حاضر ہوا۔ بعد ملاقات قسم کے ساتھ عرض کیا۔ اس خدا کے لیے جس نے حضرت کو جان عطا فرمائی ہے، اور حقیقت کے راستے سے معرفت الٰہی کی طرف رہنمائی کی ہے۔ میں صدقِ دِل سے حاضر ہوا ہوں۔ مجھ کو حقیقت کا سیدھا راستہ معرفت کی طرف پیوستن استقامت قوت کے ساتھ دکھایئے اور لطفِ بیعتِ ارادت کے ساتھ میری تربیت فرمانا قبول فرمایئے۔

فارسی:

بدانکہ چوں خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ سلطان را طالبِ صادق و انسان کامل شناخت، بعد صحبت تربیت کلاہ ارادت حوالہ کرد۔ اما بدانکہ چوں خلیفہ دہلی مدّت از صحبت تربیت خواجہ عثمان ہارونیؒ دریافتن استقامت گرفت و تا مدّت سہ سال از مہمات اعراض خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ مرخدام درویشاں اضعف العباد معین الدین حسن سنجریؒ فرمودہ کہ برائے استقامت تربیت طالب صادق سلطان شمس الدین از آیات وحدیثات وقول مشائخ رحمتہ اللہ علیہم در تعریفات معانی ادبیات، نظمات منقولات اولیاء از سخن ہائے کبار ملفوظات تصنیف کن کہ در سفر وحضر ملازمت کند تا ول سلطان تفرقہ وخطرات غیر اللہ نفسانی

Marfat.com

کلی بازآید، بکشف کرامات اظہار کمالیت رسد۔

ترجمہ:

خواجہ عثمان ہارونیؒ نے سلطان کو طالب صادق اور انسان کامل پاکر صحبت تربیت کلاہ ارادت عطا فرمائی۔ خلیفہ دہلی نے مدت تک صحبت تربیت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے مستفیض ہوکر کلی استقامت حاصل کرلی۔ تین سال تک مہمات سے اعراض کر کے خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ نے خدام درویشاں اضعف العباد معین الدین حسن سنجریؒ سے فرمایا کہ طالبِ صادق سلطان شمس الدین کی استقامت وتربیت کے لیے آیات وحدیثات وقول مشائخ تعریفات معانی، ادبیات، نظمات، منقولات، اولیاء سخن ہائے کبار سے ملفوظات تصنیف کرو جو سفر وحضر میں بادشاہ کے کام آئے اور اس کا دل تفرقہ وخطرات غیر اللہ نفسانی سے بالکل باز رہے اور کشف وکرامات کے اظہار سے کمالیت کو پہنچے۔

فارسی:

بدانکہ بعد مسافرت خواجہ عثمان ہارونیؒ مدتے خلیفہ دہلی استقامت تربیت صحبت مصنف گرفت در مطالع ملازمت گنج اسرار سالک راہ گشت بعنایت اللہ تعالیٰ استقامت قرب حضرت عنقریب الایام بکشف وکرامات اظہار اتصال مع اللہ کمالیت یافت دیکے از واصلانِ حق گشت بعدہ مصنف برحکم فرمان خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ در مقام اجمیر سکونت گرفت۔

ترجمہ:

خواجہ عثمان ہارونیؒ کے تشریف لے جانے کے بعد خلیفہ دہلی استقامت تربیت کے لیے ایک مدت تک مصنف کی صحبت میں ملازمت گنج اسرار کے مطالعہ میں مصروف رہا۔ بعنایت اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی عرصہ میں استقامت قرب حضرت اور بکشف کرامات اظہار اتصال مع اللہ کمالیت

حاصل کی اور واصلانِ حق میں سے ہوگیا۔ بعدہٗ مصنف حسب الحکم خواجہ عثمان ہارونیؒ اجمیر میں سکونت اختیار کی۔

اسی زمانے میں جب کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ اور خواجہ غریب نوازؒ دہلی میں مقیم تھے۔ شیخ سعدی شیرازی جو مشہور شاعر اور ''گلستان'' اور ''بوستان'' کے مصنف ہیں دہلی آئے اور ہر دو حضرات سے ملے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے دہلی سے کوچ فرمایا۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے بہ چشم پرنم آپ کو خدا حافظ کہا، خواجہ غریب نوازؒ نے سلطان شمس الدین التمش کو ''گنج اسرار'' کے رموز کی تعلیم دینے کی غرض سے دہلی میں کچھ مدت تک اور قیام فرمایا اور پھر دہلی سے اجمیر واپس تشریف لائے اور اجمیر میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔[86]

(3)

خواجہ غریب نوازؒ نے سلطان شمس الدین التمش کے عہد میں دوسری بار 621ھ میں بمطابق 1224ء میں دہلی کو زینت بخشی۔ اس مرتبہ آپ کا یکا یک دہلی جانا ہوا۔ دہلی میں کسی کو بھی آپ کی آمد کی اطلاع نہ تھی۔ یہاں تک کہ خواجہ قطب صاحبؒ کو بھی اطلاع نہ تھی۔ دہلی اچانک تشریف لے جانے کی وجہ یہ تھی کہ[87]

ایک کاشت کار نے خواجہ غریب نوازؒ سے عرض کیا کہ میرے کھیت کی پیداوار حاکم نے ضبط کرلی ہے، کہتا ہے کہ جب تک شاہی فرمان نہ لاؤ گے، اس میں سے کچھ نہ پاسکو گے۔ لہٰذا حضرت کی امداد کا خواہاں ہوں تاکہ اس سال کے خرچ سے نجات ملے کیوں کہ میری روزی کا وسیلہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے۔''

خواجہ غریب نوازؒ نے دریافت فرمایا:

''بعدازاں حاکم کیا کرے گا؟''

کسان نے عرض کیا:

''جو حکم سلطان کا ہوگا، اس کے مطابق عمل کرے گا۔''

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا:

''اگر استمراری فرمان دستیاب ہو جائے تو ہمیشہ کے لیے یہ تکلیف دور ہو جائے۔''

کسان نے عرض کیا کہ:

''اگر حضور قطب صاحبؒ کو سفارشی خط لکھ دیں تو استمراری یا میعادی فرمان مل جائے گا۔''

خواجہ غریب نوازؒ نے غور و تامل کے بعد فرمایا:

''اگرچہ سفارش سے تیری مقصد براری آسان ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے کام کے لیے متعین کیا ہے۔ لہٰذا میرے ساتھ چل۔''

پس خواجہ غریب نوازؒ کسان کی حاجت براری کے واسطے دہلی روانہ ہونے کے لیے تیار ہوئے۔ جب آپ کسان کو ساتھ لے کر دہلی جانے لگے تو آپ کے فرزند خواجہ فخر الدینؒ نے اپنے موضع ماندن کی معافی کے لیے سلطان شمس الدین التمش سے سفارش کرنے کو آپ سے (خواجہ غریب نوازؒ) عرض کیا۔[88]

دہلی میں کسی کو آپ کی آمد کی اطلاع نہ تھی۔ راستے میں ایک شخص ملا، اس کو خواجہ غریب نوازؒ کی آمد کا تعجب تھا۔ وہ قطب صاحبؒ کے پاس پہنچا اور خواجہ غریب نوازؒ کی آمد کی اطلاع آپ کو کی۔ آپ نے سلطان شمس الدین التمش کو اطلاع کی۔ سلطان نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔

قطب صاحبؒ کو جستجو تھی کہ اچانک دہلی تشریف لانے کی وجہ خواجہ غریب نوازؒ سے دریافت کریں۔ چنانچہ لوگوں کے چلے جانے کے بعد قطب صاحبؒ نے خواجہ غریب نوازؒ سے دریافت کیا۔

''بلا اطلاع یکبارگی حضور کے تشریف لانے کا کیا سبب ہے؟''

خواجہ غریب نوازؒ نے کسان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

''اس کے کام کے لیے آیا ہوں۔''

قطب صاحبؒ نے عرض کیا کہ:

''حضور کے خادموں میں سے کوئی بھی سلطان سے عرض کرتا تو اس

شخص کا کام ہو جاتا۔ اس کام کے لیے حضور کو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی؟''

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا:

''یہ ٹھیک ہے مگر اہل اسلام ذلت اور غربت کے وقت خدا کی رحمت سے قریب ہوتا ہے۔ جب یہ شخص میرے پاس آیا تھا بہت رنجیدہ تھا۔ میں نے مراقب ہو کر دربار ایزدی میں اس کے متعلق عرض کیا۔

ارشاد ہوا:

''رنج و غم میں شریک ہونا عین بندگی ہے۔''

پس میں بہ سبب بندگی حق تعالیٰ خود یہاں آیا ہوں۔

قطب صاحبؒ نے خواجہ غریب نوازؒ سے عرض کیا:

''آپ کے تشریف لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ حضور قیام فرمائیں میں جاتا ہوں۔''

چنانچہ قطب صاحبؒ سلطان شمس الدین التمش کے پاس تشریف لے گئے اور کسان کا معاملہ کسان کے حق میں طے کرا دیا اور موضع ماندن کی معافی کا فرمان خواجہ فخر الدینؒ کے حق میں حاصل کیا۔[89]

شیخ نجم الدین صغریٰ کا خراب برتاؤ (1224ء بمطابق 621ھ):

خواجہ غریب نوازؒ کا دہلی میں قیام نہ صرف باعثِ خیر و برکت تھا بلکہ دہلی والوں کے لیے باعثِ افتخار و مسرت تھا۔ ہر طبقے اور ہر مکتب خیال کے لوگ خواجہ غریب نوازؒ سے ملنے کے لیے جوق در جوق آتے تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ کو تعجب تھا کہ سب تو ملنے آئے لیکن شیخ نجم الدین صغریٰ جن سے کہ خراسان میں ملاقات بھی ہو چکی تھی نہ آئے۔ خواجہ غریب نوازؒ از راہ نوازش و باتباع خلق محمدی بہ نفس نفیس خود ان سے ملنے ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔

اس وقت شیخ نجم الدین صغریٰ ایک صوفہ تعمیر کرا رہے تھے۔ نہ تو انہوں نے خواجہ غریب نوازؒ کا استقبال کیا اور نہ آپ کی طرف التفات برتا اور نہ کوئی توجہ کی خواجہ غریب نوازؒ کو یہ بات

گراں گذری۔ آپ نے شیخ نجم الدین صغریٰ سے فرمایا:

''اے نجم الدین! ایسی کیا تجھ پر بلا آئی کہ شیخ الاسلامی کے نشے میں انسانیت سے درگذرا اور راہ ورسم دیرینہ اور وضع داری قدیم کو یک بارگی ترک کیا۔''

یہ سن کر شیخ نجم الدین صغریٰ شرمندہ ہوئے۔ خواجہ غریب نوازؒ کے قدموں پر سر رکھا۔ معذرت چاہی اور عرض کیا:

''میں پہلے جیسا آپ کا مخلص تھا۔ ویسا ہی اب بھی ہوں۔ مگر قطب الدین کاکیؒ نے میری منزلت برباد کر دی ہے۔ جب سے وہ آپ کا مرید یہاں آیا ہے تمام مخلوق اس کی طرف رجوع ہے۔ میں برائے نام شیخ الاسلام ہوں کوئی میری پرسش نہیں کرتا۔''

یہ سن کر غریب نوازؒ مسکرائے اور فرمایا:

''تو خاطر جمع رکھ۔ میں اس بارگراں کو، جو تیرے دل پر ہے اپنے ہمراہ اجمیر لے جاؤں گا۔''

یہ فرما کر خواجہ غریب نوازؒ وہاں سے واپس تشریف لے آئے۔ [90]

دہلی سے اجمیر کو روانگی کے وقت خواجہ غریب نوازؒ نے قطب صاحبؒ کو اپنے ہمراہ لیا۔ جب یہ خبر شہر میں پھیلی تو ایک ہل چل مچ گئی۔ لوگوں کو قطب صاحبؒ کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ لوگ آپ کے پیچھے ہو لئے۔ سلطان شمس الدین التمش کو جب یہ خبر ملی تو وہ خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور بصد عجز و نیاز عرض کیا:

''حضور قطب صاحبؒ کو اجمیر نہ لے جائیں، یہیں رہنے دیں۔''

خواجہ غریب نوازؒ راضی ہو گئے۔ آپ نے قطب صاحبؒ سے فرمایا کہ:

''بابا قطب! تم یہیں رہو، تمہارے جانے سے اہل شہر پریشان و بے

قرار ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ اتنے لوگوں کے دلوں کو تمہاری آتشِ جدائی سے کباب کروں۔ میں نے اس شہر کو تمہاری حمایت میں چھوڑا۔"

چنانچہ قطب صاحبؒ واپس اپنے مقام پر آ گئے لیکن خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں آتے جاتے رہے۔[91]

☼

Marfat.com

باب: 11

ازواج واولاد

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا شادی کرنے کا خیال نہ تھا۔لیکن سرورعالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ کو ازدواجی زندگی اختیار کرنا پڑی ایک شب خواجہ غریب نوازؒ سرور عالم ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے سرور عالم ﷺ نے ارشادفرمایا:

"اے معین الدین تو ہمارے دین کا معین ہے، تجھے ہماری سنت ترک نہ کرنی چاہیے۔"

ملک خطاب حاکم قلعہ پٹلی جہاد میں ایک راجہ کی لڑکی کو گرفتار کر کے اسی رات کو لائے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے اس لڑکی کا نام امتہ اللہ رکھا اور بطور مال غنیمت اپنے تصرف میں لائے۔[92] پس خواجہ غریب نوازؒ کی پہلی شادی 590ھ بمطابق 1194ء میں ہوئی۔

بی بی امتہ اللہ کے بطن سے خواجہ فخر الدینؒ، خواجہ حسام الدینؒ اور بی بی حافظ جمال پیدا ہوئیں۔

دوسری شادی:

سیّد وجیہہ الدین مشہدی کو اپنی لڑکی بی بی عصمت اللہ کی شادی کی فکر ہمہ وقت رہتی تھی۔ لڑکی سنِ بلوغ کو پہنچ چکی تھی اور بظاہر کوئی بزرگ شخص نہیں ملتا تھا کہ جس سے ان کا نکاح کردیں۔ایک رات انہوں نے حضرت امام جعفرؒ کو خواب میں دیکھا کہ جناب امام فرماتے ہیں:

"اے فرزند! رسول خدا کا حکم ہے کہ اس لڑکی کا نکاح شیخ معین الدینؒ کے ساتھ کردو۔"

شیخ وجیہہ الدین نے اس خواب کا ذکر خواجہ غریب نوازؒ سے کیا۔ خواجہ غریب نواز نے فرمایا کہ:

"اگرچہ میں سن رسیدہ ہو گیا ہوں، مگر بموجب ارشاد نبوی یہ رشتہ قبول کرتا ہوں۔"

پس آپ نے دوسری شادی بی بی عصمت اللہ سے 620ھ بمطابق 1223ء میں کی۔ آپ کے بطن سے شیخ ابو سعیدؒ پیدا ہوئے۔

☼

Marfat.com

باب: 12

وفات شریف

حضرت خواجہ غریب نوازؒ زندگی میں موت کو عزیز رکھتے تھے۔آپ کی آخری مجلس سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنی وفات سے آگاہ تھے۔خواجہ قطب صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:[93]

فارسی:

روز پنج شنبہ مجلس آخریں بود۔ در مسجد جامع اجمیر دولتِ پائے بوس حاصل شد۔ درویشاں وعزیزاں ومریداں برابر بودند۔سخن در حکایت ملک الموت بود، برلفظ مبارک راند کہ دنیا بے ملک الموت چہ نیز زد۔

ترجمہ:

جمعرات کا دن تھا اور یہی آخری صحبت تھی۔اجمیر کی جامع مسجد میں قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔اہل اللہ معززین اور عقیدت مند بھی موجود تھے۔ ملک الموت پر بات چلی، ارشاد ہوا کہ ملک الموت کے بغیر دنیا کی کیا قیمت:

فارسی:

گفتند چرا۔گفت ازاں کہ در حدیث مسطور است، قال النبی ﷺ:

الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

(مرگ پلے است کہ دوست رابدوست می رساند)

ترجمہ:

لوگوں نے دریافت کیا کہ ایسا کیوں۔ارشاد ہوا کہ حدیث مبارک میں تحریر ہے کہ:

موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتی ہے۔

Marfat.com

فارسی:

آنکہ فرمودہ کہ دوستی آنست کہ اورا بدل یاد کنی کہ دلہا آفریدہ شد۔ خصوصاً از برائے آں کہ تا گرد عرش طواف کند کہ در کتاب محبت آمدہ است کہ حق سبحانہ تعالیٰ می فرماید کہ اے بندۂ مومن چوں ذکر برتو غالب شود من عاشق تو شوم و عشق بمعنی محبت است۔

ترجمہ:

اس موقع پر بھی ارشاد ہوا کہ دوستی حق کے معنی یہ ہیں کہ اسے دل سے یاد کیا جائے۔ اس نے دل پیدا کئے ہیں، لہٰذا دل کے گرد طواف کیا جائے کیونکہ محبتِ الٰہی کا دستور یہی ہے کہ اللہ رب العزت اپنے بندے سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ جس وقت میرا ذکر تجھ پر غالب ہو جاتا ہے تو میں تیرا عاشق ہو جاتا ہوں اور عشق سے مراد محبت ہے۔

فارسی:

آنگاہ فرمود کہ عارفان آفتاب صفت اند بر جملگی عالم می تابند کہ از انوار ایشاں ہمہ عدد باقی چوں خواجہ ایں تمام کرد بگریست، فرمود کہ اے درویش مارا کہ ایں جا آوردہ اند، مدفن ما ایں جا خواہد بود میان چند روز ما سفر خواہیم کرد۔ شیخ علی سنجری حاضر بودند۔ اورا فرمان شد کہ مثال بنویس بردست شیخ قطب الدین بختیار کاکی مابدہ تا در دہلی رود کہ خلافتِ او دادیم کہ دہلی مقام اوست۔

ترجمہ:

اسی نشست میں فرمایا کہ اللہ والے آفتاب کی مانند ہیں۔ ان کا نور تمام کائنات کو منور رکھتا ہے اور انہی کی ضیا پاشیوں سے ہستی کا ذرہ ذرہ جگمگا رہا ہے۔ حضرت خواجہؒ یہ فرما کر رونے لگے۔ فرمایا کہ اس سرزمین میں جو مجھے پہنچایا گیا ہے تو اس کا سبب یہی ہے کہ یہیں میری قبر بنے گی۔ چند روز اور باقی ہیں، پھر سفر درپیش ہے۔ شیخ علی سنجری حاضر تھے ان کو

Marfat.com

حکم دیا کہ فرمان لکھا جائے، اور ہمارے شیخ قطب الدین بختیار کاکیؒ کو دیا جائے تا کہ وہ دہلی جائیں، ہم ان کو خلافت دیتے ہیں اور دہلی ان کے قیام کے لیے تجویز کرتے ہیں۔

فارسی:

بعد ازاں مثال تمام شد بر دستِ دعا گو داد۔ روئے بر زمین بر آوردیم، فرمان شد کہ نزدیک بیا۔ نزدیک تر شدم، دستار با کلاہ بر سر من بدست خود نہاد عصائے شیخ عثمان ہارونیؒ و دراع رداع در بر دعا گو کرد و مصحف و مصلا نیز داد فرمود ایں امانتے است از رسول اللہ ﷺ از خواجگانِ چشت بما رسیدہ است، من تراد ادیم۔ دوراں کردم باید کہ چنانچہ از ایشاں ما بجا آوردیم شما نیز حق ایں بجا آرید۔ تا فردائے قیامت میانِ خواجگان مارا شرمندہ نگردانی۔ دعا گو سر بر زمین آورد دوگانہ نماز گزارد۔ فرمود برد بخدا سپردم و ترا بمنزل نگاہ عزت رسانیدم بعد ازاں سخن فرمود کہ چہار چیز از گوہر نفس است۔

اول درویشی کہ تونگری نماید۔

دویم گرسنہ را سیر گرداند۔

سویم اندوہگیں کہ شادی نماید۔

چہارم مردی کہ بلابہ او دشمن بود دوستی نماید۔

ترجمہ:

پھر جب تحریر مکمل ہو گئی تو مجھے مرحمت فرمائی۔ میں آداب بجا لایا۔ حکم ہوا کہ قریب آ۔ میں اور نزدیک ہو گیا۔ کلاہ اور دستار اپنے دستِ مبارک سے میرے سر پر بہ نفس نفیس رکھا۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کا عصائے مبارک اور خرقہ عنایت فرمایا۔ قرآن مجید اور اپنی خاص جانماز بھی عطا فرمائی۔ ارشاد فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی مقدس امانت ہے جو خواجگان چشت کے ذریعے ہم تک پہنچی ہے۔ میں تم کو یہ مقدس

Marfat.com

امانت سونپ رہا ہوں، تم کو لازم ہے کہ جس طرح ہم نے ان چیزوں کی پوری ذمہ داری کے احساس کے ساتھ رکھا ہے تم بھی اسی طرح رکھو گے تاکہ کل قیامت کے دن خواجگان کے سامنے مجھے شرمندگی نہ اٹھانا پڑے۔ نیاز مند پھر آداب بجالایا۔ دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی۔ ارشاد ہوا جاؤ خدا کے سپرد کیا اور مقام عزت و بزرگی پر فائز کیا۔ اس کے بعد نصیحت فرمائی کہ چار باتیں بڑی خوبی کی ہیں۔ ایک تو ایسی درویشی جس سے تونگری جھلکے، دوسری بھوکوں کا پیٹ بھرنا، حالت غم میں اظہار مسرت، چوتھے اس درجہ کی مردمی کہ اگر کوئی دشمنی سے پیش آئے تو جواب میں دوستی کا مظاہرہ کرے۔

فارسی:

آنگاہ فرمود کہ مرتبہ اہل محبت چنانست کہ اگر پرسند شب نماز گزاردی گوید کہ مارا فراغت نیست، اما گرد ملک الموت گردیم و ہر جا درمانده است اورا دست می گیریم۔ چوں خواجہ دریں فوائد بود دعا گوے خواست سرور قدم ارود، رواں شود ضمیر روشن کہ در سخن بود، برخور فرمان شد، بیا، برخاستم، ماد قدم آوردم فاتحہ خواند۔ گفت۔

ترجمہ:

پھر ارشاد کیا کہ اہل محبت کا مقام یہ ہے کہ اگر کوئی نماز شبانہ کے متعلق دریافت کرے تو از راہ کسر نفسی یہ کہہ دے کہ اتنی فراغت ہی کہاں، میں تو ملک الموت کے گرد گھومتا ہوں جہاں کہیں اسے دشواری پیش آئے میں خود ہی اس کا بڑھ کر ہاتھ تھام لوں۔ حضرت خواجہ جب یہاں تک پہنچے تو میں اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ قدم بوس ہو کر روانگی کی اجازت چاہوں کہ حضور کے قلب روشن پر میری بات واضح ہوگئی۔ آپ نے فرمایا، آؤ، میں آگے بڑھا، قدم بوس ہوا۔ حضور نے فاتحہ پڑھی اور کہا:

فارسی:

روئے نہ خراشی مرد شدہ بباش بازوئے برزمین آوردم باز گشتم۔ در

Marfat.com

حضرت دہلی آمدم وسکونت کردم۔ جملگی عالم از اہل صفہ وآئمہ وجز اں بر دُعا گورو ئے نہادند۔

ترجمہ:

آزردہ نہ ہواور مردانہ ہمت کے ساتھ رہو۔ پھرآداب بجالایا اور واپس ہو گیا۔ دہلی پہنچ کر میں نے وہیں سکونت اختیار کرلی۔ تمام شہر کے خواص وعام، صوفیاء، آئمہ سبھی میرے پاس آئے اور تعظیم وتکریم کی۔

فارسی:

چہل روز میانِ دہلی گذشتہ بود کہ آیندہ بیاید۔ خبرآورد کہ شیخ از رواں کردن بسبت روز درحیات بود کہ برحمت حق پیوستند۔

ترجمہ:

ابھی چالیس دن ہی دہلی میں گذرے کہ ایک آنے والے نے خبر دی کہ میرے روانگی کے بیس روز بعد حضور (خواجہ غریب نوازؒ) واصل بحق ہوئے۔

فارسی:

ہماں شب خاطر خواب بوس مصلا بودم درخواب شدم خواجہ را بدیدم۔ گوئی درزمین عرش استادہ کردہ اند۔ من سرنہادم وازیں باز پرس کردم۔ فرمود خدائے تعالٰی مرا بیامرزید ونزدیک کردبیان وساکنانِ عرش مقام داد ایں جامی باشم۔

ترجمہ:

اس رات کو مصلے پر نماز پڑھ کر لیٹ رہا، آنکھ لگ گئی۔ میں نے حضور کو خواب میں دیکھا۔ یہ سمجھو گویا زمینِ عرش پر کھڑے تھے۔ میں نے قدم بوس ہو کر کیفیت حال دریافت کی۔ ارشاد ہوا کہ خداوند تعالے نے رحمت خاص سے نوازا اور فرشتوں اور ساکنانِ عرش کے نزدیک جگہ دی میں یہیں رہتا ہوں۔

جس رات خواجہ غریب نوازؒ کا وصال ہوا، چند اولیاء اللہ نے حضور محمد مصطفی ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضور فرماتے ہیں:

''معین الدین حق تعالیٰ کا دوست ہے۔ ہم آج اس کے استقبال کے لیے آئے ہیں۔''

6رجب 627ھ بمطابق 21 مئی 1229ء دوشنبہ کے دن عشاء کی نماز کے بعد خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے حجرہ کا دروازہ بند کیا۔ کسی کو بھی حجرہ کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ حجرہ کے باہر خدام حاضر تھے۔ رات بھر ان کے کانوں میں صدائے وجد آتی رہی۔ رات کے آخری حصہ میں وہ آواز بند ہوگئی۔[94]

صبح کی نماز کا وقت ہوا لیکن دروازہ نہ کھلا۔ خدام کو تشویش ہوئی آخر کار دروازہ توڑا گیا۔ لوگ اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ خواجہ غریب نوازؒ رحمتِ حق میں پیوست ہو چکے ہیں۔[95] آپ کی جبین مبارک پر بخطِ قدرت یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

هذا حبيب الله مات في حب الله

''وہ خدا کا حبیب تھا اور خدا کی محبت میں انتقال کیا''

آپ کی وفات شریف ایک عجیب سانحہ تھی۔ ہر شخص اشک بار تھا۔ آپ کے جنازہ کے ساتھ لوگوں کا کثرت سے ہجوم تھا۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ فخر الدینؒ نے پڑھائی۔ جس حجرہ میں آپ نے انتقال فرمایا، اسی حجرہ میں آپ کو دفن کیا گیا جیسا کہ رسول مقبول ﷺ کو جس حجرہ میں آپؐ نے وصال فرمایا دفن کیا گیا تھا۔ آپ کا مزار مبارک صدیوں سے مرجع خاص و عام ہے۔ آپ کا عرس مبارک یکم رجب سے 6 رجب تک ہوتا ہے۔ سماع خانہ میں محفل سماع چاند رات سے شروع ہوتی ہے۔ 6 رجب کو دن میں قل ہوتا ہے۔ 9 رجب کو بڑا قل ہوتا ہے۔ اس دن ساری درگاہ دھوئی جاتی ہے۔ عجیب سماں ہوتا ہے۔ عرس کے دوران میں لاکھوں خواجہ غریب نوازؒ کے پرستاران و معتقدین دور دراز سے مزار مبارک پر خواجہ غریب نوازؒ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوتے ہیں۔

☼

Marfat.com

باب: 13

پسماندگان

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نے شادی نہیں کی۔ لیکن یہ غلط ہے۔ آپ کی پہلی شادی بی بی اُمتہ اللہ سے ہوئی اور ان کے بطن سے تین بچے ہوئے۔ خواجہ فخر الدین ابوالخیرؒ، خواجہ حسام الدین ابوصالحؒ اور بی بی حافظ جمال۔

خواجہ فخر الدین ابوالخیرؒ:

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔[26] آپ کی ولادت باسعادت 591ھ بمطابق 1261ء میں ہوئی۔ آپ موضع مانڈل میں زراعت کرتے تھے۔ آپ نے علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے۔ کمالات صوری و معنوی سے آراستہ ہوئے۔ آپ بتاریخ 5 شعبان 661ھ بمطابق 1263ء واصل بحق ہوئے۔ آپ کا مزار پرانوار واقع سرواڑ شریف مرجع خاص و عام ہے۔ آپ کا عرس بڑے تزک واحتشام سے ہر سال ہوتا ہے۔

خواجہ حسام الدین ابوصالح:

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ آپ ابدالوں کی صحبت میں شامل ہو گئے۔

بی بی حافظ جمال:

آپ خواجہ غریب نوازؒ کی اکلوتی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی شادی شیخ رضی الدین عرف عبداللہ جو قاضی حمید الدین ناگوری کے لڑکے تھے، کے ساتھ ہوئی تھی۔ دو صاحبزادے

ہوئے۔ لیکن دونوں کا بچپن میں انتقال ہوگیا۔ آپ کا مزار مبارک اپنے والد حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے پائیں میں واقع ہے۔ نور چشمے پر آپ کا چلّہ ہے۔ آپ کا سالانہ عرس 17 رجب کو درگاہ شریف پر ہوتا ہے۔ اور 19 رجب کو چشمے پر ہوتا ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔[97] دوسری شادی بی بی عصمت اللہ سے کی۔ آپ کے بطن سے خواجہ ضیاء الدین ابوسعید پیدا ہوئے۔

خواجہ ضیاء الدین ابوسعید:

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی عمر پچاس سال کی ہوئی، آپ کا مزار مبارک اپنے والد کی درگاہ میں لب جھالرہ سایہ گھاٹ، پر زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ آپ کا عرس مبارک 13 ذی الحجہ کو ہوتا ہے۔

(2)

آپ کی اولاد کی اولاد

خواجہ حسام الدین سوختہ:

آپ خواجہ فخر الدین کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے والد نے آپ کا نام اپنے گم شدہ بھائی کی یاد میں ان کے نام پر رکھا تھا۔[98] آپ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی صحبت میں کافی دن رہے۔ آپ کے دولڑکے تھے۔ آپ کی وفات 741ھ میں ہوئی۔ آپ کا مزار مبارک سانبھر میں ہے۔[99] آپ کا عرس شریف 12 رجب سے سانبھر میں شروع ہوتا ہے۔ 14 رجب کی دوپہر کو قل ہوتا ہے۔

خواجہ احمدؒ:

آپ خواجہ ضیاء الدین کے صاحبزادے ہیں۔

Marfat.com

خواجہ وحیدؒ:

آپ خواجہ احمدؒ کے بھائی ہیں۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے اوّل تو آپ کو مرید کرنے سے یہ کہہ کر انکار کیا کہ "میں نے یہ نعمت تمہارے خاندان سے پائی ہے، میری کیا مجال جو بیعت کرنے کے لیے تمہارا ہاتھ پکڑوں۔" لیکن جب آپ نے بہت اصرار کیا تو حضرت بابا صاحبؒ راضی ہو گئے اور آپ کو بیعت کر لیا۔[100]

خواجہ معین الدین خوردؒ:

آپ حضرت شیخ حسام الدین سوختہؒ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلیؒ سے خرقہ پایا۔ آپ کے کافی اولاد تھی۔ بعض کے نزدیک آپ کا وصال 670ھ میں ہوا۔[101] لیکن بعض کے نزدیک آپ کا وصال 761ھ میں ہوا۔[102]

شیخ قطب الدین المخاطب بہ چشت خاں:

آپ سید فرید الدینؒ کے صاحبزادے ہیں۔ سید فرید الدینؒ، نظام الدینؒ کے صاحبزادے ہیں۔ نظام الدین خواجہ معین الدینؒ کے خورد کے لڑکے ہیں۔ آپ کو "چشت خاں" کا خطاب سلطان محمود خلجی نے دیا تھا اور آپ کو بارہ ہزار سواروں پر افسر مقرر کیا تھا۔ آپ کا قیام آخر تک منڈو میں ہی رہا۔[103]

شیخ قیام الدین بابریالؒ:

آپ خواجہ معین الدین خوردؒ کے بھائی اور خواجہ حسام الدین سوختہ کے چھوٹے لڑکے ہیں۔ آپ 767ھ میں واصل بحق ہوئے۔ آپ کا مزار خواجہ غریب نوازؒ کے بائیں جانب سنگ سفید کے احاطہ میں واقع ہے۔

Marfat.com

شیخ نجم الدین خالدؒ:

آپ خواجہ قیام الدینؒ کے صاحبزادے ہیں۔ خواجہ قیام الدینؒ حضرت حسام الدین سوختہؒ کے لڑکے ہیں۔ آپ کے دو لڑکے تھے ایک کا نام کمال الدین حسن احمد تھا اور دوسرے کا نام سیّد ابو یزید تھا۔ آپ کا وصال 776ھ میں ہوا۔[104]

سید کمال الدین حسن احمدؒ:

آپ شیخ نجم الدین خالدؒ کے دوسرے لڑکے ہیں۔ آپ نے 786ھ میں وفات پائی۔ آپ کے فرزند سید شہاب الدین تھے۔

حضرت تاج الدین بایزید بزرگ:

آپ سید شہاب الدین کے لڑکے ہیں۔ آپ کی شادی شیخ محمود جو منڈو میں شیخ الاسلام تھے، ان کی لڑکی سے ہوئی۔ سلطان محمود خلجی آپ کا معتقد تھا۔

شیخ نور الدین طاہرؒ:

آپ شیخ تاج الدین بایزید بزرگؒ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی شادی خواجہ مخدوم حسین ناگوری کی صاحبزادی سے ہوئی۔ 905ھ میں آپ کا وصال ہوا۔[105]

شاہ رفیع الدین بایزید خوردؒ:

آپ سید نور الدین کے لڑکے ہیں۔

سید معین الدین ثالثؒ:

آپ سیّد رفیع الدین بایزید خوردؒ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے ناگور میں سکونت اختیار فرمائی اور وہیں صوفی حمید الدین ہوالی ناگوری کے خاندان میں شادی کی۔ آپ کے تین

Marfat.com

لڑکے تھے۔ خواجہ حسن، خواجہ حسین احمد، خواجہ ابوالخیر۔ 940ھ میں آپ نے وفات پائی۔

خواجہ حسن مجذوب سالکؒ:

آپ کا سلسلہ نسب نوبطن سے خواجہ فخر الدین تک جو خواجہ غریب نوازؒ کے لڑکے ہیں پہنچتا ہے۔ آپ کی ایک صاحبزادی بی بی سلطان خاتون کا نکاح سید ولی سے ہوا جو خواجہ ابوالخیرؒ کے صاحبزادے ہیں۔ دوسری صاحبزادی ملکہ جہاں کا نکاح سید شاہ محمد جو خواجہ ابوالخیرؒ کے لڑکے ہیں، کے ساتھ ہوا۔[106] آپ نے سید جستہ اللہ کو فرزند کی طرح پالا۔ بعد ازاں ان کو مرید کیا۔

خواجہ حسین اجمیریؒ:

اکبر نے آپ کو بکر کے قلعہ میں قید کیا۔ آپ تیس سال تک قید رہے۔ 1002ھ میں اکبر نے آپ کو رہا کیا۔ جہانگیر نے آپ کو شہنشاہی ہزار روپے دیئے۔ آپ شیخ تابر بیابانی کے پیر ہیں۔ آپ سے دیوان کے عہدے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ آپ پہلے دیوان ہیں۔

(3)

ہندوستان میں خواجہ غریب نوازؒ کے رشتہ دار:

علیم الدینؒ	مزار آپ کا سہارنپور میں ہے۔
شرف ابدال شاہؒ	مزار دھولپور میں ہے۔
شاہ علاء الدینؒ	مزار مراد آباد میں ہے۔
پیر فتح اللہ شاہؒ	مزار قلعہ رائے سین کے نیچے بھوپال سے 22 میل کے فاصلہ پر ہے۔
خواجہ خانونؒ	مزار شریف گوالیار میں ہے۔
چمن چشتی باباؒ	مزار شریف مندسور میں ہے۔

Marfat.com

برہان الدین عرف تالے والے باباؒ	مزار نواح جے پور میں ہے۔
میران ناطمع شاہؒ	مزار مبارک اجمیر میں اکبری شہر پناہ کی دیوار سے ملا ہوا ہے۔ جنوب کی طرف واقع ہے۔

(4)

آپ کے پیر بھائی، خلفاء اور برادرانِ طریقت

آپ کے مقتدر پیر بھائی:

آپ کے مقتدر پیر بھائی حسب ذیل ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں جو حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں یا خلیفہ ہیں۔

حضرت شیخ محمد ترک نارنولویؒ:

آپ کی وفات 642ھ میں ہوئی۔ مزار نارنول میں ہے۔

خواجہ فخر الدین گردیزیؒ:

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے پیر بھائی ہیں۔ [107] آپ کو خواجہ غریب نوازؒ کا خلیفہ بھی بتایا جاتا ہے۔ [108] آپ کے تین لڑکے تھے: مولانا مسعود، سید محبوب عرف بہلول اور سید ابراہیم۔ آپ کا وصال 6 رجب 637ھ میں اجمیر میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف 93 سال کی تھی۔ آپ کا مزار درگاہ میں ہے۔ آپ کا عرس ہوتا ہے۔

قاضی قدوۃ الدین عرف قاضی قدوۃؒ	آپ خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید اور خلیفہ ہیں۔ [109]
حاجی رومیؒ	آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں۔

Marfat.com

سید معین الدینؒ آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں۔[110] مزار بیانہ میں ہے۔

سلطان شمس الدین التمشؒ آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں۔[111]

قاضی دانیال قطریؒ آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں۔

شیخ عبداللہ رازیؒ رے کے رہنے والے ہیں۔ پہلے آتش پرست تھے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی کرامت خلیلی دیکھ کر مسلمان ہوئے اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہوئے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ غریب نوازؒ کے خلیفہ ہیں۔[112]

شیخ صفی الدین رازیؒ بچپن میں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ آپ کو آگ میں لے گئے تھے اور صحیح سالم نکال لائے تھے۔ آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے بیعت ہوئے۔ بعض آپ کو خواجہ غریب نوازؒ کے خلفاء میں شمار کرتے ہیں۔[113]

سید عربؒ آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں۔

شیخ سعد لنگوچیؒ آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید و خلیفہ ہیں۔

شیخ نجم الدین صغریؒ آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید و خلیفہ ہیں۔

شیخ نجم

(5)

آپ کے خلفاء

خواجہ غریب نوازؒ کے خلفاء حسب ذیل ہیں:

حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ:

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے سب سے بڑے خلیفہ ہیں۔ آپ صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ

Marfat.com

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے سجادہ نشین اور جانشین بھی ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ ہی کو تبرکات سپرد فرمائے تھے۔

آپ نے اوش میں 569ھ میں اس دنیا کو زینت بخشی۔ اوش میں 582ھ میں آپ نے خواجہ غریب نوازؒ سے بیعت ارادت کی۔ ابھی آپ کی عمر 17 سال ہی کی تھی کہ خواجہ غریب نوازؒ نے بغداد میں 586ھ میں آپ کو بیعت خلافت سے مشرف فرمایا۔ آپ خواجہ غریب نوازؒ کے ہمراہ اجمیر بھی آئے۔ آپ کا وصال بتاریخ 14 ربیع الاوّل 633ھ میں ہوا۔

آپ کا مزار پرانور مہرولی قریب ولی مرجع خاص وعام ہے۔ آپ کا عرس بڑے تزک و احتشام سے ہر سال ہوتا ہے۔

خواجہ فخر الدین صوفی حمید الدّین سوالی ناگوریؒ:

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ کو ''سلطان التارکین'' کا خطاب عطا فرمایا تھا۔

شیخ معین الدینؒ:

آپ بھی خواجہ غریب نوازؒ کے خلیفہ ہیں۔ [114]

قاضی حمید الدین ناگوریؒ:

آپ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کے مرید و خلیفہ ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ سے بھی آپ نے خرقۂ خلافت پایا اور صاحبِ اجازت ہوئے۔ [115] آپ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم تھے۔ طوالع الشموس، شرح اسمائے حسنہ، لوامع، لوائح، مطالع، شرح چہل حدیث، آپ کے علمی کارنامے ہیں۔ [116] آپ 463ھ میں پیدا ہوئے اور 463ھ میں بعمر ایک سو اسی سال وفات پائی۔ آپ کے سات لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔

شیخ وجیہہ الدین خراسانیؒ — آپ کا مزار ہرات میں ہے۔

Marfat.com

شیخ برہان الدین عرف بدوؒ	آپ کا مزار اجمیر میں ہے۔
حضرت شیخ احمدؒ	مزار اجمیر میں ہے۔
شیخ شمس الدین فوقانیؒ	مزار احمد آباد میں ہے۔
اجے پال جوگی (عبداللہ بیابانیؒ)	آپ اپنے زمانہ کے مشہور جوگی تھے آپ کا اسلامی نام عبداللہ تھا۔
شیخ محمد حسنؒ	آپ تمام وقت ریاضت و عبادت میں گذارتے تھے۔
شیخ سلیمان غازی کرشکیؒ	باکمال بزرگ تھے۔
حضرت شیخ حسن خیاطؒ	اچھے درویش تھے۔

آپ کے دیگر خلفاء:

آپ کے دیگر خلفاء حسب ذیل ہیں:[17]

مولانا حکیم ضیاء الدین حامد بلخی، سید حسین مشہدی، شیخ نظام الدین ناگوری، شیخ مجد الدین سنجری، مولانا احمد خادم، حضرت شیخ مہتا یامنا، حضرت شیخ علی سنجری، شاہ عبداللہ کرمانی، پیر کریم سیلونی، شیخ صدرین کرمانی۔

آپ کے بعض اور خلفاء:

آپ کے بعض اور خلفاء حسب ذیل ہیں:[18]

حضرت شیخ محمد یادگار سبزواری، حضرت برہان جی سدا سہاگ، حضرت نیاز اللہ بن شفیق احمد خراسانی، حضرت قادر سعید، حضرت امام الدین بن نجم االدین دمشقی، حضرت سلطان شاہ، حضرت داؤد بن شیخ سلیم ساکن طائف، حضرت اصغر قندھاری، حضرت احمد خان درانی، حضرت غلام ہادی ترک، حضرت نعیم احمد عرف احمد کابلی، حضرت اظہر خاں ترک دہلوی، حضرت سبحان علی خاں حمقی، حضرت فقیر احمد جرودی، حضرت احمد خاں غلوی، حضرت ہادی محمد غفرت قریانی، حضرت نظام خاں ترک، حضرت سوغی بہادر شاہ، حضرت مراد بیگ مغل، حضرت

Marfat.com

شعبان خاں ترک، حضرت محمد اصغر بہاری، حضرت مردعار خاں ترک، حضرت نعمت احمد صفا، حضرت محمود احمد، حضرت اکبر شاہ، حضرت غریب اصغر، حضرت شہاب ولی، حضرت سرور احمد، حضرت عبداللہ اصغر، حضرت ظہر الدین بن شمس الدین، حضرت صفیان احمد، حضرت معروف شہاب الدین قریشی، حضرت عبدالغفار، حضرت عزیز احمد شاہ، حضرت موشیوخ عراقی، حضرت کریم شعیب بن محمود شاہ ایرانی، حضرت یعقوب خاں، حضرت حسن داؤد جی، حضرت احمد کریم شاہ، حضرت شیخ محمد زاہد ترک، حضرت خواجہ یادگار خرم، حضرت خواجہ سبز یادگاری، حضرت شیخ محمد ممتاز، حضرت ابوالفراح قریشی، حضرت خواجہ احمد شاہ، حضرت شیخ احمد قمر بن فقیر، حضرت شیخ وجیہہ الدین، حضرت خواجہ محی الدین، حضرت احمد شہاب کوفی۔

دیگر خلفاء:

آپ کے اور خلفاء بھی ہیں جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:[119]

حضرت حسن کلی المعروف پیر ملّہ بدایوانی، ہفت حمید الدین یعنی خوی حمید الدین کاسہ بردار حمید الدین، عصا بردار حمید الدین، مشرقی حمید الدین، مغربی حمید الدین، حمید الدین خاصہ، حمید الدین دہلوی۔

ملک خطاب خواجہ حمید الدین بھوانی۔

☼

حصہ دوم

Marfat.com

تم ابرِ کرم، تم بحرِ سخا، تم لطفِ نبی تم فضلِ خدا
تم سب کے معین اے گنجِ عطا سلطان الہند غریب نوازؒ

Marfat.com

باب:1

سیرت پاک

خواجہ غریب نوازؒ سادہ رہائش اور اعلیٰ افکار کا مصداق تھے۔ آپ نے صفاتِ بشری ترک کر کے اعلیٰ روحانی درجہ حاصل کیا۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ آپ سے بہت خوش تھے۔ وہ آپ کو بہت عزیز رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔

''ہمارا معین خدا کا محبوب ہے۔ مجھے اس کی مریدی پر فخر ہے۔''

آپ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے تھے آپ سنتِ رسول کے پابند تھے۔ آپ فنافی الرسول کے درجے پر پہنچ گئے تھے۔

آپ سارا وقت ریاضت، مجاہدہ اور عبادات میں گذارتے تھے۔ آپ زیادہ تر باوضو رہتے تھے۔ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے تھے۔ دن رات میں دو قرآن شریف ختم کرتے تھے۔

آپ کو سماع کا بہت شوق تھا۔

آپ اپنے مریدوں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ اپنے پاس والوں کا آپ کو بہت پاس تھا۔ آپ اپنے مریدوں کی حمایت پر ہمیشہ آمادہ رہتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ:

''معین الدین اس وقت تک جنت میں قدم نہیں رکھے گا۔ جب تک اپنے مریدوں اور مریدوں کے مریدوں کو جو قیامت تک سلسلے میں ہوں گے جنت میں نہ لے جائے گا۔''

آپ حالتِ استغراق میں رہتے، آنکھیں بند رکھتے۔ جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ آنکھیں کھولتے، اس وقت آپ کی یہ حالت ہوتی کہ جس شخص پر بھی آپ کی نظرِ کیمیا اثر پڑ جاتی وہ چشم زدن میں ولی کامل ہو جاتا۔

Marfat.com

آپ پر دو قسم کی کیفیتیں طاری ہوتیں۔ کبھی آپ حالتِ جلال میں ہوتے اور کبھی آپ حالتِ جمال میں۔

آپ کا عشقِ خدا آپ کے چہرۂ مبارک کی غم گینی اور اُداسی سے ظاہر تھا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ:

"خداوندا! جہاں کہیں دردِ محبت ہو اپنے معین الدین کو عطا فرما۔"

آپ کسی کا راز ظاہر نہیں کرتے تھے آپ خداوند تعالےٰ کے خوف سے کانپتے اور روتے رہتے تھے۔

آپ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی انتہائی تعظیم کرتے تھے، یہاں تک کہ جب آپ کے پیر و مرشد کے وصال کے بعد ان کا روضۂ مبارک آپ کی آنکھوں میں پھر جاتا تو آپ تعظیم کے لیے فوراً کھڑے ہو جاتے۔

مختصر یہ کہ خواجہ غریب نوازؒ نے تمام مقامات غوثی و قطب الاقطابی طے کر لئے تھے۔ آپ قطبِ وحدت کے درجے پر فائز ہو گئے تھے۔ آپ مرتبہ محبوبیت پر پہنچ گئے تھے۔ احدیت میں فنا ہو کر آپ دوست کے ساتھ یک رنگ ہو گئے تھے۔

اخلاقِ حمیدہ:

آپ اخلاقِ محمدی کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ تحمل اور بُردباری سے کام لیتے تھے۔ خطا کو معاف کر دیتے تھے۔ آپ کی جود و سخا کا یہ عالم تھا کہ حضرت قطب صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:

"میں مدت تک آپ کی خدمت میں رہا مگر میں نے کبھی کسی سائل یا فقیر کو آپ کے در سے محروم جاتے نہیں دیکھا۔"[120]

غریبوں اور محتاجوں کی ہر طرح سے امداد فرماتے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے بیواؤں کی خبر گیری کرتے، بے سہارے کو سہارا دیتے۔ مظلوموں کو ظالم کے پھندے سے نکالتے۔ زیر دستوں کو زبردستوں کے چنگل سے رہائی دلاتے۔

بڑوں کا ادب کرتے۔ سلام میں سبقت آپ کا ہمیشہ کا معمول تھا۔ آپ حلیم اور منکسر المزاج تھے۔

Marfat.com

معاشرت مقدس:

آپ کا لباس سادہ تھا۔ ایک بخیہ کی ہوئی دوتائی آپ کا لباس تھا۔ کپڑا پھٹنے پر آپ پیوند لگا لیتے تھے۔ پیوند دار لباس آپ کا سرمایہ افتخار تھا۔

آپ کی خوراک بہت کم تھی۔ آپ عبادت کے لیے حسب ضرورت کھاتے تھے۔ زیادہ تر خشک روٹی پانی میں تر کر کے تناول فرماتے تھے۔ کبھی شکار کرتے تو گوشت بھی کھاتے۔

آپ کا یہ معمول تھا کہ سفر میں ہمیشہ تیر کمان اور چقماق ساتھ رکھتے تھے۔

سفر میں آپ ایک درویش سے زیادہ ساتھ نہیں رکھتے تھے۔ آپ اکثر غیر آباد مقام میں قیام فرماتے تھے چاہے وہ قبرستان ہی کیوں نہ ہو۔ شہرت آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔ جب کسی مقام پر آپ کی شہرت ہو جاتی تو آپ وہاں سے روانہ ہو جاتے۔

☼

باب: 2

آپ کا علمی ذوق

خواجہ غریب نوازؒ نہ صرف ایک بہت بڑے غدار سیدہ بزرگ، باکمال درویش مبلغ اور مصلح تھے بلکہ آپ ساتھ ہی ساتھ ایک بڑے مفکّر اور صاحب طرز مصنف اور خوش گو شاعر بھی تھے۔ آپ کی تصانیف علم تصوّف میں ایک بیش بہا اضافہ ہیں۔ آپ کی بہت سی تصانیف کا اب تک پتہ نہیں چل سکا۔ حسب ذیل تصانیف آپ کے علمی ذوق کی آئینہ دار ہیں۔

انیسُ الاَرواح:

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب فارسی میں ہے۔ اس کتاب میں آپ نے اپنے پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ارشادات جمع کئے ہیں۔ جو کچھ آپ اپنے پیر و مرشد کی زبان فیض ترجمان سے مجلس میں سنتے اس کو لکھ لیتے، اس کتاب میں اٹھائیس مجالس کا حال ہے۔ یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔ اس کا اُردو ترجمہ بھی ہو گیا ہے۔

کشف الاسرار:

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب بھی فارسی میں ہے۔ اس کو معراج الانوار بھی کہتے ہیں۔ یہ کتاب تصوّف پر ہے۔ اس کتاب میں چہار دہم، حبس دم، اور ذکرِ خفی پر بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب قلمی ہے۔

چہار دہم کہاں سے آتے ہیں؟ ذکرِ خفی کی تعلیم، خداوند تعالیٰ نے اپنے نور سے نورِ محمدی پیدا کیا۔

اوّل منزل ناسوت ہے۔

دوسری منزل ملکوتی ہے۔
تیسری منزل جبروت ہے۔
چوتھی منزل لاہوت ہے۔
مقامِ محمودہ، انوارِ جلال، نورِ جمال، نورِ محمد و نورِ احمد ایک ہیں۔ محمود، محمد، احمد اور واحد ایک ہیں۔

خداوند تعالیٰ نے اربعہ عناصر سے چار وجود پیدا کئے اور چار نفس پیدا کئے۔

کنجل اسرار:

(خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب بھی فارسی میں ہے۔ یہ کتاب آپ نے اپنے پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونیؒ کے حکم سے سلطان شمس الدین التمش کی تعلیم و تلقین کے لیے لکھی۔ یہ کتاب دِلّی کے قیام کے دوران میں لکھی گئی۔ اس کے لکھنے کا زمانہ 611ھ اور 615ھ کے درمیان کا ہے۔ یہ کتاب معرفت کی اعلیٰ تعلیم سے بھری ہے۔ اس کتاب میں قرآن، حدیث اور بزرگانِ دین کے احوال، اقوال و اشعار کے موجب تصوّف کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ کتاب حقیقت میں تصوّف کی تعلیم کا بیش بہا خزانہ ہے۔ (اس کتاب کو "گنجِ اسرار" بھی کہتے ہیں۔ یہ کتاب قلمی ہے۔)

یہ کتاب پچیس 25 معرفتوں پر مشتمل ہے:

1- معرفت اول۔ شریعت کا جاننا اور دریافت کرنا۔
2- معرفت دویم۔ طہارت و نظافت و ظاہر و باطن۔
3- معرفت سویم۔ علم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت۔
4- معرفت چہارم۔ جذبۂ اصلاح باطن کی پہچان اور راہِ حقیقت میں استقامت۔
5- معرفت پنجم۔ حق سبحانہ تعالیٰ بارسالت پناہ۔
6- معرفت ششم۔ بیانِ قرآن۔
7- معرفت ہفتم۔ تربیات حضرت رسالت و فہم پیوستن اطاعت۔
8- معرفت ہشتم۔ اقسام کفر و توبہ۔
9- معرفت نہم۔ عرفان مذہب حقیقی۔

Marfat.com

10- معرفت دہم۔ دریافتن جمعہ۔

11- معرفت یازدہم۔ علم توحید۔

12- معرفت دوازدہم۔ دانستن معرفت۔

13- معرفت سیزدہم۔ تلقین مرشد کامل۔

14- معرفت چہاردہم۔ ذکر فی القلب۔

15- معرفت پانزدہم۔ مرشد کی ضرورت۔

16- معرفت شانزدہم۔ قلبی اعمال۔

17- معرفت ہفت دہم۔ عبادت جلی اور خفی۔

18- معرفت ہیزدہم۔ فیض صاحب دل۔

19- معرفت نوزدہم۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی دِلّی میں تشریف آوری۔

20- معرفت بستم۔ مقام عالم تحیر و محویت۔

21- معرفت بست ویکم۔ پیوستن مستیٔ سماع۔

22- معرفت بست و دویم۔ دربار رسالت۔

23- معرفت بست وسویم۔ خواجگان چشت کے پندرہ مقامات۔

24- معرفت بست و چہارم۔ چودہ علم

25- معرفت بست و پنجم۔ فنا اور بقا۔

رسالہ تصوّف منظوم:

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ تصنیف بھی فارسی میں ہے۔ قلمی کتاب دستیاب ہوئی ہے۔ یہ کتاب آپ کے بلند افکار اور طرز شاعری کا آئینہ دار ہے۔

رسالہ آفاق ونفس:

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب فارسی میں ہے۔ قلمی نسخہ ملتا ہے۔ اس میں تصوّف کے بعض نکات پر بحث کی گئی ہے۔

Marfat.com

حدیث المعارف:

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب نادرالوجود ہے۔

رسالہ موجودیہ:

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب بھی نادرالوجود ہے۔

دیوانِ معین:

ہمارے خواجہ غریب نوازؒ ایک خوش گوشاعر بھی تھے۔آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیروی میں شاعری کو اپنے جذباتِ قلبی وارداتِ محبت اور مشاہداتِ حقیقت کا ذریعہ بنایا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دیوان آپ کا نہیں ہے۔ بلکہ معین الدین کاشفی کا ہے لیکن یہ خیال غلط ہے۔اس دیوان سے صاحبِ دیوان کے اعلیٰ مقامات کا پتہ چلتا ہے۔ یہ بات ان اہل اللہ کو حاصل ہوسکتی ہے جو روحانیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ پس یہ دیوان حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے علاوہ اور کسی کا نہیں ہوسکتا۔ دیوان فارسی میں ہے اور شائع ہو چکا ہے۔

ذیل میں نمونۃً کلام پیش کیا جاتا ہے۔

اوصاف علی بگفتگو ممکن نیست
گنجائش بحر در بسو ممکن نیست
من ذات را بواجبی کیدانم
الادانم کہ مثل او ممکن نیست

شاہ است حسین بادشاہ است حسین
دین است حسین دین پناہ است حسین
سرداد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لاالہ است حسین

Marfat.com

کار کہ حسین اختیارے کردی
در گلشنِ مصطفیٰ بہارے کردی
از ہیچ پیمبراں نیاید ایں کار
واللہ اے حسین کارے کردی

عاشق ہمہ دم فکرِ رُخ دوست کند
معشوق کرشمہ کہ نیکوست کند
ماجرم و خطا کنیم واو لطف و عطا
ہر کس چیزے کہ لائق اوست کند

اے باجِ نبی برسر تو تاجِ نبی
اے دادِ شہنشاہ زتیغ تو باجِ نبی
اے تو کہ معراج تو بالا ترشد
یک قامت احمدی ز معراجِ نبی

زپیش برافگن نقاب دعویٰ را
ببیں بدیدہ صورت جمال معنیٰ را

حسنش چوں آید جلوہ گر طاعت ندارد چشم تر
از دیدۂ دِل کن نظر تا بنگری دیدار او

چومن زبادہ عشق تو مست بے خبرم
ہمہ جمال تو بینم بہر چہ درنگرم

ہستی طلبا است زنورِ وجودِ او
کونین شبی است ر دریائے ہُو داد

☼

باب: 3

آپ کی تعلیمات

خواجہ غریب نوازؒ کی مجالس تعلیم و تلقین کے لیے مشہور ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ کی صحبت خود ایک درس گاہ تھی۔ ان مجالس میں آپ تعلیم و تلقین کے علاوہ رشد و ہدایت بھی فرماتے تھے۔ آپ کی مجالس میں تصرفاتِ باطنی اور فیوضِ روحانی کی پیہم بارش ہوتی تھی۔ آپ اپنی زبان فیض ترجمان سے جو کچھ فرماتے۔ اس کو آپ کے خلیفۂ اکبر سجادہ نشین اور جانشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ لکھ لیتے اور نہایت احتیاط سے اس کو ترتیب دیتے۔ اس طرح سے حضرت خواجہ قطب صاحبؒ نے ایک کتاب ترتیب دی۔ آپ نے اس کا نام "دلیل العارفین" رکھا۔ اس کتاب میں خواجہ غریب نوازؒ کی مجالس کا حال ہے۔ ذیل میں چند مجالس کا حال پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکے گا کہ آپ کے ارشادات آج کل بھی برکات سے خالی نہیں۔ وہ ہمارے لیے فیض اور رہنمائی کا باعث ہیں۔

پیر کی خدمت:[121]

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کو مجلس میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"جب میں شیخ الاسلام سلطان المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نور اللہ مرقدہ سے پیوستہ ہوا اور بیعت کا شرف پایا۔ آٹھ سال کی مدت تک آنحضرت کی خدمت گذاری میں ایک لمحہ نفس کو آسودگی نہ دی، نہ دن کو دن جانا، نہ رات کو رات، جہاں آنحضرت مسافرت کو جاتے دعا گو حضرت کا جامہ خواب اور توشہ سفر سر پر لیے ہمرکاب رہتا تھا۔ پیر و مرشد

نے اس درویش کی خدمت دیکھ کر وہ نعمت عطا فرمائی جس کی کوئی حد نہیں۔"

بعدہٗ ارشاد فرمایا:

"جس نے پایا خدمت سے پایا۔ مرید کو چاہیے کہ پیر کے فرمان سے ذرّہ بھر تجاوز نہ کرے اور جو کچھ پیر نماز اور وظائف وغیرہ کے متعلق فرمائے اس کو گوشِ ہوش سے سنے اور اس پر عمل کرے تا کہ اس مقام پر پہنچے جہاں پیر مرید کا مشاطہ ہے۔ کیونکہ جس امر کی پیر مرید کو تلقین کرے گا وہ حصول کمال کے لیے ہوگی۔"

پھر ارشاد فرمایا:

"برادرم شیخ شہاب الدین سہروردی کا بھی یہی معاملہ ہے کہ وہ بھی اپنے پیر و مرشد کا سامان سر پر رکھے ہوئے سفر حج میں جاتے تھے اور واپس آتے تھے۔ آخر انہوں نے وہ نعمت پائی جس کی حد و انتہا نہیں، اور اس نعمت کو جو شیخ موصوف نے پائی۔ لوگ نہیں سمجھ سکتے۔"

پاکیزگی اور طہارت:[122]

خواجہ غریب نواز نے فرمایا کہ:

"جو لوگ عارف ہیں اور دوست کی محبت میں مستغرق رہتے ہیں۔ ان کے متعلق مرقوم ہے کہ جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے، فرشتے کو ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ جب تک وہ بیدار نہ ہو اس کے پاس رہو فرشتہ عرض کرتا ہے کہ خداوندا اس بندے کو بخش دے کہ نیک ہے اور طہارت کے ساتھ سویا ہے۔"

پھر فرمایا:

"شرع عارفان میں آیا ہے کہ جو بندہ باطہارت سوتا ہے۔ فرشتے اس کی روح زیرِ عرش لے جاتے ہیں۔ باری تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اس

Marfat.com

کو خلعتِ نور پہنایا جائے۔ جب وہ سجدہ کرتا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ نیک بندہ ہے جو رات کو باطہارت سویا تھا۔ جو بے طہارت سوتا ہے اس کی روح کو آسمانِ اوّل سے گرادیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ اس قابل نہیں کہ آسمانِ اوّل پر لے جایا جائے اور خدائے تعالیٰ کو سجدہ کرے۔''

نماز:[123]

خواجہ غریب نوازؒ نے حاضرینِ مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''نماز میں لوگ منزل گاہِ عزت کے قریب ہوتے ہیں۔ کیوں کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

اَلصَّلوٰۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ

(نماز مومن کی معراج ہے)

بعدہٗ آپ نے فرمایا:

''نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے:

اَلْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ

(نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کہتا ہے)

اس موقع پر بھی فرمایا کہ:

''نماز بندوں کے لیے خدا کی امانت ہے۔ پس بندوں کو چاہیے کہ اس کا حق اس طرح ادا کریں کہ اس میں کوئی خیانت واقع نہ ہو۔''

اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ:

''بخارا میں میں نے دستار بندوں سے حکایت سنی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے سرورِ عالم کو (خواب میں) دیکھا کہ آپ ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھ رہے ہیں جو رکوع اور سجدہ کا پورا حق ادا نہیں کرتا۔ جب وہ نماز پڑھ چکا تو آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا:

Marfat.com

''کہ تو کتنے روزے سے اس طرح نماز پڑھتا ہے؟''
اس نے عرض کیا:
''چالیس سال سے۔''
آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:
''اس چالیس سال کے عرصے میں تمہاری کوئی نماز نہیں ہوئی۔اس درمیان میں اگر تم مرجاتے تو میری سنت پر نہ ہوتے۔''

نماز کا حساب: 124

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:
''میں نے حضرت عثمان ہارونی قدس سرہٗ سے سنا ہے کہ قیامت کے دن کل انبیاء، اولیاء اور مسلمانوں سے نماز کا حساب ہوگا۔ پس جو نماز سے عہدہ بَرا ہوگا خوشی پائے گا، جو اس کے جواب سے قاصر رہے گا عذابِ دوزخ میں مبتلا ہوگا۔''

دین کا رکن: 125

آپ نے فرمایا کہ:
''نماز دین کا رُکن ہے، اور رُکن ستون ہوتا ہے۔ پس جب ستون قائم ہوگیا تو مکان بھی قائم ہوگیا۔ جب ستون نکل جائے تو چھت گر پڑے گی چونکہ اسلام اور دین کے لیے نماز بمنزلہ ستون ہے۔ پس نماز میں فرض، سنت، رکوع اور سجود میں خلل پڑے گا تو حقیقتِ اسلام و دین اور اس کے جزئیات خراب ہوجائیں گے۔

چار راستے: 126

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ اوّل راہِ شریعت ہے۔ دویم راہِ طریقت ہے۔ سویم راہِ

Marfat.com

معرفت ہے۔ چہارم راہِ حقیقت ہے۔ طالب جب ثابت قدم رہتا ہے تو ترقی کرتا ہوا مرتبۂ حقیقت پر پہنچتا ہے۔ اس مقام پر پہنچنے کے بعد جو کچھ مانگا جاتا ہے وہ حاصل ہوتا ہے۔

اس موقع پر زبانِ گوہر بار سے آپ نے فرمایا کہ:

''ایک مرتبہ میں نے ایک بزرگ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عارف وہ ہے جو دونوں جہان ترک کرے، مجرّد ہو جائے اور مقامِ فردانیت پر پہنچے کیونکہ جو اس مقام پر ہوتا ہے وہ دو جہاں سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔''

جھوٹی قسم:[127]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

''جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے۔ اپنے گھر کو ویران کرتا ہے۔ اس کے گھر سے خیر و برکت اٹھ جاتی ہے۔''

پھر فرمایا کہ:

''بغداد کی جامع مسجد میں میں نے مولانا عماد الدین بخاری سے یہ بات سنی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خدائے عزّوجل نے دوزخ کی صفت میں بیان فرمایا کہ:

''اے موسیٰ! میں نے دوزخ میں ہادیہ وادی پیدا کی اور وہ ساتواں دوزخ ہے۔ اس میں سخت عذاب ہے اور وہ بہت ہی ہول و تاریک ہے۔ نیز اس میں سانپ و بچھو اور گندک کے پہاڑ ہیں جنہیں روزانہ جلایا جاتا ہے۔ پس اے موسیٰ اگر اس کبریت کا ایک قطرہ دنیا میں آ جائے تو تمام دنیا کا پانی ختم ہو جائے اور اس کی تیزی سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور زمین کے ساتوں طبق اس کی گرمی سے پھٹ جائیں۔ اے موسیٰ اتنا سخت عذاب ہم نے دو گروہوں کے لیے پیدا کیا ہے۔ ایک وہ گروہ جو تارکِ نماز ہے، دوسرے وہ لوگ جو میرے نام کی جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔''

بعدہٗ آپ نے حسبِ ذیل حکایت بیان فرمائی:

Marfat.com

''خواجہ محمد اسلم طوسی ایک بزرگ تھے۔ کسی وقت انہوں نے حالتِ سُکر میں سچی قسم کھائی، مگر جب وہ عالم صحو میں آئے، دریافت فرمایا:
''کیا میں نے آج قسم کھائی ہے؟''
لوگوں نے کہا 'جی'
فرمانے لگے:
''آج میرا نفس سچی قسم کھانے کی وجہ سے خیرہ ہو گیا۔ کل اور قسم کھائے گا اور یہ عادت ہو جائے گی۔''

بعد ازاں انہوں نے سچی قسم کے کفارہ میں چالیس 40 سال تک کسی سے بات نہیں کی۔ اس دعا گو نے التماس کیا کہ اگر کچھ کام ہوا کرے تو آپ ارشاد کر دیا کریں۔

محبت میں صادق: 128

خواجہ صاحبؒ کی مجلس میں شیخ شہاب الدین سہروردی، خواجہ اجل شیرازی اور شیخ سیف الدین باخزری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ گفتگو اس بارے میں ہو رہی تھی، کہ محبت میں صادق کون ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:
''محبت میں صادق وہ ہے جس پر دوست بلا نازل کرے، اور وہ اس کو برغبت قبول کرے۔''
پھر شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے فرمایا:
''محبت میں صادق وہ ہے جس پر شوق و اشتیاق اس قدر غالب ہو کہ سو 100 ہزار تلواریں بھی اس کے سر پر پڑیں تب بھی اس کو خبر نہ ہو۔''
پھر خواجہ اجل شیرازیؒ نے فرمایا کہ:
''مولا کی دوستی میں صادق وہ ہے جس کو ذرّہ ذرّہ کر کے آگ میں جلائیں تب بھی وہ دم نا مارے۔''
بعد ازاں سیف الدین باخزریؒ نے فرمایا کہ:

Marfat.com

''صادق وہ ہے کہ جس پر ہمیشہ ضربیں لگائی جائیں مگر وہ مشاہدہ دوست کو فراموش نہ کرے، اور ضربوں سے متاثر نہ ہو۔''

یہ سن کر خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

''یہ سخن شہاب الدین سہروردیؒ سے ملتا ہوا ہے۔ میں نے ''آثار اولیاء'' میں پڑھا ہے کہ ایک دن رابعہ بصری، خواجہ حسن بصری مالک دینار اور خواجہ شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین بصرہ میں ایک جگہ بیٹھے تھے اور صدق محبت کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی، خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ:

''مولا کی محبت میں صادق وہ ہے جو منجانب دوست، درد اور مصیبت آنے پر صبر کرے۔''

رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ:

''اے خواجہ اس سے بوئے خودی آتی ہے۔''

مالک دینار نے کہا:

''مولا کی دوستی میں وہ صادق ہے جو ہر بلا و جفا منجانب دوست وارد ہونے پر رضا طلبی میں رہے اور اس پر راضی رہے۔''

رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ:

''اس سے زیادہ ہونا چاہیے۔''

خواجہ شفیق بلخیؒ نے فرمایا کہ:

''صادق وہ ہے جو ذرہ ذرہ ہو جائے پھر بھی دم نہ مارے۔''

رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ:

''الم و حزن وارد ہونے پر بھی جو مشاہدہ دوست کو فراموش نہ کرے وہ صادق ہے۔''

قہقہہ کی مذمت:129

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

Marfat.com

''قہقہہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ گورستان میں ہنسنے کی ممانعت آئی ہے، کیونکہ وہ عبرت کی جگہ ہے نہ کہ لہو بازی کی۔ سرور عالم ﷺ نے خبر دی کہ جب کوئی گورستان میں گذرتا ہے، اس سے مُردے کہتے ہیں کہ ''اے غافل! اگر تجھے یہ معلوم ہوتا کہ مجھے کیا درپیش ہے تو تیرے جسم کا گوشت پوست گر جاتا۔''

گریہ وزاری:[130]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

''خواجہ فتح موصلیؒ جو اہلِ طریقت میں سے تھے، آٹھ سال تک روتے رہے۔ یہاں تک ان کے رخساروں کا گوشت پوست گر گیا تھا۔ ان کے وصال کے بعد انہیں خواب میں دیکھا گیا، پوچھا:

''آپ کے ساتھ خدا نے کیا معاملہ کیا؟''

کہنے لگے، مجھے زیرِ عرش جگہ دی گئی، میں نے لرزاں وترساں سجدۂ شکر ادا کیا۔

خطاب ہوا کہ:

''فتح! اتنا کیوں روتے تھے، کیا ہمیں غفار نہیں جانتے تھے؟''

میں نے سجدہ میں سر رکھ کر عرض کیا کہ:

''خداوندا! تجھے غفار جانتا ہوں مگر ضغطۂ قبر، ہیبتِ قیامت اور درشتیٔ ملک الموت کی وجہ سے روتا تھا۔''

بعد ازاں ارشاد ہوا کہ:

''ہم نے تیرے ڈرنے کی وجہ سے تجھے ایمن کیا اور بخش دیا۔''

قبرستان کے آداب:[131]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

Marfat.com

''قبرستان میں برائے ہوائے نفس کھانا پینا بڑا گناہ ہے، کیوں کہ وہ جگہ عبرت کی ہے نہ کہ ہوائے نفسانی کی۔''

اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ:

''امام یحییٰ ابوالخیر زندویؒ کے روضہ میں میں نے سرور عالم ﷺ کا یہ ارشاد لکھا ہوا دیکھا کہ جو شخص قبرستان میں طعام و شراب کھاتا پیتا ہے وہ ملعون و منافق ہے۔''

بعدازاں یہ حکایت بیان فرمائی:

''ایک دن خواجہ حسن بصریؒ کا قبرستان سے گذر ہوا۔ آپ نے مسلمانوں کے ایک گروہ کو وہیں کھانے اور شراب نوشی میں مصروف دیکھا۔ خواجہ موصوف ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تم منافق ہو یا مسلمان۔ یہ بات ان کو شاق گذری اور آپ کو ایذا پہنچانا چاہی آپ نے ان سے فرمایا۔ میں نے اس وجہ سے کہا کہ سرور عالم ﷺ کا ارشاد ہے:

''جو شخص قبرستان میں کباب و شراب کھاتا پیتا ہے۔ وہ منافق ہے کیونکہ یہ مقام ہیبت و عبرت کا ہے۔''

تم دیکھتے ہو کہ تم سے بہتر لوگ اس خاک کے نیچے سو رہے ہیں اور مور و مار کے زندان میں محبوس ہیں، ان کا گوشت پوست گل کر ان کا جمال خاک میں مل گیا ہے۔ تمہیں بھی انہیں کی طرح تمہارے عزیز سپردِ خاک کر دیں گے۔ تمہارا کیسا دل ہے کہ تم اس جگہ کھانا پینا کرتے ہو، اور لہو ولعب میں مشغول ہوتے ہو؟ یہ سن کر نوجوانوں نے توبہ کی کہ پھر ایسا نہ کریں گے۔''

لہو ولعب:[132]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

Marfat.com

''میں نے ''ریاحین'' میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ سرورِ عالم ﷺ کا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جو قہقہے اور لہو و لہب میں مصروف تھے۔ سرور عالم ﷺ کھڑے ہو گئے اور سلام کیا اور فرمایا۔

''اے عزیز کیا تم مرنے سے ایمن ہو گئے ہو۔''

سب نے کہا: ''یا رسول اللہ ﷺ! نہیں۔''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''تم نے اپنے اعمال سے خلاصی پائی؟''

کہا: ''نہیں''

''کیا تم پل صراط سے گذر چکے؟''

انہوں نے کہا۔ ''نہیں''

ارشاد فرمایا: ''پھر کیوں غافلوں کی طرح لہو و لہب میں مصروف ہو۔''

سرور عالم ﷺ کی نصیحت نے ان پر اثر کیا۔ اس کے بعد ان لوگوں کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا۔''

رشد و ہدایت کی ضرورت: [133]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

''ایک وقت میں نے دریا کے کنارے ایک صومعہ دیکھا جس میں ایک بزرگ رہا کرتے تھے۔ میں نے اس صومعہ میں داخل ہو کر سلام کیا۔ ان بزرگ نے اشارہ سے سلام کا جواب دیا اور بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ پھر میری طرف منہ کر کے کہنے لگے۔

''اے درویش! پچاس برس ہوئے مخلوق سے کنارہ کر کے اس جگہ عزلت گزیں ہوا ہوں۔ جس طرح تم مسافرت میں ہو اسی طرح میں بھی سیاحت کرتا ایک شہر میں پہنچا میں نے دیکھا کہ ایک دنیا دار لوگوں کو بہت ستا رہا تھا میں نے اس سے کچھ نہ کہا اور اس کو اس فعل سے باز نہ رکھا بلکہ چشم پوشی کی۔ غیب سے آواز آئی۔ ''اے درویش! اگر تو خدا

Marfat.com

کے لیے اس دنیادار سے یہ کہہ دیتا کہ ظلم اور زیادتی سے باز آ تو تیرا کیا بگڑ جاتا۔ لیکن تو اس بات سے ڈرا کہ دنیادار تیرے ساتھ مسلوک ہونا بند کر دیں گے۔"

جب سے یہ غیبی آواز سنی غایت شرمندگی سے اس صومعہ میں معتکف ہوں اور یہاں سے پاؤں باہر نہیں نکالا اور اس اندیشہ میں مبتلا ہوں کہ کل قیامت کے دن اگر اس معاملہ پر پرسش کی گئی تو کیا جواب دوں گا۔ پس اے درویش! اس دن سے میں نے قسم کھائی ہے کہ کہیں نہ جاؤں گا تا کہ نہ کچھ دیکھوں اور اس کے متعلق قیامت میں گواہ بننا پڑے۔

اس کے بعد مغرب کا وقت ہو گیا اور اس کا سۂ آشام دو جو کی روٹیاں اور ایک کوزہ پانی کا ہوا سے پیدا ہوا اور ان بزرگ اور دعا گو نے ایک جگہ افطار کیا۔ جب چلنے لگا تو انہوں نے دو سیب مصلّٰے کے پیچھے سے نکال کر عنایت کیے۔"

قلب کی اصلاح:[134]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

"اگر خدانخواستہ خدا تعالیٰ کا ذکر سن کر یا کلام مجید پڑھ کر دل نرم نہ ہو اور اعتقاد، ایمان زیادہ نہ ہو سکے بلکہ وہ لہو ولعب میں مشغول رہے تو اہلِ سلوک کے یہاں یہ بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے جو اس کے مطابق ہیں، وہ مومن ہیں اور جو اس سے ہٹے ہوئے ہیں وہ منافق ہیں۔

آپ نے حسب ذیل حکایت بیان فرمائی:

"ایک دن سرور عالم ﷺ کا گذر ایک قوم پر ہوا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ لوگ خدا کا ذکر کر رہے ہیں مگر لہو ولعب میں مبتلا ہیں اور ذکرِ خدا

Marfat.com

سے ان کا دل نرم نہیں ہوتا۔ پس سرور عالم ﷺ وہاں کھڑے ہوگئے اور فرمایا:

''یہ منافقوں کا طائفہ سویم ہے کہ کلام ربانی سن کر ان کا دل نرم نہیں ہوتا۔''

پانچ چیزیں:[135]

خواجہ غریب نوازؒ کی اس مجلس میں شیخ جلال اور حضرت محمد واحد چشتی وغیرہ موجود تھے۔ آپ نے برسرِ مجلس فرمایا کہ:

پانچ چیزوں کا دیکھنا اہلِ اسلام کے نزدیک عبادت ہے:

اولاً صبح کے وقت اپنے ماں باپ کی زیارت کرنا اور ان کو ادب کے ساتھ سلام کرنا۔

اپنی اولاد کی محبت و برکت کی نظر سے دیکھنا بہتر عبادت ہے۔''

سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''جو اولاد اپنے ماں باپ کی زیارت خدا کی خوشنودی و قرب کے لیے کرتی ہے اس کو ایک حج کا ثواب ملتا ہے اور جو اولاد اپنے والدین کے پاؤں چومے، حق تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ہزار سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور اُسے بخش دیتا ہے۔''

پھر خواجہ غریب نوازؒ نے حسب ذیل حکایت بیان فرمائی:

''ایک مرتبہ ایک شخص نے خواب میں ایک جوان کو جو گنہگار مر گیا تھا درمیان حاجیوں کے بہشت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ یہ دیکھ کر متعجب ہوا اور پوچھا یہ مرتبہ تو نے کہاں سے پایا، تو نے دنیا میں کوئی نیک کام نہیں کیا تھا۔ اس نے کہا یہ سچ ہے مگر میری ایک ضعیفہ ماں تھی۔ جب میں مکان سے باہر جاتا اپنا سر ان کے قدموں پر رکھ دیتا تھا اور بوسہ دیتا تھا، بعدازاں باہر جاتا تھا۔ میری ماں یہ دعا کرتی تھی کہ خدائے تعالیٰ تجھ کو

Marfat.com

بخش دے اور حج کا ثواب عنایت فرمائے۔ حق تعالیٰ نے میری ماں کی دعا قبول فرمائی مجھ کو بخش دیا اور حاجیوں میں شامل فرما دیا۔

پھر ارشاد فرمایا کہ کسی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ سے دریافت کیا کہ یہ دولت آپ کو کیسے ملی فرمایا:

''جب میں سات سال کا بچہ تھا۔ مسجد میں اُستاد سے قرآن پڑھا کرتا تھا۔ جب میں اس آیت پر پہنچا وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً تو اپنے استاد سے اس آیت شریفہ کے معنی دریافت کیے۔ استاد نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ کا حکم ہے کہ اولاد کو اپنے ماں باپ کی خوب خدمت کرنی چاہیے جس طرح میں تمہارا پروردگار ہوں، اسی طرح انہوں نے تجھ کو پالا ہے۔

جب استاد سے یہ سنا تو میں بے تابانہ ماں کے پاس آیا اور اپنا سر ماں کے تعلان پر رکھ دیا اور عرض کیا کہ:

اے ماں! میں نے آج اپنے استاد سے ایک آیت شریفہ کے معنی سمجھے تو فوراً حاضر ہوا اور سر نیاز آپ کے قدموں پر جھکا کر فرمان کی تعمیل کی اب بحکم خدا آپ کا سچا غلام ہوں مجھے قبول فرمایئے۔

یہ سن کر والدین پر وجد طاری ہو گیا اور ان دونوں نے دوگانہ نمازِ شکرانہ ادا کی اور میرا ہاتھ پکڑ کے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کہ:

''ہم نے تجھے خدا کے سپرد کیا۔''

لٰہذا جو کچھ تم دیکھتے ہو، میرے ماں باپ کی دعا کا صدقہ ہے۔ دوسری بات (حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ نے) یہ فرمائی کہ:

''سرما میں آدھی رات کے وقت میری ماں نے پانی مانگا میں نے کوزہ میں پانی بھرا اور ہاتھ پر رکھ کر لے گیا۔ مگر والدہ سو گئی تھیں۔ جب آخر شب میں بیدار ہوئیں مجھے کوزہ لیے کھڑا دیکھا۔ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر پانی کا پیالہ مجھ سے لینا چاہا مگر چونکہ سردی کا موسم تھا اور بوجہ زیادہ

سردی کے کوزہ میرے ہاتھ سے چپک گیا تھا اس لیے جب انہوں نے اپنا پیالہ اٹھایا تو میرے ہاتھ کی کھال اُکھڑ گئی۔ والدہ نے بڑی بے چینی کے ساتھ اپنی بغل میں لے لیا۔ میرا منہ چوما اور کہا:

''اے جانِ مادر تو نے بڑی تکلیف اٹھائی۔''

پھر میرے واسطے دعا کرنے لگیں کہ:

''اے خدا تو اس کو بخش دے اور اس پر اپنا فضل فرما اور اپنی قربت عطا کر۔''

''ان کی اس دعا کو جو انہوں نے بڑی بے چینی کے عالم میں کی تھی اللہ تعالیٰ نے قبول کیا اور مجھ کو بیکراں نعمتیں عطا فرمائیں۔''

پھر فرمایا:

''دوئم کلام مجید کا دیکھنا عبادت ہے۔ کیونکہ ''شرح اولیا'' میں لکھا دیکھا ہے کہ جو کوئی کلام مجید کو دیکھے یا پڑھے اس کو خدائے تعالیٰ دو ثواب عطا فرماتا ہے۔ ایک زیارت کلام پاک کا، دوسرا پڑھنے کا، اور ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور دس برائیوں سے پاک کیا جاتا ہے۔''

دعا گو[136] نے عرض کیا کہ سفر اور لڑائی میں کلام مجید پاس رکھنا چاہیے یا نہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نے جواب دیا:

''پہلے اسلام اس قدر ترقی پذیر نہیں تھا، اس لیے سرور عالم ﷺ نے قرآن مجید ساتھ رکھنے کی اجازت نہیں دی تھی کہ مبادا کفار کے قبضہ میں پہنچ جائے اور وہ بے حرمتی کریں۔ مگر اب یہ زمانہ اسلام کی قوت کا ہے۔ اس لیے اب کوئی خطرہ نہیں ہے۔ کلام اللہ شریف پاس رکھنا چاہیے۔''

پھر فرمایا کہ:

''سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ، کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا

Marfat.com

گیا، پوچھا:

''اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟''

کہنے لگے:

''ایک رات میں دوست کے یہاں مہمان تھا۔ طاق میں کلام شریف رکھا تھا۔ دل میں خیال آیا کہ یہاں قرآن مجید رکھا ہے، یہاں سونا بے ادبی ہے اس لیے یہ قصد کیا کہ قرآن مجید اس مکان سے باہر بھیج دوں مگر فوراً دل میں یہ خیال گذرا کہ قرآن پاک کو اپنے آرام کے لیے علیحدہ کرنا بھی تو بے ادبی ہے۔ پس میں نے اپنے سونے کے واسطے دوسری جگہ تجویز کی۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند آئی اور قرآج مجید کا ادب کرنے کے باعث مجھے بخش دیا۔ بعد ازاں خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

''جامع الحکایات'' میں لکھا دیکھا ہے کہ پہلے زمانے میں ایک جوان فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ تمام مسلمان اس سے بیزار ہو گئے تھے۔ ہر چند اس کو سمجھایا جاتا تھا مگر وہ کسی کی نصیحت نہیں مانتا تھا۔ الغرض جب مر گیا تو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ اس کے سر پر تاج ہے، کمر میں زرنگار پٹی لگی ہے اور لباسِ فاخرہ پہنے ہوئے ہے۔ فرشتوں کا حکم ہوا کہ اس کو بہشت میں پہنچا دو۔ بزرگ نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے اپنی زندگی فسق و فجور میں گذاری تھی پھر تجھے یہ دولت کیسے نصیب ہوئی۔ کہنے لگا مجھ سے دنیا میں صرف ایک نیک کام ہوا ہے کہ جب میں قرآن مجید کو دیکھتا تھا کھڑا ہو جاتا تھا، تعظیم کرتا تھا اور اس کو عزت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ صرف کلام پاک کی عظمت کرنے کے باعث خدائے تعالیٰ نے میرے سب گناہ بخش دیئے اور یہ درجہ عطا فرمایا۔''

پھر فرمایا کہ:

تیسرے یہ کہ کوئی شخص عالم بزرگ کا چہرہ عزت کے ساتھ دیکھے۔ خدا

Marfat.com

تعالیٰ ایسے وقت ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس کے لیے قیامت تک بخشش کی دعا مانگتا رہتا ہے۔

بعدازاں فرمایا کہ:

''جس کسی کے دل میں محبت اور دوستی علمائے کبار کی ہوتی ہے خدائے تعالیٰ اس کو ہزار سالہ عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اگر اس درمیان میں اس کا انتقال ہو جائے تو حق تعالیٰ اس کو علماء کا درجہ عطا فرماتا ہے اور مقام اس کا علیین ہوتا ہے۔''

پھر فرمایا:

''فتاوائے ظہریہ'' میں سرور عالم ﷺ کا ارشاد لکھا دیکھا ہے کہ علمائے کرام اور اولیائے کرام کی زیارت کرنے کے لیے حتی المقدور بہت کوشش کرے اگر سات دن یہ عمل جاری رکھے تو حق تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور سات ہزار سالی کی نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں درج فرماتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ شرط ہے کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو یادِ حق کے ساتھ شب بیداری کرے۔ پھر فرمایا:

''پہلے زمانے میں ایک شخص ایسا گذرا ہے کہ جب وہ مشائخ کو دیکھتا تھا منہ پھیر لیا کرتا تھا اور آتشِ رشک وحسد سے جلنے لگتا تھا الغرض اس کا انتقال ہو گیا۔ جب اس کو قبر میں اُتارا ہر چند چاہا کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف کریں مگر کسی طرح اس کا منہ قبلہ کی جانب نہیں ہوتا تھا۔ دوسری جانب پھر جاتا تھا، خلقت کو حیرت ہوئی، غیب سے آواز آئی کہ تم لوگ اس شخص کے لیے کیوں رنج کرتے ہو یہ وہ شخص ہے جو دنیا میں علماء و مشائخ کو دیکھتا تھا تو منہ پھیر لیتا تھا۔ پس جس شخص نے میرے دوستوں سے منہ پھیرا وہ میری رحمت سے محروم رہا اور گمراہ ہوا، قیامت کے دن ریچھ کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔''

پھر ارشاد فرمایا کہ:

''چوتھے خانۂ کعبہ کے دروازہ کی زیارت ہے اور کعبہ شریف دیکھنا ایک قسم کی عبادت ہے۔ سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''خانۂ کعبہ دیکھنے کی نیت سے جانا ایک قسم کی عبادت ہے۔ کعبہ دیکھنے والے کو ہزار سالہ عبادت اور حج کا ثواب ملتا ہے اور اولیائے کرام میں شمار کیا جاتا ہے۔

پھر ارشاد فرمایا کہ:

''پانچویں اپنے پیر و مرشد کے چہرے کی طرف دیکھنا اور خدمت میں مصروف رہنا ایک قسم کی عبادت ہے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ نے معرفت المریدین کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

''جو شخص ایک دن بھی اپنے پیر کی ایسی خدمت کرے جیسا کہ حق ہے تو خدائے تعالیٰ اس کو جنت میں ہزار محل موتی کے عطا فرمائے گا۔ ہر محل میں اس کو حوریں خدمت کے واسطے ملیں گی اور قیامت کے دن جنت میں بے حساب جائے گا۔''

''چاہیے کہ جو کچھ پیر و مرشد کی زبان سے سنے اس پر جان و دل سے متوجہ ہو اور جو نماز، اور وظائف پیر فرمائے وہ ادا کرے اور برابر پیر کی خدمت میں حاضر رہ کر خدمت کرے۔ اگر متواتر کا مقدور نہ ہو تو حتی المقدور بجالائے۔''

اطاعت خداوند تعالیٰ:

خواجہ غریب نوازؒ نے ارشاد فرمایا کہ:

''رحمتِ حق سے کوئی چیز بعید نہیں مگر انسان کو لازم ہے کہ اطاعت حق تعالیٰ میں قصور نہ کرے اور اس کو کسی حال میں نہ بھولے، اس سے قرب حاصل کرے۔ ازاں بعد انسان جو چاہے گا وہ ہو جائے گا۔''

Marfat.com

بڑا مرتبہ رکھنے والی باتیں:

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

''مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد سننا اوران کا ساتھ دینا، حاجت مندوں کی حاجت براری کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، اسیروں کو قید سے چھڑانا یہ باتیں خدا کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتی ہیں۔''

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی فضیلت:

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ! خدائے تعالیٰ نے آپ کو اپنی خلقت کی ہدایت کے لیے بھیجا ہے اور اس شان و عظمت اور برکت کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر تمام روئے زمین کے درختوں کی قلمیں بنائی جائیں اور تمام دریا روشنائی بنائے جائیں اور ہفت زمین و ہفت آسمان کاغذ ہو جائیں اور ابتدا سے لے کر انتہا تک جس قدر انسان، جنات و ملائک ہیں وہ سب آپ کی تعریف کریں تب بھی کماحقہ، آپ کی تعریف ہونا ناممکن ہے بلکہ اگر اس سے بھی زیادہ ہوں تب بھی آپ کی تعریف و توصیف حدِ امکان سے باہر ہے۔

سورۃ فاتحہ کی فضیلت:

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ جہاں جبریل علیہ السلام نے فضائل آنحضرت ﷺ بیان کیے وہاں سورۃ فاتحہ کی فضیلت بیان کی اور کہا کہ:

''اسی طرح سورۃ فاتحہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے بزرگی عطا فرمائی ہے اور اس برکت کی سورۃ کو صرف آپ پر نازل کیا ہے تاکہ آپ کی امت اس کی

Marfat.com

برکتوں سے خاطر خواہ فیض یاب ہوتی رہے۔"

پھر آپ نے فرمایا:

سرورِ کونین ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ:

اَلْفَاتِحَۃُ شِفَآءٌ" مِنْ کُلِّ دَآءٍ

"یعنی سورۃ فاتحہ تمام دردوں کے لیے شفا ہے"

پھر خواجہ غریب نوازؒ نے حسب ذیل حکایت بیان فرمائی:

"ایک مرتبہ ہارون رشید سخت بیمار ہوا۔ دو برس سخت تکلیف میں گذر گئے۔ علاج کرنے سے عاجز ہو گیا۔ اس نے وزیر کو خواجہ فیصل بن عیاض قدس سرہٗ کی خدمت میں بھیجا اور عرض کرایا کہ مرض کی تکلیف کی وجہ سے میری جان پہ بن گئی ہے کسی دوا سے صحت نہیں ہوئی۔ چونکہ شفا کا وقت قریب آ گیا تھا، آپ یہ سن کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور ہارون رشید کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا دستِ مبارک اس کے جسم پر رکھا اور اکتالیس 41 بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس کے چہرہ پر دم کی۔ ابھی آپ پورا عمل کرنے بھی نہ پائے تھے کہ مرض کی سختی دور ہو گئی۔ الغرض شفا پائی۔"

پھر فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے کلام مجید کے شروع پارہ میں فرما دیا ہے کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں شک نہیں۔ اس میں ہدایت۔ ہے۔ ہر انسان کو اپنے عقائد درست رکھنا چاہئیں۔ کامیابی اور راحت حاصل کرنے کی یہی صورت ہے۔"

بعد ازاں آپ نے فرمایا کہ:

"خدائے تعالیٰ نے ہر سورۃ کا ایک نام رکھا ہے۔ مگر اس سورۃِ مبارکہ کے سات نام ہیں۔

پہلا نام فاتحۃ الکتاب
دوسرا نام سبع الثانی
تیسرا نام اُمّ الکتاب
چوتھا نام اُمّ القرآن
پانچواں نام سورۃ مغفرت
چھٹا نام سورۃ الرحمت
ساتواں نام سورۃ الکنز

اس سورۃ میں سات حرف نہیں آئے:

1- 'ث' اس میں نہیں ہے۔ ث سے ثبور ہے۔ پس اس کو پڑھنے والے کو ثبور سے غرض نہیں ہے۔
2- 'ج' نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو جہنم سے نجات ہے۔
3- 'ز' نہیں ہے۔ اس کا پڑھنے والا تھور کے درخت اور اس کے پانی سے مبرا ہے۔
4- 'ش' نہیں ہے۔ اس کا پڑھنے والا شقی نہیں ہوسکتا۔
5- 'ظ' نہیں ہے۔ اس کا پڑھنے والا ظلم وظلمت سے محفوظ ہے۔
6- 'ف' نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو فراق کی مصیبت سے نجات ہے۔
7- 'خ' نہیں ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو کبھی خواری نہ ہوگی ہمیشہ مامون رہے گا۔

پھر ارشاد فرمایا کہ:

''امام ناصر لکھتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ میں سات آیات ہیں اور انسان کے جسم میں بھی سات حصے ہیں۔ اس کے پڑھنے والے کو حق تعالیٰ ساتوں دوزخ سے بچالے گا۔ اس کا کوئی حصہ کسی دوزخ میں نہ جائے گا۔''

پھر فرمایا کہ:

''مشائخ طبقات واہلِ سلوک فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے اس سورۃ میں ایک سو چوبیس 124 حروف رکھے ہیں اور ایک لاکھ چوبیس ہزار

Marfat.com

پیغمبر ہیں۔ ہر حرف ایک ہزار پیغمبر کی بزرگی ثابت کرتا ہے اور ان کے صحیفہ کا ثواب اس کے پڑھنے والے کو ملتا ہے۔"

بعد ازاں فرمایا کہ:

"الحمد" میں پانچ حروف ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے تاکہ بندہ دن رات میں جو یہ پانچ حروف پڑھتا رہے تو جو پانچ وقت میں آنیوالے نقصانات ہیں ان سے مامون رہے۔"

"اللہ" میں تین حروف ہیں۔ تین اور پانچ ملائے تو آٹھ ہوئے۔ لہٰذا بہشت اور اس کے ساتوں دروازے اس کے پڑھنے والے کے لیے کشادہ ہوں گے۔ جس دروازے سے چاہے گا داخلِ بہشت ہوگا۔"

"رب العالمین" میں دس حروف ہیں۔ دس میں مندرجہ بالا آٹھ ملنے سے اٹھارہ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کئے ہیں۔ اس کا پڑھنے والا اٹھارہ ہزار عالم کی عبادت کے برابر ثواب پاتا ہے۔"

"الرحمٰن" میں چھ حروف ہیں۔ مندرجہ بالا اٹھارہ میں چھ ملائے تو چوبیس ہوئے۔ خدائے تعالیٰ نے رات دن کے چوبیس گھنٹے بنائے ہیں۔ اس کے پڑھنے والے کے چوبیسوں گھنٹے کی پاکی میں ایسے گذرتے ہیں جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔"

"الرحیم" کے چھ حروف ہیں۔ چوبیس میں چھ ملانے سے تیس ہو گئے پل صراط تیس ہزار سال کی راہ ہے۔ مگر اس کا پڑھنے والا پل صراط کو بجلی کی طرح طے کر جائے گا۔"

"مالک یو م الدین" میں بارہ حروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر سال کے بارہ مہینے بنائے ہیں پس اس کے پڑھنے والے کے بارہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بارہ اور تیس بیالیس ہوتے ہیں۔"

"ایاک نعبد" میں آٹھ حروف ہیں۔ بیالیس اور آٹھ پچاس ہوئے۔ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔ پس جو شخص ان پچاس

Marfat.com

حرفوں کو پڑھے گا اسؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ بروز قیامت صدیقوں کا سا معاملہ کرے گا۔"

"وایاک نستعین" میں گیارہ حروف ہیں۔ گیارہ اور پچاس اکٹھ ہوئے اللہ تعالیٰ نے آسمانِ دنیا میں اکسٹھ دریا پیدا فرمائے ہیں۔ اس کے پڑھنے والے کو ان دریاؤں کے قطرات کے برابر ثواب ملے گا۔"

"اِھدنا الصراط المستقیم' میں انیس حروف ہیں۔ اکسٹھ اور انیس اسی ہوئے۔ شراب پینے کی سزا اسی 80 درّے ہیں۔ اس کا پڑھنے والا اس سے مامون رہے گا۔"

"انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضّالین" میں چوالیس حروف ہیں۔ اس میں اسی 80 ملائے تو ایک سو چوبیس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سو چوبیس ہزار پیغمبر اپنی مخلوق میں بھیجے ہیں۔ اس سورۃ کے پڑھنے والے کو ان سب پیغمبروں کے برابر حق تعالیٰ ثواب عطا فرمائے گا اور بخش دے گا۔"

"الحمد شریف" کے فضائل بیان کرنے کے بعد خواجہ غریب نوازؒ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ:

"ایک مرتبہ میں حضرت عثمان ہارونی قدس سرہٗ کے ساتھ سفر میں تھا کہ ہم دونوں دجلہ کے کنارے پہنچے۔ اس جگہ کشتی نہ تھی ہمیں عجلت تھی۔

حضرت نے فرمایا:

"آنکھیں بند کرو۔"

جب میں نے آنکھیں بند کر کے ذرا سی دیر میں کھولیں تو حضور خواجہ اعظمؒ کو دریا کے پار پایا۔ دعا گو نے عرض کیا، ہم نے کس طرح دریا عبور کیا:

ارشاد فرمایا:

Marfat.com

''پانچ بار ''الحمد شریف'' پڑھ کر پاؤں دریا میں رکھ دیا اور اس طرف آ گئے۔''

پس جو شخص اس سورۃ کا عامل ہو جائے وہ اللہ کی قدرت کے وہ تماشے دیکھے گا جس کا بیان کرنا از بس ناممکن ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اگر سورۃ فاتحہ کو صدق دل سے پڑھے، اور اس کی مہم اور مشکل حل نہ ہو تو وہ میرا دامن پکڑ لے۔

☼

باب: 4

اِرشاداتِ عالیہ

خواجہ غریب نوازؒ کے اقوال تصوّف کا ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ سب کو یہاں پیش کرنے کی گنجائش نہیں۔ بہ امرِ اختصار حسبِ ذیل پیش کیے جاتے ہیں۔

عارف وعرفان:

- عارف سے ادنیٰ بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ملک و مال سے بیزار ہو جاتا ہے۔
- عارف وہ ہے جو اس بات کی جدوجہد کرے کہ ایک دم نصیب ہو جائے اور عارفِ دم وہ ہے جو ذکرِ خدا کرے اور اپنی تمام عمر اس ایک دم پر فدا کر دے۔ اگر ایسا دم نصیب ہو جائے تو زہے نصیب، کیوں کہ ایسا دم زمین و آسمان میں سالہا سال تک تلاش کرنے پر بھی میسّر نہیں آتا۔
- اللہ تعالیٰ کے عارف ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ نہیں لیتے۔
- عارف دنیا کا دشمن اور خدا کا دوست ہوتا ہے۔ وہ دنیا سے متنفر ہوتا ہے اور اسے غل و غش اور حسدات کی خبر تک نہیں ہوتی۔
- ہر وہ عارف جس میں تقویٰ ہو وہ گداگری کرے تو لقمہ حرام کھاتا ہے۔
- عارف اس وقت تک روتا ہے جب تک راہ میں ہوتا ہے۔ لیکن جب حقائق قرب میں پہنچ جاتا ہے اور وصال حاصل ہو جاتا ہے تو اسے گریہ نہیں رہتا۔
- اہلِ عرفان یادِ الٰہی کے سوا اور کوئی بات زبان سے نہیں نکالتے۔
- عارفوں کا ایثارِ عاشقی بے نیازی ہے اور محبوں کا ایثار آرزو ہے۔
- عارفوں کا توکل سوائے خدا کے کسی اور پر نہیں ہوتا۔ نہ وہ کسی اور کی طرف التفات کرتے

Marfat.com

ہیں۔

- عارفوں میں صادق وہ ہے جس کی ملکیت میں کچھ نہ ہو نہ وہ کسی کی مِلک ہو۔
- عارفوں کی خصلت محبت میں اخلاص ہے۔
- عارف محبت میں کامل اس وقت ہوتا ہے جب درمیان سے گفتگو اُٹھ جائے ایسا ہو جائے کہ یادِ دوست رہے یا خود۔
- عارف کا توکل حق کے ساتھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ وہ عالم شکر میں متحیر ہوتا ہے۔
- عارف وہ ہے جو راہِ عشق میں سوائے خدا کے کسی کو نہ دیکھے۔
- عارف وہ ہے کہ جب صبح کو اُٹھے تو اسے رات کی بابت کچھ یاد نہ ہو۔
- جب تک عارف کو ستر خالص نصیب نہیں ہوتا اس کا کوئی فعل خالص نہیں ہوتا۔
- عارف وہ ہے جو سوائے ذکرِ حق کے کسی کو دوست نہیں رکھتا۔
- عارف آفتاب صفت ہوتے ہیں ان سے تمام عالم منور ہوتا ہے۔
- عارف وہ ہے جو جملکی عالم سے خبردار ہو اور لاکھوں معنی بیان کرے اور ہر وقت بحر معانی میں شناوری کرتا رہے تاکہ گوہر اسرار الٰہی اس سے نکالے اور جوہریان مبصر کو دکھائے کہ وہ اسے پسند کریں اور جانیں کہ عارف ہے۔
- عارف وہ ہے جو ہر وقت ولولۂ عشق اور قدرت آفرینش میں متحیر رہے۔ اگر کھڑا ہے تو دوست کے وہم میں ہے اگر بیٹھا ہے تو دوست کے ذکر میں ہے، اگر خواب میں ہے تو دوست کے خیال میں ہے، اگر بیدار ہے تو دوست کے حجابِ عظمت کے گرد طواف میں ہے۔
- عارف اس کو کہتے ہیں جس پر عالمِ غیب سے صد ہزار تجلیات نازل ہوں اور ایک وقت میں ہر چند ہزار حال و تجلیات اس میں دمبدم پیدا ہوں۔
- عارف کی ایک علامت ہے کہ وہ ہر وقت متبسم رہتا ہے۔ جس وقت عارف مسکراتا ہے اس وقت عالم ملکوت میں مقربان اس کے سامنے ہوتے ہیں جو کچھ ان سے ظاہر ہوتا ہے وہ اسے دیکھ کر مسکراتا ہے۔
- عارف پر ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ اس وقت ہزار ایسے ملک اس کو پیش کئے

جائیں جن میں ہر قسم کے عجائبات ہوں تو وہ ان کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا مگر اس چیز کو جو اس پر طاری کی گئی ہے۔

- عارفوں پر ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ اس وقت وہ عرش سے حجابِ عظمت کا فاصلہ طے کر لیتے ہیں اور وہاں سے حجابِ کبریا تک پہنچ جاتے ہیں۔ پھر دوسرے قدم میں اپنے مقام تک آ جاتے ہیں۔ مگر یہ ادنٰے درجہ عارفوں کا ہے۔ لیکن جو کامل ہیں ان کا درجہ خدا ہی جانتا ہے کہ وہ کہاں سے کہاں پہنچتے ہیں اور کب واپس آتے ہیں۔
- عارف وہ ہے جو کہیں ہو اور کچھ بھی طلب کرے وہ اس کے سامنے آئے، جس سے بات کرے جواب پائے۔ اس راہ میں وہ عارف نہیں جو خدا کے سوا کسی اور چیز کے درپے ہو۔
- عارفوں کا ایک درجہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ اس درجے پر وہ دنیا و مافیہا اپنی دو انگلیوں میں دیکھتے ہیں۔
- عارف کا کم تر درجہ یہ ہے کہ پہلے دِلی نور دکھائے پھر کوئی دعوے کے ساتھ سامنے آئے تو اسے بہ قوت کرامت ملزم بنا دے۔
- جب عارف خاموش ہوتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے۔ جب آنکھیں بند کرتا ہے تو اس لیے نہیں کھولتا کہ شاید اسرافیل صور نہ پھونک دے۔
- جس نے خدا کو پہچان لیا اگر وہ خلق سے دور نہ بھاگے سمجھ لو اس میں کوئی نعمت نہیں۔
- عارف کا کمال یہ ہے کہ اپنے آپ کو راہِ خدا میں جلا دے۔
- عارف خواہ معرفت کے متعلق کتنا ہی بیان کرے اگر دوست کی گلی میں پھرے مگر جب تک معارف یاد نہ کرے معرفت کو نہیں پہنچتا۔
- جب عارف کا حال کامل ہو جاتا ہے تو لاکھوں مقام سے باہر نکلتا ہے اور اپنا کام ترقی پذیر پاتا ہے۔ اگر اس مقام سے نہ نکلے تو اسی مقام میں حیران رہ جاتا ہے۔ یعنی ابھی کنارہ ہے۔ اسے راہ معلوم ہی نہیں اس لیے زیادہ تر ضائع ہی رہتا ہے۔
- اہلِ عرفان یادِ الٰہی کے سوا اور کوئی بات زبان سے نہیں نکالتے۔
- عارف راہِ محبت میں وہ ہے جو کونین سے دل برداشتہ ہو۔

دنیا:

○ دنیا فانی ہے اور کارہائے دنیا لایعنی ہے۔

راہِ سُلوک:

○ جب تک آدمی راہ سلوک میں دنیا و مافیہا ترک نہ کردے وہ اہلِ سلوک میں داخل نہیں ہوسکتا۔ پس اگر اس کی یہ حالت نہ ہو تو سمجھ لو کہ جھوٹا ہے۔
○ اس راہ (راہِ سلوک) میں بہت سے مرد، عاجز، اور عاجز، مرد ہو گئے۔

اہلِ سُلوک:

○ اہلِ سلوک میں محبت ایک ایسا علم ہے کہ لاکھوں علماء اس کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ مگر ذرہ بھر بھی ان کو اس کی خبر نہیں ہوتی اور زُہد میں ایک ایسی طاعت ہے جس کی زاہدوں کو بھی نہیں۔ وہ اس سے غافل نہیں۔ وہ ایک بھید ہے جو دونوں جہاں سے باہر ہے۔ اور اسے اہلِ محبت اور اہلِ عشق کے سوا کوئی نہیں جانتا، جو دونوں جہاں میں ثابت ہوتا ہے وہ اس بھید کو جانتا ہے۔ بعد ازاں وہ دعویٰ نہیں کرتا تاکہ دعویٰ اسے رنج نہ پہنچائے۔

اہلِ محبت:

○ اہلِ محبت کی فریاد بوجہ شوق و اشتیاق اس وقت تک رہتی ہے جب تک وہ دوست نہ مل جائے۔ کیوں کہ عاشق اس وقت تک واویلا کرتا ہے جب تک دولتِ مشاہدہ حاصل نہیں۔ جب مشاہدہ حاصل ہوجاتا ہے گفتگو نہیں رہتی۔
○ اہلِ محبت کا یہ مرتبہ ہے کہ اگر ان سے پوچھیں کہ شب کی نماز پڑھ لی تو کہیں اس سے فراغت نہیں۔ ہم ملک الموت کے گرد پھرتے ہیں۔ جب درماندہ ہوجاتے ہیں، اس کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں۔
○ اہلِ محبت اگرچہ محبت میں مجبور ہیں۔ مگر کام ایسے لوگوں کا اختیار کرتے ہیں جو سوتے اور

Marfat.com

جاگتے ہیں مطلوب کے طالب ہیں اور اپنی دوست داری سے فارغ ہو کر مشاہدۂ دوست میں مشغول ہیں۔

- اہلِ سلوک اور اہلِ محبت میں محبت یہ ہے کہ دوست کے مطیع رہیں اور ڈرتے رہیں کہ کہیں دور نہ کر دیے جائیں۔
- اہلِ محبت وہ لوگ ہیں۔ جو صرف اللہ تعالیٰ کی بات سنتے ہیں۔
- جب اہلِ محبت مرتا ہے، جلد بخش دیا جاتا ہے۔
- اہلِ محبت کے گرد اور حق کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔

راہِ محبت:

- راہِ محبت میں عاشق وہ ہے جو دونوں جہاں سے دل اٹھالے۔
- معشوق خود عاشق کی طلب گاری کو دیکھتا ہے۔ محبت کی راہ مطیعیان کا کام ہے۔

عبادت:

- عبادت قال الفعال ہے۔

محبت:

- محبت چار معنی رکھتی ہے۔

  اوّل: ذکرِ خدا میں دل و جان سے خوش رہنا۔

  دوم: ذکرِ خدا کو بزرگ تر جاننا۔

  سوم: اس کے ساتھ مشغلہ رہے۔ دوسروں کے ساتھ قطع تعلق کر لے۔

  چہارم: اپنے آپ پر روئے اور اس پر جس کو اس سے غیرت ہے۔
- محبت میں صادق وہ ہے جو ماں باپ، فرزندان و برادران سے خدا و رسول کے لیے قطع تعلق کرے اور سب سے بیزار ہو۔
- محبت وفا کا دعویٰ وصال اور حرمت باطل کے ساتھ ہے۔

Marfat.com

- محبت میں عارف وہ ہے جسے کوئی شے عجیب نہ معلوم ہو کیوں کہ تسلیم و دعویٰ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔
- جس کو محبت و فقر عطاء کیے جاتے ہیں اسے وحشت نہیں دی جاتی کہ وہ اس پر فریفتہ ہو جائے۔

مُرشد:

- جب تک مُرشد کی تربیت حاصل نہ ہوگی، منزل پر نہیں پہنچے گا۔
- پیر مرید کا مشاطہ ہے۔ اس لیے کہ پیر کی ترغیب مرید کی کمالیتِ حال کے لیے ہوتی ہے۔

مُرید:

- مرید کو طاعت میں اس وقت لطف آتا ہے جب طاعت میں خوشی و خرمی حاصل ہوتی ہے۔ اس خوشی میں وہ حجاب سے قریب ہو جاتا ہے۔

عِشق:

- عشق کی راہ ایسی ہے کہ جو اس راہ پر چلتا ہے اس کا نام و نشان نہیں ملتا۔
- عشق و محبت میں گفتگو، حرکت و مشغلہ اس وقت تک ہے جب تک باہر ہیں۔ جب اندر پہنچتے ہیں خاموشی، سکون اور آرام میسر آتا ہے۔ فریاد و شور ہرگز نہیں ہوتا۔

عاشِق:

- دریاؤں کا بہتا پانی شور کرتا ہے۔ لیکن جب سمندر سے مل جاتا ہے۔ آواز نہیں رہتی اسی طرح جب عاشق، معشوق سے واصل ہو جاتا ہے تو واویلا نہیں کرتا۔
- عاشق کا دل آتش کدۂ محبت ہے جو اس میں آئے اُسے جلا کر ناچیز کر دیتا ہے کیوں کہ عشق کی آگ سے تیز کوئی آگ نہیں۔
- اللہ تعالیٰ کے ایسے عاشق بھی ہوتے ہیں جنہیں اس کی دوستی نے خاموش کر رکھا ہے۔

Marfat.com

انہیں عالمِ موجودات کی کسی چیز کی خبر نہیں ہوتی۔

- جس دل میں اللہ تعالیٰ کی دوستی ہوتی ہے۔اس کی جان کو قرار حاصل ہوتا ہے۔پس اس کو چاہیے کہ دونوں جہاں کو بیگانہ دیکھے۔اگر ایسا نہیں کرے گا تو عاشقِ صادق نہیں۔

دوستی:

- اگر دوست کی دوستی میں دونوں جہاں بھی بخش دیے جائیں تب بھی کم ہے۔
- اللہ تعالیٰ سے دوستی اس طرح ہوتی ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ دشمنی رکھے یعنی دنیا و نفس سے۔
- دوستی اس کا نام ہے کہ اس کا ذکر دل سے کرے کیوں کہ دل یاد کے لیے بنایا گیا ہے۔

دوست:

- دوست کے اسرار خوب صورت عاشق کے دل ہی میں جاگزیں ہوتے ہیں۔
- جس کو خدا دوست رکھتا ہے اس پر بلا نازل کرتا ہے۔
- جو دوست سے محبت کرتا ہے وہ برغبت دوست کی طرف سے مصیبت کا خواہاں ہوتا ہے۔

حاجی:

- حاجی لوگ جسم کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں پھر بھی انہیں مشاہدہ حاصل نہیں ہوتا۔مگر عشاق دل سے حجابِ عظمت کا طواف کرتے ہیں۔اگر اس کے سوا اور چیز کو دیکھ لیتے ہیں تو فریاد کرتے ہیں اور بقا (مشاہدہ) چاہتے ہیں۔

صحبت:

- نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر ہے اور بدوں کی صحبت بدکام سے بدتر ہے۔

Marfat.com

وقت:

- سب سے اچھا وقت وہ ہے جب کہ وساوسِ نفس نہ ہوں اور خلقت سے رہائی حاصل ہو۔

یقین:

- یقین ایک نور ہے جس سے انسان منوّر ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں محبان و متقیان میں شامل ہو جاتا ہے۔

بقا:

- اگر ہو سکے تو بقا حاصل کرو۔ صلاحیت اور زہد تو ایک ہوا کی طرح ہیں جو تم پر چلتی ہے۔
- بقا عین حق ہے۔

علم:

- علم محیط ہے اور معرفت اس کا جزو ہے۔ پس خدا کہاں اور بندہ کہاں۔ علم خدا ہی کو ہے۔ مگر معرفت ہر دو کو ہے۔

تجرید:

- تجرید یہ ہے کہ صفاتِ محبوب محبّ کے دل اور صفات میں جاگزیں ہو جائیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے میں اس کے لیے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں۔

عادت:

- عادت پرست ہرگز حق پرست نہیں ہوتا۔ ترکِ عادت کر کے تربیتِ مرشد حاصل کرنا مردوں کا کام ہے۔

درویش اور درویشی:

- درویش میں اتنی قوتِ باطنی ہونی چاہیے کہ اگر سننے والا حکایت اولیاء اللہ میں شک کرے تو اسے مشاہدہ کرا کر قائل کر دے۔
- درویشی اس کا نام ہے کہ جو آئے اسے محروم نہ جانے دے۔ اگر بھوکا ہے تو کھانا کھلائے۔ اگر ننگا ہے تو نفیس کپڑا پہنائے۔ بہر حال اسے خالی نہ جانے دے۔ اس کا حال پوچھ کر دل جوئی کرنا چاہیے۔
- جہاں میں عزیز ترین یہ ہے کہ درویش درویشوں سے ملیں اور جو کچھ دل میں ہو صاف صاف بیان کریں اور بدترین چیز یہ ہے کہ درویش درویشوں سے جدا رہیں۔

گناہ:

- گناہ تمہیں اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جتنا مسلمان بھائی کو خوار و ذلیل کرنا۔

فریاد:

- فریاد کی دلیری اس وقت تک رہتی ہے جب تک دوست سے غائب اور اپنا عاشق بنا ہوا ہے۔ جب حضوری حاصل ہوتی ہے تو فریاد و گفتگو نہیں رہتی۔

اہلِ توکل:

- اہلِ توکل پر غلباتِ شوق میں ایسا وقت آتا ہے کہ اس وقت اگر انہیں ذرہ ذرہ کر دیا جائے اور ان کو تلوار سے زخمی کر دیا جائے، یا کوئی اور تکلیف پہنچائی جائے تو انہیں مطلق خبر نہیں ہوتی۔
- حقیقتاً متوکل وہ ہے جو خلقت کے آزار اور رنج پہنچانے پر نہ کسی سے شکایت کرے نہ حکایت۔

دل:

- دل وہ ہے جو اپنے حال سے خالی ہو اور مشاہدۂ دوست میں باقی ہو۔

توبہ:

- توبہ کے چند مقامات ہیں۔ جاہلوں سے دور رہنا، باطل کو ترک کرنا، منکروں سے روگردانی کرنا، محبوب سے محبت کرنا، خیرات کرنا، توبہ کو درست کرنا اور مظالم کو روکنا۔

سفر:

- اے غافل اسی سفر کا توشہ تیار کر جو تجھے درپیش ہے یعنی سفرِ آخرت۔

زہد:

- قیامت کے دن اگر بہشت میں کوئی چیز پہنچائے گی تو وہ زہد ہے نہ کہ (صرف) علم و عمل۔

خود پرستی:

- خود پرستی اور نفس پرستی بُت پرستی ہے۔ جب تک خود پرستی نہ چھوڑے گا خدا پرستی حاصل نہ ہوگی۔

تسلیم و دعویٰ:

- تسلیم و دعویٰ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

ملازمت:

- ملازمت پروردگار کی عبادت سے حاصل ہوتی ہے۔

Marfat.com

بُزرگی:

- جو بزرگی کا دعویٰ کرتا ہے قید میں ہوتا ہے۔

نسبت:

- بندہ کو حق تعالیٰ سے اس قدر نسبت پیدا کرنی چاہیے کہ جو کچھ وہ چاہے وہ قبول کرے اور اگر اس قدر نہ ہو تو اس کو درویش نہیں کہنا چاہیے۔

تین چیزیں:

- اوّل خوف۔ دویم رجا۔ سویم محبت۔
- پس خوف کے ضمن میں ترکِ معصیت ہے تا کہ آتشِ دوزخ سے نجات ہو۔ اور رجا کے ضمن میں طاعت ہے تا کہ بہشت و منزلت اور حیاتِ ابدی حاصل ہو اور محبت کے ضمن میں اجتہاد و فکر ہے تا کہ حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

کفر:

- اگر کافر سو برس تک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے مسلمان نہیں لیکن ایک مرتبہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلَ اللّٰہ کہنے سے صد سالہ کفر دور ہو جاتا ہے۔

مقامِ جمع الجمع:

- مقام جمع الجمع یہ ہے کہ ظہور اسمائے صفت جانے، مصنوعات صانع کو دیکھے۔ مشاہدۂ چشم کو تجلیات سے پُر نور کرے۔ اضافات ماسوا کو دُور کرے۔ کفر کو ظہورِ جلال جانے اور اسلام کو نورِ جمال ظہور اسم ہادی کا کہ ہدایت ہے۔ پیرو ہو جائے اور پر تو نعل سے کہ ضلالت ہے دور رہے۔

Marfat.com

گوہرِ نفس:

○ چار چیزیں گوہرِ نفس ہیں:

اوّل: درویشی جو تونگری کردے۔

دوسرے: بھوک جو سیر کردے۔

تیسرے: اندوہ جو شادی دکھائے۔

چوتھے: دشمن کے ساتھ ایسی مردمی جو دوستی دکھائے۔

دس شرطیں:

○ اہلِ طریقت کے لیے دس شرطیں لازم ہیں۔

اول: طلبِ حق

دوم: طلبِ مرشد

سوم: ادب

چہارم: رضا

پنجم: محبت و ترکِ فضول

ششم: تقویٰ

ہفتم: استقامتِ شریعت

ہشتم: کم کھانا و کم سونا

نہم: عزلت اختیار کرنا خلق سے

دہم: روزہ، نماز

دس اور شرطیں:

○ اہلِ حقیقت کے لیے بھی دس شرطیں لازم ہیں:

اول یہ کہ: معرفت میں کامل ہو اور خدا رسیدہ ہو۔

Marfat.com

دوم یہ کہ: نہ رنج ہو نہ رنجیدہ کرے اور نہ کسی کی بدی خیال میں لاوے۔

سوم یہ کہ: حق تعالیٰ کی راہ دکھاوے اور خلق کو ایسی بات بتا دے جس میں فائدہ دنیا و آخرت کا مرتب ہو۔

چہارم: تواضع۔

پنجم: عزلت۔

ششم: ہر شخص کو عزیز و محترم جانے اور اپنے کو سب سے حقیر اور کم تر شمار کرے۔

ہفتم: رضا و تسلیم۔

ہشتم: ہر ایک درد و رنج میں صبر۔

نہم: سوز و گداز و عجز و نیاز۔

دہم: قناعت و توکل۔

☼

Marfat.com

باب: 5

آپ کے مکتوبات

خواجہ غریب نوازؒ کے مکتوبات طالبانِ حق کے لیے رہنمائی اور اسرارِ معرفت کی نقاب کشائی کی روشن قندیلیں ہیں۔ یہ خطوط خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے خلیفہ اکبر جانشین اور سجادہ نشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کو وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے ہیں۔ یہ خطوط تصوف اور علمِ معرفت کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ ان خطوط میں تصوّف کے مختلف نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اسلوبِ نگارش کے لحاظ سے بھی ان خطوط کو طرۂ امتیاز حاصل ہے۔ یہ خطوط فارسی زبان میں ہیں۔ ان میں سے بعض کا اُردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

مکتوب 1: [137]

حقائق و معارف سے واقف رب العالمین کے عاشق!

برادرم خواجہ قطب الدین کو

معلوم ہو کہ لوگوں میں عاقل ترین وہ فقراء ہیں جنہوں نے درویشی اور نامرادی اختیار کر لی ہے۔ کیوں کہ اس میں مراد، نامرادی ہے اور نامرادی مراد ہے۔ برخلاف اس کے کہ اہلِ غفلت نے صحت کو زحمت اور زحمت کو صحت خیال کر رکھا ہے۔ پس دانا وہی ہے جو دنیاوی مراد ترک کر کے فقر و نامرادی اختیار کرے اور اپنی مراد چھوڑ کر نامرادی سے موافقت کرے۔ ع

نا مرادے تا نگردی بامراد کے رسی

پس مرد کو حق تعالیٰ سے وابستگی لازم ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اگر خدا آنکھ دے تو ہر راہ میں سوا اس کے کچھ نہ دیکھے۔

جہاں میں جسے دیکھے، اس میں اس کی حقیقت دیکھے، کیوں کہ ہر ذرۂ خاک جہاں نما

Marfat.com

ہے۔اگر دیکھا جائے۔بجز شوقِ مواصلت ظاہری اور کیا لکھوں۔

فقیر
معین الدین چشتی سنجری

مکتوب 2:[138]

میرے ولی محب، مرے قلبی دوست

برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی

اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہاں کی سعادت عطا فرمائے۔

بندہ مسکین کی طرف سے سلام مسنون کے بعد واضح ہو۔

عزیز من!

جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا وہ کبھی سوال یا خواہش یا آرزو نہیں کرتا جس نے نہیں پہچانا ہے۔وہ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتا۔

دوسرے حرص و ہوا کو ترک کرنا چاہیے۔

جس نے حرص و ہوا کو ترک کیا، اس نے مقصود حاصل کرلیا۔چنانچہ ایسے شخص کے لیے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ

''جس نے اپنی خواہشات نفسانی کو روکا، اس کا ٹھکانا بہشت ہے۔''

جس دل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے پھیر دیا اسے کثرت شہوات کے کفن میں لپیٹ کر زمین ندامت میں دفن کر دینا چاہیے۔

ایک روز خواجہ بایزید بسطامیؒ نے فرمایا۔

''ایک روز میں خواب میں دیدار الٰہی سے مشرف ہوا، پوچھا بایزید کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا جو تو چاہتا ہے۔''

خطاب ہوا ''اچھا جس طرح تو میرا ہے، اسی طرح میں تیرا ہوں۔''

Marfat.com

ہر کہ گردن نہند رضا اورا
مر مرا حق نگاہ باں باشد

جو تصوّف کی ماہیت سے واقف ہو، چاہیے کہ اپنے اوپر آسائش کا دروازہ بند کر لے۔ پھر زانوائے محبت کے بل بیٹھ جائے۔ اگر یہ کام کرلیا......تو سمجھو کہ اہلِ تصوّف ہو گیا۔ طالبانِ حق کو یہ امر دل و جان سے بجالانا چاہیے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وسوسۂ شیطانی سے نجات پائے گا اور دونوں جہاں کی مرادیں حاصل کرے گا۔

ایک روز میرے شیخ علیہ الرحمتہ نے فرمایا:

''معین الدین! کیا تجھے معلوم ہے کہ صاحبِ حضور کسے کہتے ہیں؟ صاحبِ حضور وہ ہے کہ ہر وقت مقامِ عبودیت میں ہو اور ہر ایک واقعہ کو اللہ کی طرف سے خیال کرے اور جانے اور اس پر راضی رہے۔ وہ جہان کا بادشاہ اس کا محتاج نہیں۔''

بعض درویش کہتے ہیں کہ جب طالب کمال حاصل کر لیتا ہے تو گھبراہٹ نہیں رہتی۔ یہ غلط ہے۔ دوسرے جو یہ کہتے ہیں کہ عبادت کرنا بھی اس کے لیے ضروری نہیں ہوتا، یہ بھی غلط ہے۔ کیوں کہ جناب سرورِ کائنات ﷺ ہمیشہ عبادت بندگی اور عبودیت میں سربسجود رہے اور اس کے باوجود عجز کا یہ عالم کہ حضورؐ فرماتے تھے۔

مَاعَبَدْ نَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ

''ہم نے تیری ایسی عبادت نہیں کی جیسا کہ حق تھا۔''

یقین جانو کہ جب عارف کمالیت کا درجہ حاصل کرتا ہے تو اس وقت کمال درجہ کی ریاضت جس سے مراد نماز ہے، نہایت صدقِ دل سے ادا کرتا ہے۔ جب کوئی شخص یہ معلوم کر کے صدق سے کام لیتا ہے تو اسے اتنی پیاس محسوس ہوتی ہے گویا اس نے آگ کے کئی پیالے پی رکھے ہیں۔ جوں جوں ایسے پیالے پیتا ہے پیاس غلبہ کرتی ہے اس واسطے کہ جمالِ لامتناہی کی انتہا نہیں۔ اس وقت اس کا سکون، بے سکون اور آرام، بے آرام ہو جاتا ہے۔ تاوقتیکہ بقائے الٰہی

Marfat.com

سے مشرف نہ ہو جائے۔ والسلام۔

فقیر
معین الدین چشتی سنجری

مکتوب 3:[139]

دردمندِ طالبِ شوقِ دیدارِ الٰہی کے آرزومند درویش جفا کیش۔
میرے بھائی خواجہ قطب الدین
اللہ تعالیٰ دونوں جہاں میں آپ کو سعادت نصیب کرے۔
سلام مسنونہ!

کے بعد مقصود یہ ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ العزیز کی خدمت میں یہ خاکسار خواجہ نجم الدین صغریٰ اور خواجہ محمد تارک حاضر تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر خواجہ صاحبؒ سے پوچھا۔

''یہ کیوں کر معلوم ہو کہ شخص کو قربِ الٰہی حاصل ہو گیا ہے۔''

خواجہ صاحبؒ نے فرمایا:

''نیک عملوں کی توفیق بڑی اچھی شناخت ہے۔ یقین جانو جس شخص کو نیک کاموں کی توفیق دی گئی ہے، اس کے قرب کا دروازہ کھل گیا ہے۔''

پھر آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ:

''ایک شخص کے یہاں ایک صاحبِ وقت لونڈی تھی جو آدھی رات کے وقت اُٹھ کر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتی اور شکرِ حق بجالاتی اور ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرتی کہ:

''پروردگار! میں تیرا قرب حاصل کر چکی ہوں مجھے اپنے سے دور نہ رکھنا۔''

اس لونڈی کے آقا نے یہ ماجرا سن کر اس سے پوچھا کہ تمہیں کیوں کر معلوم ہوا کہ تمہیں

Marfat.com

قربِ الٰہی حاصل ہے؟

اس نے کہا:

''مجھے یوں معلوم ہے کہ اس نے مجھے آدھی رات کے وقت جاگ کر دو رکعت پڑھنے کی توفیق دے رکھی ہے۔ اس واسطے میں جانتی ہوں کہ مجھے قربِ الٰہی حاصل ہے۔''

آقا نے کہا:

''لونڈی جا میں نے تجھے لِلّٰہ آزاد کیا۔''

پس انسان کو دن رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے تاکہ اس کا نام نیک لوگوں کے دفتر میں درج ہو جائے اور نفس و شیطان کی قید سے بچ جائے۔ والسلام۔

فقیر

معین الدین چشتی سنجری

مکتوب 4:[140]

اللّٰہ الصمد کے اسرار سے واقف، لم یلد و لم یولد کے انور سے ماہر

میرے بھائی قطب الدین

اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج کو زیادہ کرے۔

فقیر پر تقصیر معین الدین سنجری کی طرف سے خوشی و خرمی آمیز اور انس و محبت بھرا اسلام پہنچے۔

مقصود یہ ہے کہ تادمِ تحریر صحتِ ظاہری کے سبب مشکور ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو ثوابِ دارین عطا فرمائے۔

بھائی! میرے شیخ خواجہ عثمان ہارونیؒ فرماتے ہیں کہ:

''سوائے اہلِ معرفت کے کسی اور کو عشق کے رموزات سے واقف نہیں کرنا چاہیے۔''

جب شیخ سعدی میگوی نے آنجناب سے پوچھا کہ اہلِ معرفت کو کیوں کر پہچان سکتے ہیں تو فرمایا کہ:

Marfat.com

"اہلِ معرفت کی علامت ترک ہے۔ جس میں ترک ہے، یقین جانو کہ وہ اہلِ معرفت ہے اور اسے خداشناسی حاصل ہے اور جس میں ترک نہیں اس میں معرفتِ حق کی بو بھی نہیں۔ یہ اچھی طرح یقین کرلو کہ کلمۂ شہادت اور نفی اثباتِ حق تعالیٰ کی معرفت ہے۔"

مال و مرتبہ بڑے بھاری بت ہیں۔ انہوں نے بہت لوگوں کو سیدھی راہ سے گمراہ کیا اور کررہے ہیں۔ یہ معبود خلائق بن رہے ہیں۔ بہت لوگ جاہ و مال کی پرستش کرتے ہیں۔ پس جس نے جاہ و مال کی محبت کو دل سے نکال دیا اس نے گویا پوری نفی کردی اور جسے حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوگئی اس نے پورا پورا اثبات کرلیا اور یہ بات لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے کہنے اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

پس جس نے کلمۂ شہادت نہیں پڑھا اسے خداشناسی حاصل نہیں ہوئی۔

والسلام
فقیر
معین الدین چشتی سنجری

مکتوب 5:[141]

مخزنِ اسرارِ یزدانی، معدن فیوض سبحانی۔
میرے بھائی قطب الدین
اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔

ایک روز میرے شیخ نے نفی اثبات کے کلمہ کی بابت کیا خوب فرمایا کہ نفی اپنے آپ کو نہ دیکھنا اور اثبات اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کو دیکھنا ہے، کیوں کہ کوئی خود بین خدا بین نہیں ہوسکتا۔ پس نفی کی نفی کرنے والا ہونا چاہیے۔ ورنہ نفی کا کچھ فائدہ نہیں۔ اگر یہ خیال کریں کہ ہستی صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے تو مطلب حاصل ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ کلمۂ شہادت، نماز، روزہ وغیرہ کی صورت بھی اور حقیقت بھی ان کے حقائق کو چھوڑ کر صرف ظاہری صورتوں پر قناعت کرلینا فضول ہے۔ وہ شخص بڑا ہی احمق ہے جو ان

کے حقائق نہیں پہنچتا۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ سالک ابتداء میں نابینا ہوتا ہے۔ جب حق کی طرف سے اسے بینائی حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اس سے دیکھتا اور سنتا ہے۔ اپنے آپ کو فراموش کر دیتا ہے۔ جب ایسی صورت ہو جائے تو واصل اور ہمیشہ کے لیے زندہ ہو جاتا ہے۔ زیادہ والسلام

فقیر
معین الدین چشتی سنجری

مکتوب 6:[142]

عارف معارف، حق آگاہ، عاشق اللہ
بھائی قطب الدین اوشی
اللہ تعالیٰ آپ کے فقر کو زیادہ کرے۔
دعا گو کی طرف سے انس آمیز سلام کے بعد مکشوف رائے معرفت پیرا ہو۔

عزیزِ من! اپنے مُریدوں کو ضرور بتا دینا کہ فقیر مرشد کامل سے کیا مراد ہے اور اس کی علامت کیا ہے؟ اور یہ کیوں کر پہچانا جاتا ہے۔

مشائخِ طریقت قدس اللہ اسرارہم نے فرمایا ہے:

اَلْفَقْرُ مَالَا یَحْتَاجُ اِلیٰ کُلِّ شیءٍ

''فقیر اس شخص کو کہتے ہیں جو تمام ضروریات سے فارغ ہو اور اس کے باقی رہنے والے جمال کے سوا اور کسی چیز کا طالب نہ ہو، کیوں کہ تمام موجودات اس کے باقی رہنے والے جمال کا آئینہ اور مظہر ہیں۔ اس واسطے وہ ان سب میں اپنا مقصود دیکھتا ہے۔''

بعض بزرگوں نے اس کی تشریح یوں فرمائی ہے کہ:

''کامل فقیر اسے کہتے ہیں کہ جس کے دل سے سوائے حق تعالیٰ کے سب کچھ دور ہو اور سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی اس کا مقصود مطلوب نہ ہو۔''

Marfat.com

"جب ماسوائے اللہ دل سے دور ہو جاتا ہے، مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔"

پس طالب کو ہمیشہ مطلوب و مقصود کے درپے رہنا چاہیے۔

اب یہ معلوم کر لینا چاہیے کہ مطلوب و مقصود کیا ہے۔ پس معلوم ہونا چاہیے کہ مقصود یہی دردوسوز ہے خواہ حقیقی ہو یا مجازی۔ یہاں سوزِ مجازی سے ابتدائے احکامِ شریعت ہے۔

والسلام

فقیر

معین الدین چشتی سنجری

☼

باب: 6

اوراد و وظائف

خواجہ غریب نوازؒ کے بتائے ہوئے اورادووظائف کے فیض، اثر اور مقبولیت میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ آپ کا فیض اب بھی جاری ہے۔ لوگ آپ کے اورادووظائف سے اب بھی فیض یاب ہوتے ہیں، اور فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ آپ کے بتائے ہوئے اورادووظاف کشودِکار کی کنجی ہیں۔ ذیل میں آپ کے بتائے ہوئے چند اورادووظائف پیش کئے جاتے ہیں۔

(1) برائے زیارتِ رسول پاک ﷺ:

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے رسول پاک ﷺ کی زیارت کے واسطے حضرت قطب صاحبؒ کو ہر رات حسب ذیل درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کی تلقین فرمائی:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ ٥

(2)

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ سرورِ عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص سوتے وقت یہ کلمے پڑھے، مجھ کو خواب میں دیکھے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَالشَّهْرِ الْحَرامِ وَالرُّكْنِ وَالْمُقَامِ اِقْرَاءَ رُوْحِ مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ السَّلَامَ ٥

(3) اِسمِ اعظم:

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا ارشاد ہے کہ اسم اعظم یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد یَاحَیُّ یَا قَیُّومُ پڑھ لیا کرے اور اپنی ہر ضرورت پورا ہونے کے لیے اللہ سے دعا کرے۔

(4) مہم میں کامیابی کے لیے:

خواجہ غریب نوازؒ کا فرمان ہے کہ جب کوئی مہم درپیش ہو تو کامیابی کے لیے چار 4 رکعت صلوٰۃ العاشقین پڑھے۔ اول رکعت میں سو مرتبہ یَااَللّٰہُ، دوسری رکعت میں یَارَحْمٰنُ، تیسری رکعت میں یَارَحِیْمُ اور چوتھی رکعت میں یَاوَدُوْدُ پڑھے۔

(5) کشائشِ رزق کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ کشائشِ رزق کے واسطے صبح و شام حسب ذیل دعا تین مرتبہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرلِیْ ذُنُوبِیْ وَوَسِعَ عَلَیَّ رِزْقِیْ وَاقْدِرلِیْ عَلٰی کَسْبِهٖ وَ مَتِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ تَشْغِلْنِی فِیْمَا صَرَّ فَتَهٗ عَنِّیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ o

(6) حاجت پوری ہونے کے لیے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص حسب ذیل دُعا ہر فرض نماز کے بعد پڑھے اس کی ہر حاجت پوری ہوگی۔

یَا شَفِیْقُ یَا رَفِیْقُ نَحْنُ مِنْ کُلِّ یَقِیْنٍ o

Marfat.com

(7) ہر مصیبت سے نجات کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص حسب ذیل آیتِ کریمہ کو مصیبت کے وقت پڑھے۔ مصیبت سے نجات پائے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّي کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ o

(8) روزی میں برکت کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ روزی میں برکت کے واسطے حسبِ ذیل دعا نماز کے بعد بکثرت پڑھنی چاہیے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ط o

(9) علم کی ترقی کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ علم اور ذہن میں ترقی کے لیے حسب ذیل دعا ہر روز صبح کی نماز کے بعد پڑھنا مفید ہے:

مِنْهَا خَلَقْنٰکُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُ کُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اُخْرٰیo

(10) مرض سے نجات پانے کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ کھٰیٰعٓصٓ، حٰمٓعٓسٓقٓ چینی کی طشتری پر لکھ کر مریض کو پلائے یا تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالے۔

(11) گم ہوئی چیزوں کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسبِ ذیل آیت کو پڑھ کر گم شدہ چیز کو تلاش کرنا کامیابی کی ضمانت ہے، ورنہ غیب سے کوئی عمدہ چیز ملے گی۔

Marfat.com

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادً ايُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا اللّٰه ط وَلَوْيَرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِذْيَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعاً وَّ اَنَّ اللّٰه شَدِيْدُ الْعَذَاب ط o

(12) گناہوں کی معافی کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت کو ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنے سے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوْ فَاِذَا هُمْ مُبْصِرُوْن ط o

(13) مقبول دُعا:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل دعا خواجگانِ چشت کے معمولات میں سے ہے۔صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔اس دعا کے پڑھنے سے دینی اور دنیاوی حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ زِدْ نُوْرَ نَاوَزِدْ سُرُوْرِنَا وَزِدْ مَعْرِفَتَنَا وَزِدْ طَاعَتَنَا وَزِدْ مُحَبَّتَنَا وَزِدْ عِشْقِنَا وَزِدْ شَوْقَنَا وَزِدْ ذَوْقَنَا وَزِدْ حَوْلَنَا وَزِدْ قُوَّتَنَا وَزِدْ قَبُوْلَنَا وَزِدْ اَلْسنَا وَزِدْ عِلْمَنَا وَزِدْ حِلْمَنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط o

(14) دشمن پر غالب آنے کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جب دشمن کے سامنے جاؤ تو حسب ذیل اسماء گرامی کا

Marfat.com

پڑھنا مفید ہے۔

یَا سُبُوْحُ . یَا قُدُوْسُ. یَا غَفُوْرُ . یَا وَدُوْدُ

(15) حاجت براری کے واسطے:

حضرت خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ یحییٰ مدنی قدس سرہٗ جب مدینہ منورہ سے رخصت ہوئے تو فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط o

ہر حاجت کے لیے ایک ہزار اور ایک دفعہ پڑھنا چاہیے۔

اور یَا اللّٰہُ تین ہزار گیارہ دفعہ سوتے وقت پڑھے۔ ہر روز حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ط سو دفعہ پڑھے۔

تائب کو چاہیے کہ ہر فریضہ کے بعد دس دس دفعہ درود شریف اور دس دس دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے اور فرض مغرب کے بعد چھ رکعتیں اوّابین تین سلام سے پڑھے، اور ہر رکعت میں سورۃ اخلاص تین دفعہ پڑھے اور دو رکعت حفظ الایمان پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ اخلاص دس دفعہ پڑھے۔ جب سونے لگے تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سو بار پڑھے اور اہلِ شجرہ کی ارواح پر فاتحہ پڑھے اور اکثر اوقات میں ذکر اللہ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں مشغول رہے۔

(16) مصیبت سے خلاصی کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسبِ ذیل آیت پڑھنے سے مصیبت سے رہائی ہو جاتی ہے۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ تا آخر صورت۔

(17) اولاد کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اولاد کے واسطے حسب ذیل آیت نماز کے بعد تین مرتبہ

Marfat.com

پڑھے۔

یَا اَیُّهَا النَاسُ التَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَتْ السَّاعَةِ شَیءٌ عظیم ۝

(18) آسیب کو دور کرنے کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ تین مرتبہ پانی میں پڑھ کر۔

(19) آنکھ کی روشنی کے لیے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت نماز کے بعد پڑھے انگلی پر دم کرکے آنکھ پر لگائے۔

وَالسَّمَاءَ بَنَیْنَاهَا بِاَیْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝ وَالْاَرْضَ فَرَشْنَاهَا
فَنِعْمَ الْمَاهِدُوْنَ ۝

(20) ڈاڑھ کے درد کے واسطے:

(ا) خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اس رخسار پر ہاتھ رکھے جس طرف درد ہو اور سات بار کہے:

اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ عَنْهُ سُوْءَ مَا یَجِدُ وفَحْشَهٗ بِدَعْوَةِ بنیِّکَ
التَّمِکیْنِ الْمُبَارِکِ عِنْدِکَ ۝

(ب) دوسری ترکیب یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی جس دانت میں درد ہو اس پر رکھے اور یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بااللّٰهِ اَسْئَلُکَ بِعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ وَقُدْرَتِکَ
عَلٰی کُلِّ شَیءٍ فَاِنَّ مَرْیم لَمْ تَلِدْ غَیْرِ عِیْسیٰ مِنْ رُوْحِکَ وَ

بِكَلِمَاتِكَ اِنْ تَكْشِفَ مَايُلْقِىٰ فَلاَنَ بِنُ فَلاَنِ اَوْتُلْقِىٰ فَلاَ
نَتَهُ بِنْتَ فَلاَ نَتَهُ مِنَ الضُّرِّ ٥

(ج) تیسری ترکیب یہ ہے کہ جس رخسار کی طرف درد ہو اس پر یہ لکھا جائے:

وَلَهُ مَاسَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ ط ٥

(21) تجارت میں ترقی کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ تجارت میں ترقی کے واسطے حسب ذیل درود زیادہ پڑھنا چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلٰى
جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسلِمَاتِ ط ٥

(22) نماز کی مقبولیت کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد کلمہ توحید تین بار پڑھ لینے سے نماز کو درجۂ مقبولیت حاصل ہو جائے گا۔

(23) رزق میں ترقی کے واسطے:

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْ تَزُوْلاَ ط وَلَئِنْ
زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا
غَفُوْرًا ٥

نماز کے بعد بکثرت پڑھنے سے خواجہ غریب نوازؒ کا فرمان ہے کہ رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

(24) فتوحات کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ صبح کو تین بار پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بِاِسْمِکَ بِتَدَایَتُ وَبِکَرَمِکَ اِقْتَدَیْتُ وَبِکَرَمِکَ اِقْتَدَیْتُ وَبِکَرَمِکَ اِقْتَدَیْتُ وَبِنُوْرِ قُدْسِکَ اُهتَدَیْتُ وَبِفَضْلِکَ اِسْتَغَیْتُ وَ اسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ o

(25) پھل کی مٹھاس کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت پڑھ کر پھل کو تراشے شیریں معلوم ہوگا۔

فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط o

(26) زہریلے جانور کے کاٹے کا اتار:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جس جگہ زہریلا جانور کاٹے اس مقام پر انگلی گھماتا ہوا ایک سانس میں سات دفعہ یہ پڑھ کر چھینٹا مارے یا کان میں دم کرے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ط o

(27) جملہ حاجات کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیات کو انگشتری پر کندہ کرا کے اپنے پاس رکھے۔

وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْ الَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِ هِمْ لَمَّا سَمِعُوْ الذِّکْرَ وَیَقُوْ لُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنَ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ط o

(28) رجعت عمل سے محفوظ رہنے کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی عمل کے وقت حسب ذیل سورت کو پڑھ لے تو وہ عمل کی رجعت سے محفوظ رہے گا۔

اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ وَاِذَاالْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَافِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ۔ ہ

(29) قرض کی ادائیگی کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت پڑھنا مفید ہے۔

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۔ اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ ہ

(30) کشائش رزق کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ شروع مہینے کے جمعہ سے چالیس جمعہ تک بعد نماز مغرب گیارہ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ پڑھے اور ہر جمعہ کے بعد حسب ذیل آیت کاغذ پر لکھ کر کنوئیں میں ڈالتا رہے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ ۔ قَلِیْلاً مَّا تَشْكُرُوْنَ ۔ ہ

(31) بغض وعداوت سے بچنے کے لیے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ چالیس دن تک سو مرتبہ یہ پڑھے اور پڑھتے وقت دشمن کا خیال دل میں رکھے۔

وَاَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۔ ہ

Marfat.com

(32) ہر مشکل کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت کو پڑھ کر دعا کرے:

وَاِذَا جَاءَ تْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِىَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ ۔ o

(33) ہر مرض و درد کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ تکلیف یا درد کی جگہ حسب ذیل آیت کو ہاتھ رکھ کر تین دفعہ دم کرے:

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ۔ o

(34) ہولی دلی کو دور کرنے کے لیے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں اس طرح لٹکائیں کہ دل پر رہے۔ ہو سکے تو تاگے میں باندھ دیں۔ تا کہ دل سے نہ ہٹنے پائے۔

هُوَ الَّذِىْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۔ وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْاَنْفَقْتَ مَافِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآاَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ o

(35) بدخوابی سے بچنے کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت کو سوتے وقت پڑھے یا لکھ کر گلے میں ڈالے۔

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ ۔ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۔

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ۔ وَ یُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ
وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ ۔ ○

(36) بلایات سے بچنے کے لیے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسبِ ذیل آیت پڑھ کر کشتی یا سواری پر سوار ہونے سے راستے کی تمام بلایات سے امن پائے گا۔ کسی کو اگر سردی سے بخار آتا ہو تو بیر کی لکڑی پر لکھ کر گلے میں ڈالے:

اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مَامِنْ دَآبَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذٌ
بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ ○

(37) ہر مشکل کے حل کے لیے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں سورۃ فاتحہ زیادہ پڑھنی چاہیے۔ مشکل کے وقت سورۃ فاتحہ اس طرح پڑھنا چاہیے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے میم کو الحمد کے لام سے ملایئے اور آمین کے موقع پر وَلَا الضَّآلِّیْنَ کے بعد تین مرتبہ آمین کہے۔

(38) آنکھوں کی روشنی کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ آنکھوں کی روشنی قائم رکھنے کے لیے ہر نماز کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْقَیُّوْم ۔ پڑھے اور آنکھوں پر دم کرے پھر عَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمُ پڑھے اور دونوں انگوٹھوں پر دم کر کے آنکھوں سے انگوٹھوں کو ملے۔

(39) مخلوق کی محتاجی سے بچنے کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص حسب ذیل دعا ستر 70 مرتبہ پڑھے گا مخلوق کا محتاج نہ ہوگا۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ بِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَلَفَضْلِکَ عَنْ مَنْ سِوَاکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ ہ

(40) کھوئی ہوئی چیز نہ ملنے کے لیے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ گم شدہ چیز کے لیے حسب ذیل دعا پڑھنا چاہیے۔

یَا جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَارَیْبَ فِیْہِ اَجْمَعْ عَلٰی ضَالَّتِیْ ہ

(41) آنکھ کا درد دور ہونے کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ آنکھ کا درد دور ہونے کے لیے اور آنکھ کی روشنی حاصل ہونے کے واسطے اللّٰہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم پڑھ کر انگلیوں کے سروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیرے پھر آلٓمّ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم پڑھ کر اسی طرح کرے۔ پھر اسی طرح اَلْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ پڑھے اور آنکھوں پر پھیرے۔

(42) قرض کی ادائیگی کے واسطے:

(ا) خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت صبح و شام پڑھ لینے سے قرض ادا ہو جائے گی:

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً ۚ اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ ہ

(ب) خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ قرض ادا ہونے کے واسطے امام مالکؒ کے موطا میں حسب ذیل دعا آئی ہے:

اَللّٰھُمَّ فَالِقِ الْاِصْبَاحِ جَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

Marfat.com

حُسْبَاناً اقضِ عَنِی الدَّیْنِ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَ مِتِّعْنِیْ
لِسَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَقُوَّتِیْ فِیْ سَبِیْلِکَ ہ

(ج) خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی نماز کے بعد سو دفعہ:

اَللّٰھُمَّ یَاغَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِءُ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ
اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ بِطَاعَتِکَ عَنْ
مَعْصِیَتِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ بِرَحْمَتِکَ یَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ہ

پڑھے اور پھر ہر روز سو بار پڑھا کرے۔

(43) پریشانی دور ہونے کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ ہر روز سات بار حسبِ ذیل آیت پڑھنا اور پڑھ کر داہنا سینہ پر ملنا اور اس کی مداومت کرنا مفید ہے۔

ھُوَالَّذِیْ اَنْزَلَ السَّکِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْا اِیْمَاناً
مَعَ اِیْمَانِھِمْ وَلِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ
عَزِیْزاً حَکِیْماً ؕ

(44) نماز استخارہ:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ استخارہ کی نماز جو شب میں پڑھی جاتی ہے۔ اس کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل یاایُّھَاالْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھے، اور سوتے وقت اپنے مقصد کے متعلق تصور کر کے اور دعا کر کے سو رہے۔

(45) دوزخ سے نجات کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ ذی الحجہ کے ایام عشرہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا چاہیے۔

(46) فتح و کامرانی کے واسطے:

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہ پڑھنا چاہیے۔

☼

Marfat.com

حصہ سوم

Marfat.com

تمہارے دَر سے غریب ہوگئے امیر نواز
تمہارا دَر دَرِ فیضان ہے غریب نوازؒ

Marfat.com

باب: 1

کشف وکرامات

کرامت کو عقلی دلائل سے سمجھنا ناممکن ہے۔ اولیاء اللہ سے کرامتیں ظہور میں آتی ہیں۔ کرامت نام ہے اس چیز کا جو عقل میں نہ آئے۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ سے صدہا کرامتیں ظہور پذیر ہوئیں۔ آپ کے وصال کے بعد بھی کرامتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جس طرح آپ سے حیاتِ ظاہری میں کرامتیں سرزد ہوتی تھیں اسی طرح بعد وصال بھی کرامتیں ظہور میں آتی رہتی ہیں یہاں سب کے لکھنے کی گنجائش نہیں، چند پیش کی جاتی ہیں۔

سبزوار کا حاکم یاگار محمد تھا، وہ اپنے ظلم اور بدمزاجی کے واسطے مشہور تھا۔ وہ فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ جب خواجہ غریب نوازؒ سبزہ وار میں رونق افروز ہوئے۔ تو آپ یادگار محمد کے باغ میں حوض کے پاس بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگے خواجہ غریب نوازؒ نے یادگار محمد کے خادم کے کہنے کی مطلع پرواہ نہ کی اور آپ وہیں بیٹھے رہے۔ جب یادگار محمد پہنچا تو خواجہ غریب نوازؒ کو وہاں بیٹھا دیکھ کر اپنے خدمت گاروں پر خفا ہوا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے سر اٹھایا اور اس کی طرح دیکھا، نظر کا دوچار ہونا تھا کہ یادگار محمد کانپنے لگا، وہ گر پڑا اور بے ہوش ہو گیا اس کے خادموں نے جب خواجہ بزرگ سے درخواست کی تو آپ نے حوض سے تھوڑا سا پانی لے کر یادگار محمد کے منہ پر چھینٹا مارا، وہ ہوش میں آیا معافی کا خواستگار ہوا۔ خواجہ غریب نوازؒ کا مرید ہوا۔ غرض تائب ہو کر خواجہ غریب نوازؒ کی نگاہِ کرم کی بدولت واصلانِ حق میں سے ہوا۔

اس قسم کا واقعہ بلخ میں پیش آیا۔ مولانا ضیاء الدین ایک مشہور حکیم اور فلسفی تھے۔ مولانا کو اپنے ظاہری علم پر بہت گھمنڈ اور ناز تھا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے جو آپ کو کلنگ کی ایک بھنی ہوئی ران دی۔ اس کو کھاتے ہیں مولانا اپنا سارا فلسفہ بھول گئے۔ آپ بے ہوش ہو گئے۔ خواجہ

Marfat.com

غریب نوازؒ نے یہ دیکھ کر اپنے پس خوردہ میں سے تھوڑا سا مولانا کے منہ میں ڈالا۔ مولانا کو ایک دم ہوش آ گیا۔ اپنے خیالات فاسدہ پر نادم ہوئے، خواجہ غریب نوازؒ کے مرید ہوئے بعد ازاں خرقہ خلافت پایا۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ ایک جنگل سے گذر رہے تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے چند مرید بھی تھے۔ اس جنگل میں کچھ ڈاکو رہتے تھے۔ جن کا کام لوٹ مار تھا۔ ان ڈاکوؤں نے خواجہ غریب نوازؒ اور ان کے مریدوں کو گھیر لیا۔ جو آپ کے مریدوں کے پاس تھا ان ڈاکوؤں نے چھیننا شروع کیا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے جب اپنی نگاہ جادو اثر ان ڈاکوؤں پر ڈالی تو وہ کانپنے لگے، آپ کے قدموں پر گر پڑے۔ سامان جو چھینا تھا واپس کیا۔ خواجہ غریب نوازؒ کے دستِ حق پرست پر سب مشرف با سلام ہوئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے بعد ازاں ان کو چند نصیحتیں فرمائیں۔ ڈاکوؤں پر کافی اثر پڑا۔ وہ دینِ حق پر کاربند رہے انہوں نے سچائی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

اجمیر پہنچ کر خواجہ غریب نوازؒ نے ایک سایہ دار درخت کے نیچے قیام فرمایا۔ ابھی آپ کو وہاں بیٹھے کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ساربان وہاں پہنچے اور آپ سے کہا۔

''یہاں سے ہٹ کر کہیں اور بیٹھو، یہ جگہ راجہ کے اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے۔''

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ اونٹوں کو کہیں بھی بٹھا دو جگہ کافی ہے لیکن ساربان نہ مانے۔

آپ یہ کہتے ہوئے اُٹھے کہ ''اچھا اب یہاں اونٹ ہی بیٹھیں گے۔''

دوسرے دن اونٹوں کو اٹھانے کی کوشش کی گئی تو اونٹ اپنی جگہ سے نہ اُٹھے۔ ساربان خواجہ غریب نوازؒ کے پاس پہنچے اور معافی کے خواستگار ہوئے۔ خواجہ غریب نوازؒ کو ان پر رحم آ گیا۔ آپ نے فرمایا' اچھا اب جاؤ، اونٹ اٹھے ہوئے پاؤ گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت قطب صاحبؒ فرماتے ہیں کہ خواجہ غریب نوازؒ ہر سال زیارت کعبہ کے لیے بقوت روحانی اجمیر سے تشریف لے جاتے تھے۔ جب آپ کا کام کمالیت کو پہنچا تو آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ ہر شب بعد نماز عشاء کعبۃ اللہ تشریف لے جایا کرتے تھے اور نماز فجر اجمیر

Marfat.com

میں ادا فرماتے تھے۔

حاکم وقت نے ایک شخص کو جو بلا قصور تھا پھانسی دی۔ ان کی ماں روتی پیٹتی خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس کا بیٹا بے قصور ہے۔ وہ عورت آپ سے فریاد رسی کی طالب ہوئی، آپ عصا لے کر اس کے ساتھ روانہ ہوئے۔ مقتول کے قریب پہنچ کر آپ نے عصاء سے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

''اے مظلوم! اگر تو بے گناہ قتل کیا گیا ہے تو خدا کے حکم سے زندہ ہو جا اور دار سے نیچے چلا آ'' آپ کے اس ارشاد پر مقتول زندہ ہو گیا اور دار سے اُتر کر آپ کے قدموں پر سر رکھا اور اپنی ماں کے ساتھ اپنے گھر چلا گیا۔

وفات کے بعد بھی صدہا کرامتیں آپ سے ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ بہ نظر اختصار چند پیش کی جاتی ہیں۔

☆ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ عرصہ تک خواجہ معین الدین سنجری قدس سرہٗ کے روضہ میں معتکف رہا۔ عرفہ کی ایک رات روضۂ متبرکہ کے نزدیک نماز ادا کی اور وہیں کلام اللہ پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ تھوڑی رات گذری تھی کہ میں نے پندرہ سیپارے ختم کر لیے۔ سورۃ کہف یا سورۃ مریم میں ایک حرف مجھ سے ترک ہو گیا۔ حضرت مخدوم کے روضہ سے آواز آئی کہ یہ حرف چھوڑ گئے اسے پڑھو۔ دوبارہ آواز آئی، عمدہ پڑھتا ہے۔ خلف الرشید ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

جب میں قرآن پڑھ چکا تو حضرت خواجہؒ کے پائینتی پر سر رکھ دیا اور رو کر مناجات کی کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں کس گروہ میں سے ہوں۔ یہی فکر تھی کہ روزہ اطہر میں سے آواز آئی کہ مولانا! جو شخص یہ نماز ادا کرتا ہے وہ بخشے ہوؤں میں سے ہے۔

پھر حضرت خواجہ کے قدموں کی طرف سر رکھ دیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک میں اس گروہ میں سے ہوں جیسا کہ فرمایا تھا۔ کچھ دیر کے بعد وہاں سے بہت سی نعمت حاصل کر کے چلا آیا۔[143]

☆ جہانگیر کا واقعہ ہے شکار میں ایک نیل گاؤ کے پیچھے تین کوس پیدل گیا مگر وہ شکار نہ ہوئی۔ اس نے نذر مانی کہ اگر اسے شکار کر لوں گا تو حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی روح کے لیے اس کا گوشت پکا کر فقراء کو کھانا کھلاؤں گا۔ چنانچہ وہ نیل گائے رگ گئی اور جہانگیر نے ایسا ہی کیا۔

Marfat.com

جہانگیر اس واقعہ کے دو تین دن بعد پھر شکار کو گیا۔ ایک نیل گاؤ نظر آئی۔ جہانگیر اس کے پیچھے شام تک پھرتا رہا لیکن وہ نیل گاؤ کسی مقام پر نہ ٹھہری، آفتاب غروب ہو گیا جہانگیر ناامید ہو گیا۔ اس حالت میں اس کی زبان پر فوراً آیا کہ "اے خواجہ! یہ نیل گاؤ بھی آپ کی نظر ہے۔"

جہانگیر کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ وہ نیل گاؤ بیٹھ گئی۔ اس نے اس کا شکار کر لیا اور فقیروں کو کھلائے جانے کا حکم دے دیا۔[144]

☼

Marfat.com

حصہ چہارم

Marfat.com

عکسِ عرشِ کبریا درگاہ تو
گلشن خو بیست ایں بستانِ ما

Marfat.com

باب: 1

عماراتِ درگاہ شریف

درگاہ شریف کی عمارت خواجہ غریب نوازؒ کے پرستاروں کی عقیدت کا اظہار ہیں یہ عمارات اُن کے عقیدت مندانہ جذبات کی شاہد ہیں۔ صدیوں سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ اب عمارات کی تعداد کافی ہے۔ سب کے یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں، خاص خاص پیش کی جاتی ہیں۔

عثمانی دروازہ 1912 - 1915ء:

اس کو نظام گیٹ بھی کہتے ہیں۔ سر عثمان خان سابق نظام حیدرآباد 1912 میں اجمیر میں حاضر ہوئے۔ یہ دروازہ آپ ہی کا بنوایا ہوا ہے۔ محراب دروازہ کی چوڑائی 16 فٹ ہے بلندی تقریباً ستر فٹ ہے۔ دروازہ کے اوپر نقار خانہ ہے۔

کلمہ دروازہ:

شاہ جہاں نے 1047 میں یہ دروازہ تعمیر کرایا۔ اس کو شاہجہانی دروازہ بھی کہتے ہیں۔ محرابِ دروازہ کی پیشانی پر کلمہ شریف ہندی حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔ اس لیے اس کو کلمہ دروازہ بھی کہتے ہیں۔

اکبری مسجد 1570ء:

جہانگیر کی ولادت کے چھ ماہ بعد اکبر اجمیر شریف حاضر ہوا اور اس مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ یہ مسجد معہ متعلقہ عمارت 140 مربع فٹ ہے۔ مسجد کی محراب 56 فٹ بلند ہے۔

Marfat.com

بلند دروازہ 1455ء:

یہ دروازہ سلطان محمد خلجی نے تعمیر کرایا۔ چونکہ درگاہ شریف کی اور عمارتوں سے یہ بلند ہے اس لیئے اس کو بلند دروازہ کہتے ہیں۔ اس دروازہ کی بلندی 85 فٹ ہے۔

بڑی دیگ 1567ء:

اکبر چتوڑ کی فتح کے بعد پا پیادہ سفر کر کے 1567ء میں اجمیر پہنچا اور یہ دیگ تیار کرائی۔ اس میں 100 من چاول پکتے ہیں۔ اس کا محیط 36 فٹ 10 انچ ہے اور قطر ½12 فٹ ہے۔

چھوٹی دیگ 1613ء:

یہ دیگ جہانگیر کی پیش کی ہوئی ہے، اس میں اسی 80 من چاول پکتے ہیں۔[145] اس کا محیط ½22 فٹ اور قطر 8 فٹ 2 انچ ہے۔

محفل خانہ 1891ء:

یہاں محافل سماع منعقد کی جاتی ہیں۔ یہ عمارت 46 فٹ مربع ہے۔

خانقاہ 1569ء:

یہ وہ مقام ہے کہ جہاں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو بعد وفات غسل دیا گیا۔

شاہجہانی مسجد 1637ء:

یہ مسجد شاہجہاں کی تعمیر کردہ ہے۔ سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ اس کا طویل 97 گز شرعی اور عرض 37 گز شرعی ہے۔

چلّہ بابا گنج شکر:

یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت بابا فرید گنج شکرؒ نے چلّہ کشی کی تھی، چلّہ کا دروازہ بند رہتا ہے۔محرم کی پانچ تاریخ کو کھلتا ہے۔اس دن لوگ زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔

جنتی دروازہ:

یہ دروازہ بند رہتا ہے۔عیدین اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ قدس سرہٗ کے موقع پر کھلتا ہے۔

ارکاٹی دالان 1793ء:

روضۂ منورہ کے بائیں جانب یہ دالان ہے۔اس کو ارکاٹی یا کرناٹکی دالان کہتے ہیں۔

اولیاء مسجد:

خواجہ غریب نوازؒ اس مقام پر نماز پڑھا کرتے تھے۔[146] پہلے یہ قلندری مسجد تھی۔

بیگمی دالان 1643ء:

شاہجہاں کی لڑکی جہاں آراء نے یہ دالان تعمیر کرایا تھا۔یہ گنبد شریف کے شرقی دروازہ کے آگے واقع ہے۔اس کے ستون اور چھت سنگ مرمر کی ہیں۔اس کا فرش سنگ افشاں ابری اور طلائی کا ہے۔

روضۂ منورہ:

خواجہ حسین ناگوریؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کے مزار پر گنبد و عمارات روضہ تعمیر کرائیں۔ گنبد شریف کے اندر کا حصہ سنگ بستہ کا ہے۔گنبد پنچوانس میں ہے۔گنبد سفید ہے۔سنہری تاج دار کلس اس سفید گنبد پر آویزاں ہے۔گنبد کے اندر کے حصہ میں سنہری لاجوردی کا کام ہے۔

مزار شریف کے تعویذ میں یاقوت رُمانی جڑا ہوا ہے۔ چھپرکھٹ کے بیچ میں سنہری کٹہرہ جہانگیر نے بنوا کر نذر کیا تھا۔ جہانگیر نے اس کے متعلق خود لکھا ہے کہ:

"بعض مرادیں برانے پر 1205ء میں میں نے مجر طلائی جالی دار مرقد خواجہ بزرگ پر نذر کیا۔ یہ مجر ایک لاکھ دس ہزار روپے کی لاگت سے بتاریخ 27 رجب المرجب تیار ہوا۔ میں نے حکم دیا کہ اسے لے جا کر روضۂ اقدس پر نصب کر دیں۔"[147]

یہ کٹہرہ اب نہیں ہے۔ دوسرا نقرئی مجر ہے۔

مجر صاحبزادی صاحبہ:

خواجہ غریب نوازؒ کی صاحبزادی بی بی حافظہ جمال روضۂ منورہ کی جنوبی دیوار سے ملحق حجرہ میں آسودہ ہیں۔ مزار کے پاس دو چھوٹی چھوٹی قبریں ہیں۔ یہ بی بی حافظہ جمال کے صاحبزادوں کے مزارات ہیں۔

مسجد صندل خانہ 1484ء:

یہ مسجد روضہ منورہ کے سرہانے کی طرف واقع ہے۔ سلطان محمود خلجی نے یہ مسجد تعمیر کرائی۔ جہانگیر نے اس میں چار در بڑھائے۔ اورنگ زیب نے اس کی مرمت کرائی۔ پس یہ مسجد تینوں بادشاہوں کے نام سے منسوب کی جاتی ہے۔ مزار شریف کے اترے ہوئے پھول یہاں رکھے جاتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ مسجد، مسجد پھول خانے کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہاں خواجہ غریب نوازؒ کے مزار مبارک کے لیے صندل گھسا جاتا ہے، اس وجہ سے اس مسجد کو صندل خانہ بھی کہتے ہیں۔

☼

حصہ پنجم

معین جہاں فخرِ کون و مکاں ہو یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
غریبوں کے حامی ہو مشکل کشا ہو یہ شفقت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

Marfat.com

باب: 1

نذرِ عقیدت

اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ خواجہ غریب نوازؒ سرچشمۂ ہدایت ہیں۔خورشیدِ حقیقت ہیں۔انورِ امامت سے منور ہیں۔منشائے مشیت ہیں۔صہبائے ولایت ہیں۔

آپ منیرِ دین ہیں۔حبلِ متینِ ایمان کے امین ہیں، اورنگ نشیں ہیں اساسِ دین ہیں۔ آپ صاحبِ رشد اور صاحبِ ارشاد ہیں۔

اجمیر کو خواجہ غریب نوازؒ کی آخری آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے اسی باعث اجمیر، اجمیر شریف کہلانے لگا۔یہ قدیم اور پرانا شہر جس کی آغوش میں صدیوں کی داستان مضمر ہے، خواجہ غریب نوازؒ کا مسکن اور مدفن ہونے پر بجا طور پر فخر کرتا ہے۔

یہ مدینۃ الہند کہلاتا ہے۔اجمیر خواجہ غریب نوازؒ کی رشد و ہدایت کا مرکز رہا ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے دعوتِ اسلام لوگوں کو دی۔لیکن آپ کا طریقۂ کار جبر وتشدّد سے پاک وصاف تھا۔لوگ آپ کی شخصیت سے متاثر ہو کر آپ کے گرویدہ ہوتے اور آپ سے قریب ہونے کی کوشش کرتے۔

آج بھی آپ کے لاکھوں حلقہ بگوش غلام نظر آتے ہیں۔

خواجہ غریب نوازؒ نے جو پیغام دیا وہ روح کی روشنی کو باقی رکھنے کے لیے کافی ہے۔آپ نے ماحول کا نقشہ بدل دیا۔انہوں نے سچائی، صداقت اور ایثار کی راہ اپنے لیے متعین کر لی تھی اور اسی راہ پر چلنے کی انہوں نے لوگوں کو ہدایت فرمائی۔

خواجہ غریب نوازؒ نے محبت کی بنیاد پر اپنے فکر وعمل کی عمارت تیار کی۔آج بھی بھٹکے

Marfat.com

ہوئے لوگ اس میں پناہ لے سکتے ہیں، جو اس حصار میں آ گیا فلاح پا گیا۔

خواجہ غریب نوازؒ کی تعلیمات، کردار اور عمل اس وقت بھی انسانی ذہن وفکر میں خوش گوار انقلاب لا سکتے ہیں۔

آپ اعلیٰ حسبی ہیں والا نسبی ہیں۔ آپ نورِ خدا ہیں۔ نورِ نبی ہیں۔ قائم دینِ مصطفوی ہیں۔ لطفِ اتم ہیں۔ بحرِ سخا ہیں۔

آپ حق کی اذان ہیں۔ حبیب ذاتِ الٰہی ہیں۔ انیس روحِ نبی ہیں۔ سراغِ عارفاں ہیں۔ جانِ اولیاء ہیں۔

آپ کی ذات والا صفات روشنی کا بلند مینار ہے، جس سے دور دور تک اُجالا پھیلا۔

خواجہ غریب نوازؒ کے سفید گنبد پر سنہری تاج آپ کی عظمت و بزرگی و برتری کا شاہد ہے۔ یہ سنہری تاج بے کسوں کی امید کا مرکز ہے۔ کمزوروں کو توانائی بخشتا ہے۔ یہ آپ کی حکومت کا گواہ ہے۔ یہ آپ کی روحانی سلطنت کا اشارہ ہے۔

یہ تاج ہماری اُمیدوں کا مرکز ہے، یہ ہماری آرزوؤں کا محور ہے، ہماری تمناؤں کو پورا کرنے والا ہے۔

یہ تاج اس بادشاہ کا ہے جس کی سلطنت کو زوال نہیں۔ یہ تاج اس بادشاہ کا ہے جو لوگوں کے دل پر حکومت کرتا ہے۔

یہ تاج آپ کی ریاضت کا صلہ ہے۔ یہ تاج آپ کے مجاہدہ کا بدلہ ہے۔ یہ تاج آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ یہ تاج پیر و مرشد کی خدمت کا ثمرہ ہے۔

یہ تاج لوگوں کی آپ سے عقیدت کا آئینہ دار ہے۔ یہ تاج انسانیت کا عروج ہے۔

آپ کا تاج امن کا پیغام ہے۔ مساوات واخوت کی دعوت ہے، بے کسوں کا سہارا ہے، مرادوں کو بر لانے والا ہے، سب کو پناہ دینے والا ہے۔ آپ کا یہ سنہری تاج آپ کی مقبولیت

Marfat.com

کی دلیل ہے۔

آپ کا یہ تاج فلاح و خیر سے لبریز مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔

آپ کا یہ تاج محبت کی نگاہ، سلامتی کی زبان اور کردار کی روشنی کا حامی ہے۔

یہ سنہری تاج عرفانِ حق کے راز کو آشکار کرتا ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ کا سنہری تاج، آپ کی سنہری زندگی کی سنہری داستان کو دہراتا ہے۔

یہ تاج زندگی کو نشیب سے فراز کی طرف لے جانے کے لیے کافی ہے۔

☼

Marfat.com

حوالہ جات

-1 مسالک السالکین جلد دوم، صفحہ 271

-2 مسالک السالکین جلد دوم، صفحہ 271

-3 مسالک السالکین جلد دوم، صفحہ 271

-4 سیر الاقطاب صفحہ 107

-5 شجرہ حضرت امام موسیٰ کاظم تک ــــ مراۃ الاسرار میں درج ہے اور شجرہ حضرت موسیٰ کاظم سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک تذکرۃ السادات میں ہے۔

-6 مسالک السالکین جلد دوم، صفحہ 271

تواریخ آئینہ تصوف میں بحوالہ ظہرت نامہ ومکتوب اقطاب درج ہے۔ مراۃ الانساب صفحہ 56 پر شجرہ دوسرا ہے۔

-7 سیرت سیر الاقطاب صفحہ 101

خزینۃ الاصفیا جلد اوّل صفحہ 232

مراۃ الانساب صفحہ 160

-8 مراۃ الاسرار (قلمی نسخہ رام پور لائبریری و برٹش میوزیم)۔

اقتباس الانوار صفحہ 114

مراۃ الانساب صفحہ 160

-9 سیر العارفین صفحہ 5

Marfat.com

10- سیر العارفین صفحہ 5

11- سیر العارفین صفحہ 5

سیر الاقطاب صفحہ 102

مسالک السالکین جلد دویم صفحہ 271

12- احسن السیر صفحہ 134

دلیل العارفین صفحہ 74

خزینۃ الاصفیاء جلد دوم صفحہ 257

ترجمہ فرشتہ جلد دوم صفحہ 570

13- سیر الاقطاب صفحہ 103

14- سیر الاقطاب صفحہ 106، احسن السیر صفحہ 134

15- سیر الاقطاب صفحہ 106

16- اضافات حمید صفحہ 13

17- سیر الاقطاب صفحہ 106

18- دیکھو باب 4

19- دلیل العارفین از خواجہ قطب الدین کاکی صفحہ 910

20- دلیل العارفین صفحہ 16,15

21- دلیل العارفین صفحہ 49,48

22- مسالک السالکین جلد دوم صفحہ 276

23- دلیل العارفین صفحہ 68

24- مسالک السالکین جلد دوم صفحہ 276

25- جوہر فریدی صفحہ 163

26- مسالک السالکین جلد دوم صفحہ 273

سیرت الاقطاب صفحہ 6

ترجمہ فرشتہ جلد دوم صفحہ 570

27- مسالک السالکین جلد دوم صفحہ 157-6

سیرت الاقطاب صفحہ 1

28- مسالک السالکین جلد دوم صفحہ 196 واحسن السیر صفحہ 143,3

29- بروایت مسالک السالکین بیس گاڑی لکڑیاں۔

30- انیس الارواح از خواجہ معین الدین حسن چشتی (فارسی) صفحہ 3,2

31- انیس الارواح صفحہ 32,4۔ اقتباس الانوار صفحہ 116۔ سیرت الاقطاب صفحہ 123۔

32- انیس الارواح صفحہ 24۔ مسالک السالکین جلد دوم صفحہ 275

33- انیس الارواح صفحہ 34,5

34- مسالک السالکین جلد دوم صفحہ 275

35- انیس الارواح صفحہ 34

36- انیس الارواح صفحہ 2

37- انیس الارواح صفحہ 2

38- انیس الارواح صفحہ 473

39- انیس الارواح صفحہ 473

40- انیس الارواح صفحہ 4

41- اضافات سید صفحہ 13, 12

42- دلیل العارفین از خواجہ قطب صاحبؒ صفحہ 46

43- دلیل العارفین صفحہ 17,16

Marfat.com

44- دلیل العارفین صفحہ 41, 42

45- دلیل العارفین صفحہ 41, 42

46- سیر العارفین صفحہ 4, 5 بقول مسالک السالکین جلد دوم۔ آپ نے پندرہ دن تک قیام کیا صفحہ 275

47- اقتباس الانوار صفحہ 135

48- انیس الارواح صفحہ 4, 34

49- سیر العارفین صفحہ 7

50- خزینۃ الاصفیا جلد اول صفحہ 258

51- فوائد السالکین از بابا فرید الدین گنج شکر صفحہ 14, 15 (ترجمہ)

52- سیر الاقطاب صفحہ 103, 104

53- دیکھو سیر الاقطاب صفحہ 124

54- مسالک السالکین جلد دوم صفحہ 278

55- سیر الاقطاب صفحہ 145 از سبع سنابل صفحہ 230, 131

56- سیر العارفین صفحہ 142, 143

57- فوائد السالکین صفحہ 12

58- دلیل العارفین از خواجہ قطب صاحب (فارسی نسخہ) صفحہ 20

59- احسن السیر ص صفحہ 149

60- فوائد السالکین صفحہ 11

ملفوظات خواجگان چشت صفحہ 116

اسرار الاولیاء از خواجہ بدر الدین اسحاق صفحہ 55

توزک جہاں گیری صفحہ 5

Marfat.com

اخبارالاخیار از شاہ عبدالحق محدث دہلوی صفحہ 22

وقائع شاہ معین الدین چشتی صفحہ 22، از مفتاح التواریخ صفحہ 57

61- سیرالاقطاب 125, 127

مسالک السالکین صفحہ 278

62- وقائع شاہ معین الدین چشتی صفحہ 25

63- سیرالاقطاب صفحہ 131 از خزینۃ الاصفیاء جلد اول صفحہ 260, 262

ومسالک السالکین جلد دوم صفحہ 210, 279

64- سیرالاقطاب صفحہ 132 خزینۃ الاصفیاء جلد اول صفحہ 262

65- اسرارالاولیا صفحہ 55

66- سیرالاولیاء صفحہ 46

67- فوائدالسالکین صفحہ 111

ملفوظات خواجگانِ چشت صفحہ 116

68- اضافات حمید صفحہ 13

69- سیرالاقطاب صفحہ 132

70- گلزار ابرار صفحہ 37

71- خواجہ غریب نوازؒ

72- فرشتہ جلد اول صفحہ 58

73- فرشتہ

74- فرشتہ جلد اول صفحہ 58

75- تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ 58

76- اضافات حمید صفحہ 13, 14

Marfat.com

-77 آتش کدہ آذر صفحہ 364

-78 تاج اسماثر ترجمہ ایلیٹ جلد دوم صفحہ 214

-79 احسن السیر صفحہ 122, 123

-80 اضافات حمید صفحہ 14

-81 تذکرۃ العابدین صفحہ 299

خزینۃ الاصفیا جلد اوّل صفحہ 255

-82 سفینۃ الاولیاء صفحہ 100, 101

-83 خزینۃ الاصفیا جلد اوّل صفحہ 268

-84 مسالک السالکین جلد دوم صفحہ 299

-85 گنج اسرار (فارسی) صفحہ 473

-86 قلمی نسخہ گنج اسرار صفحہ 473

-87 وقائع شاہ معین الدین چشتی صفحہ 49, 50

-88 وقائع شاہ معین الدین چشتی صفحہ 48

-89 سیر الاولیاء صفحہ 53

جامع الکلم صفحہ 207

-90 سیر العارفین صفحہ 22, 23

-91 جواہر فریدی صفحہ 75

سیر العارفین صفحہ 22, 23

-92 اقتباس الانوار صفحہ 143

سیر الاقطاب صفحہ 135

-93 دلیل العارفین

94- مسالک السالکین، جلد دوم صفحہ 285

بعض لوگ کے نزدیک آپ کی تاریخ وصال 633ھ ہے اور بعض کے نزدیک 634ھ ہے۔

95- تاریخ محمدیہ کے قلمی نسخہ میں تاریخ وفات 637ھ ہے۔

96- احسن السیر صفحہ 159, 160

97- دیکھو باب 11

98- گلزار ابرار صفحہ 33

99- اخبار الاخیار صفحہ 116، گلزار ابرار صفحہ 33، تذکرۃ الاولیائے ہند صفحہ 147

100- فرشتہ جلد دوم صفحہ 589، اخبار الاخیار صفحہ 116

101- تاریخ گنج صفحہ 53

102- تذکرۃ الاولیائے ہند صفحہ 179

103- اخبار الاخیار صفحہ 115

معین الاولیاء صفحہ 127، اخبار الاخیار صفحہ 115

104- معین الاولیاء صفحہ 137

105- معین الاولیاء صفحہ 128

106- معین الاولیاء صفحہ 128, 129

107- کتاب گلشن

108- گلزار ابرار صفحہ 38

109- مراۃ الاسرار دبحر ذخار (قلمی نسخہ)

110- قلمی نسخہ تذکرۃ الاولیاء، بیجاپور

111- مسالک السالکین صفحہ 300

Marfat.com

112- گلزار ابرار صفحہ 38

113- گلزار ابرار صفحہ 38, 39

114- سیر الاقطاب، مسالک السالکین جلد دوم، اقتباس الانوار، انوار العارفین۔

115- مسالک السالکین جلد دوم صفحہ 291

116- اضافات حمید، گلزار ابرار صفحہ 48

117- بموجب گلزار ابرار، خزینۃ الاصفیا و تذکرۃ الاولیائے ہند

118- بموجب تاریخ آئینہ تصوف

119- بموجب اکمل التواریخ و وقائع شاہ معین الدین چشتی

120- مسالک السالکین جلد دوم صفحہ 213، احسن السیر ص صفحہ 139, 140

121- دلیل العارفین از خواجہ قطب الدین بختیار کاکی صفحہ 3

122- دلیل العارفین صفحہ 4

123- دلیل العارفین صفحہ 9

124- دلیل العارفین صفحہ 8

125- دلیل العارفین صفحہ 9

126- دلیل العارفین

127- دلیل العارفین صفحہ 11, 12

128- دلیل العارفین صفحہ 13

129- دلیل العارفین صفحہ 5

130- دلیل العارفین صفحہ 16

131- دلیل العارفین صفحہ 16

132- دلیل العارفین صفحہ 16

Marfat.com

133- دلیل العارفین صفحہ 19

134- دلیل العارفین صفحہ 19

135- دلیل العارفین

136- یعنی قطب صاحبؒ

137- اسرارالواصلین

138- اسرارالواصلین صفحہ 87, 85

139- اسرارالواصلین صفحہ 88, 87

140- اسرارالواصلین صفحہ 89, 88

141- اسرارالواصلین صفحہ 94

142- اسرارالواصلین صفحہ 95

143- راحت القلوب صفحہ 52

144- توزک جہانگیری مطبوعہ غازی پور صفحہ 92, 91

145- احسن السیر ص

146- توزک جہانگیری۔

147- توزک جہانگیری

☼☼☼

Marfat.com

BOOK HOME

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

حیات و تعلیمات

ڈاکٹر ظہور الحسن شارب

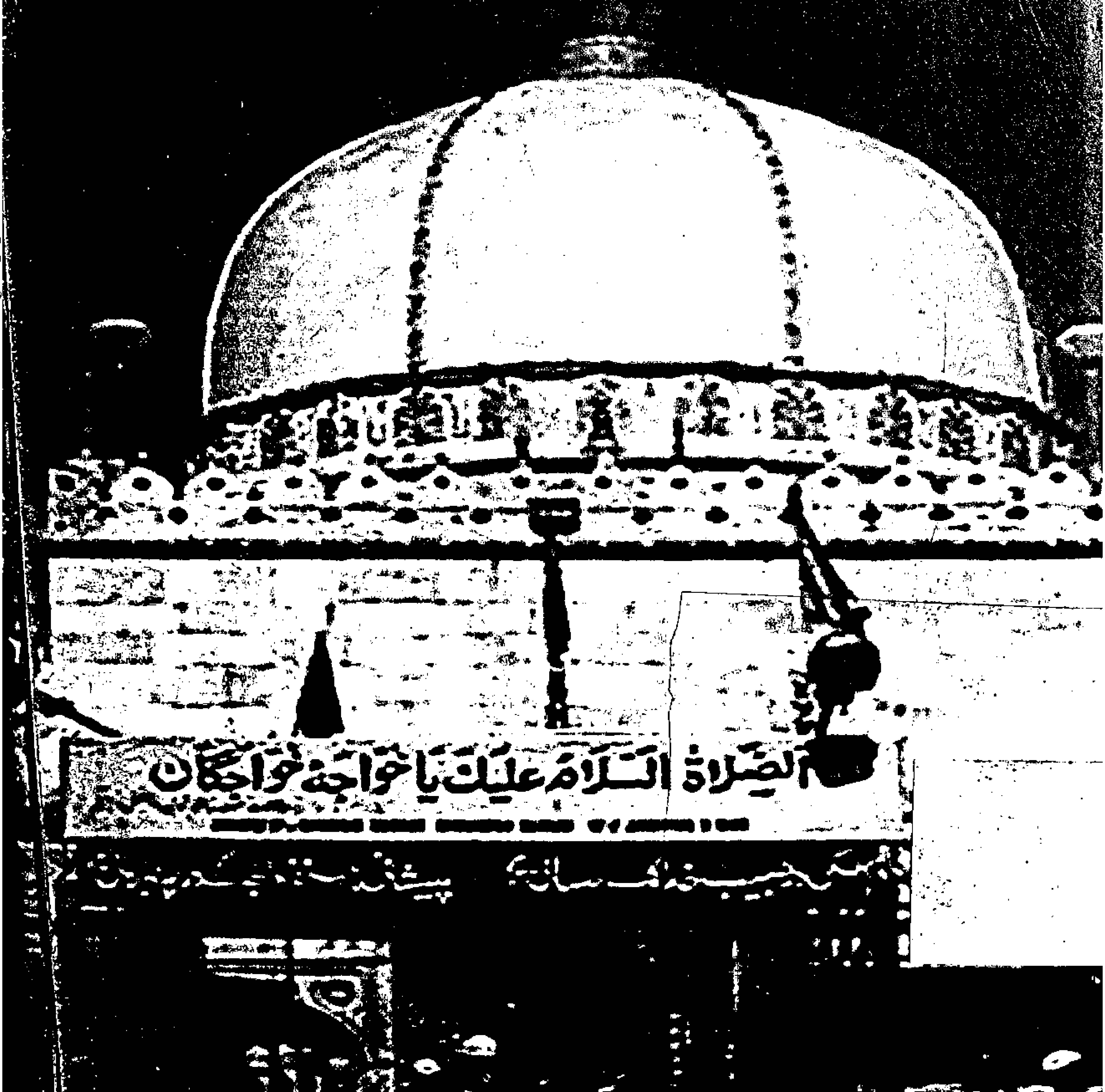

Marfat.com